UNIVERSAL LIBRARY
OU_232738
UNIVERSAL LIBRARY

[illegible] وے [illegible] بھوکھے اور پیاسے ھیں [illegible]ونکہ وے

[illegible]سودہ ھونگے [illegible]

تحقيق ا[illegible]سان

مولوي عماد الدين صاحب پاني پتي حال وارد لاهور نے جو
اپريل سنه ۱۸۶۶ ع ميں بعد تحقيقات کامل کے عيسائي
ھوگئے ھيں کتاب [illegible]ان حق کے لئے [illegible] اُن مولوي
صاحبان کے واسطے جو کہ دين [illegible]ي پر بھروسه
کرکے بے فکر بيٹھے ھيں اُسي سنه ميں تاليف
کي اور باو[illegible]يکه بہتوں نے اِسکے [illegible] جاري
ھونے ميں سخت کوشش کي تو بھي [illegible]
اِلهي سے لاهور ھي ميں چھپ
گئي تھي *

اِله آباد

مطبع مشن پريس ميں چھاپي گئي
سنه ۱۸۷۰ ع ميں *

طبع اول ۱۵۰۰ جلد]

[طبع دوم ۵۰۰۰ جلد

کتاب

تحقیق الایمان

لله الحمد

سب طرح کي حمد و ثنا اُس خداے وحدہٗ لاشریک لہٗ اور قادر مطلق رحیم و عادل کو زیبا ھی جس نے اِنسان کو فاعل مختار پیدا کرکے صراط مستقیم کي تلاش کرنیکو اِرشاد کیا — اور اُسکے ڈھونڈھنیوالوں کو اپنے فضل سے ایسي عقل بخشي کہ اگر چاھیں تو ھرایک نیک و بد میں تمیز کرسکیں — پھر گنہگاروں اور خطاکاروں کے واسطے ایک خوشخبري بوسیلۂ رسولوں سابقین اور متاخرین کے ایسي تسلي بخش نازل کي کہ جب مخطي و عاصي بتوجہہ تمام اور خوض تام

اُسکو پڑھیں یا بگوش ہوش سنیں اور اِعتقاد لاویں تو راہ مستقیم جو باعث نجات ھی اُنکو معلوم ھووے *

اما بعد بندۂ کمترین عمادالدین پانيپتي ناظرین اِس رسالہ کي خدمت میں اِلتماس کرتا ھی کہ بندہ بیس برس سے اپنے خالق بیچوں کي مرضي کي تلاش میں ھی اِسي شوق میں کتب متداولہ عربیہ اِسلام کي حقیقت اور اُصول و فروع کے دریافت کرنیکے واسطے اکبرآباد میں جاکر گورنمنت کالج کي عربي و فارسي کي اول جماعت میں پوري میعاد تک پڑھا—اور صوفیہ کي خدمت میں بھي رھکر مدت تک تعلیم پائي* بعدازاں اکبرآباد کي بادشاھي جامع مسجد میں قرآن و حدیث کا وعظ و نصیحت تین برس تک کرتا رھا اور کچھہ عرصہ تک شہر قرولي میں بھي جاکر مقیم رھا وھاں پر بھي درس تدریس اور شغل اشغال اور ورد وظایف بطریقہ صوفیہ ادا کئے* الغرض کئي جگھہ کے سفر کے بعد اب لاھور کے مدرسہ تعلیم المعلمین میں ایک مدرّس مقرر ھوکر آیا یہاں آکر چند عیسائیوں سے بابت حقیّت دین اِسلام گفتگو ھوئي اِسي واسطے چند کتابیں اپنے مذھب اِسلام کي جو عیسائیونکي تردید میں لکھي گئي ھیں بلاتعصب غور سے پڑھیں اور بعض مولویوں اور عیسائیوں سے زباني گفتگو بھي کي مگر بعد نہایت غور و تامل اور بحث و تکرار کے دین اِسلام کي طرف بہت قوي شک پڑگیا اور ایسا معلوم ھوا کہ عیسائي لوگ ضرور سچ کہتے ھیں کیونکہ کوئي قوي دلیل ھمارے مسلمان بھائیوں کے پاس واسطے ثبوت نبوت محمد کے نظر نہیں آتي اور ضعیف دلیل سے جو بات ثابت کیجاوے اُسپر بھروسا کرکے اپنا بیش بہا ایمان خراب

نهیں کیا جاتا * اِسلئے میں نے دین عیسائی اختیار کر لیا * لیے اهلِ علم مسلمانوں کي خدمت میں یهه عرض کرتا هوں که اگر ممکن هو تو یهه اعتراضات دفع کریں تاکه اِسلام کي حقیّت ثابت هو جاوے اور مسلمانوں کے کام آوے نهیں تو خود بهي یهه راه راست قبول کریں * لهذا یهه رساله لکها گیا اور اپني تحقیقات اِس رساله میں درمیان ایک مقدمه اور دو باب و ایک خاتمه کے بیان کي گئي اور نام اِسکا تحقیق الایمان رکها گیا * اگر کوئي صاحب اِسکا جواب لکهنا چاهیں تو بهتر یوں هی که لکهکر چهپوا دیں ورنه نسخه قلمي هي میرے پاس که شهر امرتسر میں حاضر هوں ارسال کریں لیکن اِس مباحثه میں چند قواعد مرعي هیں جواب میں بهي اگر اُنکي رعایت رهے تو بهت هي مناسب هوگا اور جواب الجواب میں بهي کمترین کو زیاده توضیح کي ضرورت نه رهیگي کیونکه اُن قواعد کو تحقیق کے واسطے پهلے سے ماننا واجبات سے معلوم هوتا هی اور وه یهه هیں *

۱ جو نقصان یا عیب جانبین میں پایا جاوے یعني محمدیوں اور عیسائیوں میں وه عیب یکساں هو تو وه ایک جهت کے واسطے موجب بطلان مذهب تصور نه کیا جاویگا بلکه اُسکو عیب هي نه سمجهینگے کیونکه جانبین کے نزدیک مستحسن هی *

۲ کوئي عبارت قرآن کي یا کتب اِلهامیه کي اگر چند معني رکهتي هو تو وه ایک مطلب کے واسطے دلیل قطعي نهوسکیگي خصوصاً مخالف کے سامنے *

۳ نهایت تکلف اور تاویلات رکیکه کرکے جو مطلب نکالا جاویگا وه قابل پذیرائي جانبین کے نهوگا *

۴ عبارات متشابہات پر جو جانبین کي کتابوں میں موجود هیں اِعتراض نہ کیا جاویگا کیونکہ وے احاطۂ عقل اِنساني سے خارج هیں اُنکے معني سواے خدا کے اور کوئي نہیں جانتا *

۵ اگر کسي امر کو ایک فرقہ کے لوگوں کي عقل کسي طرح تجویز کرے اور جانبین کي کتابیں جو اِلهامي خیال کیجاتي هیں اُس تجویز کے خلاف بیان کریں تو وہ امر اُس فرقہ کے طور پر نہیں بلکہ اُنکي کتابوں کے بیان کے طور پر تسلیم کیا جاویگا *

۶ هر ایک مذهب میں کئي کئي فرقے هوتے هیں اگرچہ وہ مسایل جزئیہ میں باهم اِختلاف رکہتے هوں توبهي جسوقت اُنکي اصل کتاب اور اُنکے نبي کي نبوت ثابت کیجاویگي تو مخالف کو ضرور اُن سب کي تقریریں اور ان سب کے دلایل جن سے کہ وے اپني کتاب اور اپنے نبي کو ثابت کرتے هیں سنّے لازم هونگے تا کہ اُن سب کے بیانات سے اُس کتاب اور اُس نبي کي صداقت یا عدم صداقت ثابت هو *

مقدمہ

اِس امر کے بیان میں کہ تحریف جسکا ذکر قرآن میں آیا هی اُسکے کیا معنے قرآن سے ثابت هوتے هیں اور کتب مقدسہ میں اُس معني سے پائے جاتے هیں یا نہیں ــ اگر تحریف هوئي هی تو بیشک وے کتابیں قابل توجہہ کے نہ رهینگي اور جو نہیں هوئي تو ناحق خدا کي پاک کتابوں کو جو حقایق و معارف سے مالامال هیں اور اِنسان کا چال چلن درست کرتي هیں هم لوگ محرّف خیال کرکے

پھینک نہ دیں ورنہ سخت قباحت لازم آویگي پس واضح ہو کہ قرآن میں سورۂ بقر کے دسویں رکوع کے اندر لکھا ھی وَ قَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ * یعنے تحقیق تھا اُن میں سے ایک فرقہ کہ سنتا تھا کلام خدا کو پھر بدل ڈالتے تھے اُسکو دیدہ و دانستہ *

یہاں سے معلوم ھوا کہ دیدہ و دانستہ اُن کتابوں میں تحریف ھوتي تھي اِس لئے ھم پر لازم ھوا کہ تحریف عمدي اُن کتابوں کي ثابت کریں ورنہ دعویٰ غلط ٹھہریگا اور اِیمان میں بڑا نقصان آویگا پس ثبوت تحریف کي بابت جو جو دلایل محمدي مذھب کے علما نے اِستفسار و اِزالۃالاوھام اور اِعجاز عیسوي وغیرہ میں لکھے ھیں خوب غور سے دیکھے اور عیسائیوں کے سامنے پیش بھي کئے لیکن اُنھوں نے اُسکے جواب ایسے شافي دئے کہ ھمارے سب دلائل رد ھو گئے اور قابل بھروسے کے نہ رھے اِسکا بیان بڑا طول طویل ھی اِس لئے ایک جدي کتاب اِس بحث میں لکھي جاتي ھی مگر اجمالي جواب جو اُن سب دلایل کے ضعف کا باعث ھی اِس رسالہ میں لکھا جاتا ھی *

وہ یہہ ھی کہ کتاب اِستفسار اور اِزالۃالاوھام میں ثبوت تحریف کے لئے ترجموں کا اِختلاف پیش کیا گیا ھی اُسکا جواب یہہ ھی کہ سب اھل علم جانتے ھیں کہ کتاب میں بعض مقاموں پر الفاظ مشترکہ یا وہ عبارات جن کے چند طرح پر معنے ھوسکتے ھیں ھوا کرتے ھیں ترجمہ کے وقت جس مترجم کي راے میں جو معني درست معلوم

هوتے هیں وہ بیان کرتا هی علاوہ ازیں اِختلاف قرأت بهي هوا کرتا هی اِس لئے ترجموں میں بهي بعض الفاظ کا اِختلاف پڑ جاتا هی* مثال اِسکي یہہ هی کہ اکبرنامہ ایک فارسي زبان میں کتاب هی اگر هم چند مترجموں کو کہیں کہ اُسکا ترجمہ اُردو میں کردو تو ضرور هی کہ سب مترجم یکساں ترجمہ نہ کرینگے بلکہ الفاظ مشترکہ یا اِختلاف قرأت کي جہت کسي کسي جگہہ اُنکے ترجموں میں بهي اختلاف هوجاویگا اِس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اکبرنامہ مُحَرَّف هی غرضیکہ اختلاف ترجمونکا موجب تحریف اصل کتاب نہیں هو سکتا* اِن سب کتابوں کے بعد ڈاکٹر وزیرخاں نے ثبوت تحریف میں ایک کتاب اعجاز عیسوي چند انگریزي کتابوں سے جسکي عبارت مولوي رحمت‌اللہ نے درست کي تالیف کي هی راقم نے اُسکو بهي بہت غور سے دیکها اور اُسکا حال پہلے سے بهي کمترین کو اچهي طرح معلوم تها کیونکہ وقت تالیف اُس کتاب کے بندہ مصنف کے پاس اکبرآباد میں موجود تها اور رات دن اُنکے گهر میں رهکر اُسکي تالیف کا حال دریافت کرتا تها* الغرض وہ کتاب بهي ثبوت تحریف کے واسطے دلیل شافي نہیں هی اگرچہ اُسکا جواب تفصیلي جدا لکها جاتا هی تاهم اِس رسالہ میں اجمالاً اُسکا بیان بهي کرنا مناسب هی وہ یہہ هی کہ توریت کي نسبت قطع نظر اور دلایل کے یہہ دلیل کہ حضرت عیسیٰ نے اُسپر گواهي دي اور اُسکو هاتهہ میں لیکر پڑها هی پر محرف نہیں بتایا همارے واسطے کافي و شافي دلیل هی اور مسیح نے یہہ بهي کہا هی کہ اُسکا ایک شوشہ نہ ٹلیگا جب تک سب کچهہ پورا نہ هو— اب اگر کوئي کہے کہ بعد حضرت عیسیٰ کے اُس میں تحریف

هوئي يهه دعویٰ بهي قابل سماعت نهيں هی کيونکه حضرت عيسیٰ سے پهلے تو صرف يهودي اُسکے حامي اور محافظ تهے بعد حضرت عيسیٰ کے اُس کتاب کے محافظ دو فرقے هو گئے يعنے يهودي اور عيسائي جو باهم مخالف اور جاني دشمن هيں—اب اگر يهودي يهه کام کرتے تو عيسائي شور مچاتے اور اگر عيسائي تحريف کرتے تو يهودي غل مچاتے حال‌آنکه وے دونوں اِس امر کو محال و متعسر خيال کرتے هيں *

رهي انجيل سو اُسکي نسبت اعجاز عيسوي کے مقصد سيوم ميں چار فصلوں کے اندر تحريف ثابت کي گئي هی ليکن اُن چاروں فصلوں کے مضمون سے تحريف ثابت نهيں هو سکتي کيونکه پهلي فصل ميں اُن کتابوں کے نام بتلائے هيں جو صديوں کے اوايل ميں اناجيل و نامجات کرکے مشهور تهيں اور اب وہ مروج نهيں هيں يعنے جعلي کتابيں *

اُسکا جواب يهه هی که البته يهه کتابيں بهي تصنيف هوئي هيں باعث اِسکا يهه تها که جب حواريوں نے انجيل کو جاري کرديا اور هزارها آدمي عيسائي هوگئے تو بعض لوگوں نے اِن اناجيل کے کچهه مطالب اخذ کرکے اور کچهه اپنے ذهن کے مطالب جو الهام سے نه تهے اگرچه خلاف اِن اناجيل اربعه کے بهي نه تهے اُس ميں داخل کرکے بعض مقدسوں کے نام سے لوگوں کو ديدي تهيں مگر تحقيق کے وقت محققين و اجماع امت نے اُنکو تسليم نه کيا کيونکه کلام الهي کے ساتهه اُنکا مقابله کرنے سے اُنکي موضوعيت ظاهر هوگئي پس جو کتابيں که حواريوں سے دست بدست چلي آئي تهيں اُنهيں کو الهامي جانا اُن موضوعات غير معتبرہ پر توجه نه کرکے اُنکو

رواج ندیا اور تاکہ کوئي معترض اعتراض نکرے اِس لئے اکثر اُن کتب و نامجات کو اپنے بڑے بڑے کتب‌خانہ میں آج تک جمع رکھیں * چنانچہ اِس قسم کي کتابیں ولایت کے کتب‌خانہ میں اب بھي موجود ھیں اِس دلیل سے تحریف ثابت نہیں ھوتي *

اور جو یہہ دلیل ثبوت تحریف کے واسطے کافي سمجھي جاوے تو پھر اُسکا کیا جواب ھی کہ ھزارھا احادیث جو اھل اسلام نے پہلي و دوسري صدي میں بناکر محمد کے طرف منسوب کي تھیں جنکو محدثین نے موضوع اور باطل سمجھکر کتب احادیث سے خارج کر دیا اور کئي کتابیں موضوعات کي آج تک پائي جاتي ھیں بلکہ کئي فرقوں کے لوگ اُن موضوعات پر آج تک عمل بھي کر رھے ھیں چنانچہ صوفیہ وغیرہ کے فرقہ میں صدھا حدیث موضوعہ جاري ھیں*

سواے اِسکے خود قرآن کا یہہ حال ھی کہ ایک قرآن تو زیدبن ثابت نے جمع کیا تھا اور ایک سابق میں خلیفہ ابوبکر نے جنکو کہ خلیفہ عثمان نے جلا دیا—اور متفرق اوراق جو پیشتر اِس قرآن کے جاري تھے اور منسوب بآنحضرت بھي تھے اور اُنکے لکھنیوالے بھي اصحاب ھي تھے بلکہ خلیفہ ابوبکر جیسا معتبر شخص اُنکا جامع تھا وہ سب جلائے گئے اور شیعی لوگ لڑتے ھي رہ گئے کہ ھمارے علي کي تعریف کي آیات نہ نکالو بلکہ آج تک سورہ احزاب کے پورا نہونے کے قایل ھیں—اور دبستان‌المذاھب میں لکھا ھی کہ شیعی کہتے ھیں کہ بہت سي سورتیں قرآن میں لکھي نہیں گئیں* ازآنجملہ ایک یہہ سورہ بھي قرآن کي ھی کہ عثمان نے قران میں درج نہیں کي اور وہ یہہ ھی *

بسم الله الرحمن الرحيم *

يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالنورين انزلنا هما يتلو ان عليكم آياتي و
يحذرانكم عذاب يوم عظيم * نوران بعضهما من بعض وانا السميع
العليم * ان الذين يوفون بعهدالله ورسوله في آيات لهم جنات نعيم
والذين كفروا من بعد ما آمنوا بنقضهم ميثاقهم وما عاهد هم الرسول
عليه تقذفون في الجحيم ظلموا انفسهم و عصوا الوصي الرسول اولئك
يسقون من حميم * ان الله الذي نور السموات و الارض بما شاء
واصطفى من الملايكة والرسل و جعل من المومنين اولئك في خلقه
يفعل الله ما يشاء لا اله الا هو الرحمن الرحيم قد مكر الذين من قبلهم
برسلهم فاخذتهم بمكرهم ان اخذي شديد اليم * ان الله قد اهلك
عادا و ثمود بما كسبوا و جعلهم لكم تذكرة فلا تتقون * و فرعون
بما طغى على موسى و اخيه هرون اغرقته و من تبعه اجمعين *
ليكون لكم آية و ان اكثركم فاسقون * ان يجمعهم في يوم الحشر

فَلَايَسْتَطِيعُونَ الْجَوَابَ حِينَ يُسْئَلُونَ * اِنَّ الْجَحِيمَ مَا وَيهِمْ وَ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ * يَا اَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ اِنْذَارِي فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ *
قَدْ خَسِرَالَّذِينَ كَانُوا عَنْ آيَاتِي وَ حُكْمِي مُعْرِضُونَ * مَثَلُ الَّذِينَ
يُوفُونَ بِعَهْدِكَ اِنِّي جَزَيْتُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ * اِنَّ اللّٰهَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَ
اَجْرٍ عَظِيمٍ * وَ اِنَّ عَلِيًّا مِنَ الْمُتَّقِينَ * وَ اِنَّا لَنُوَفِّيهِ حَقَّهُ يَوْمَ الدِّينِ *
مَا نَحْنُ عَنْ ظُلْمِهِ بِغَافِلِينَ * وَ كَرَّمْنَاهُ عَلَى اَهْلِكَ اَجْمَعِينَ * فَاِنَّهُ
وَ ذُرِّيَّتَهُ لَصَابِرُونَ * وَ اِنَّ عَدُوَّهُمْ اِمَامُ الْمُجْرِمِينَ * قُلْ لِلَّذِينَ
كَفَرُوا بَعْدَ مَا آمَنُوا طَلَبْتُمْ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاسْتَعْجَلْتُمْ بِهَا وَ نَسِيتُمْ
مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ وَ نَقَضْتُمُ الْعُهُودَ مِنْ بَعْدِ تَوْكِيدِهَا وَ قَدْ ضَرَبْنَا
لَكُمُ الْاَمْثَالَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ * يَا اَيُّهَا الرَّسُولُ قَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
فِيهَا مَنْ يَتَوَفَّيهُ مُومِنًا وَ مَنْ يَتَوَلَّهُ مِنْ بَعْدِكَ يَظْهَرُونَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ اِنَّهُمْ
مُعْرِضُونَ اِنَّا لَهُمْ مُحْضِرُونَ فِي يَوْمٍ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ شَيْءٌ وَ لَاهُمْ يُرْحَمُونَ
اِنَّ لَهُمْ فِي جَهَنَّمَ مُقَامًا عَنْهُ لَا يَعْدِلُونَ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِنَ
السَّاجِدِينَ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى وَ هَارُونَ بِمَا اسْتَخْلَفَ فَبَغُوا هٰرُونَ

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ فَجَعَلْنَا مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَ لَعَنَّا هُمْ اِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ
فَاصْبِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ وَ لَقَدْ آتَيْنَا بِكَ الْحُكْمَ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُمْ وَصِيًّا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ * وَ مَنْ يَتَوَلَّ
عَنْ اَمْرِي فَاِنِّي مَرْجِعُهُ فَلْيَتَمَتَّعُوا بِكُفْرِهِمْ قَلِيْلًا فَلَا يَسْئَلْ عَنِ النَّاكِثِيْنَ *
يَا اَيُّهَاالرَّسُوْلُ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ فِي اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ آمَنُوا عَهْدًا فَخُذْهُ وَ كُنْ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ اِنَّ عَلِيًّا قَانِتًا بِاللَّيْلِ سَاجِدًا يَحْذَرُ الاخِرَةَ وَ يَرْجُو ثَوَابَ
رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وَ هُمْ بِعَذَابِي يَعْلَمُونَ ط سَيُجْعَلُ
الْاَغْلَالُ فِي اَعْنَاقِهِمْ وَ هُمْ عَلَى اَعْمَالِهِمْ يَنْدَمُونَ * اِنَّا لَبَشَّرْنَاكَ بِذُرِّيَّةِ
الصَّالِحِيْنَ * وَ اِنَّهُمْ لِاَمْرِنَا لَا يَخْلِفُونَ فَعَلَيْهِمْ مِنِّي صَلَوٰةٌ وَ رَحْمَةٌ اَحْيَاءً
وَ اَمْوَاتًا يَوْمَ يُبْعَثُونَ * وَ عَلَى الَّذِيْنَ يَبْغُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِكَ غَضَبِي
اِنَّهُمْ قَوْمُ سَوْءٍ خَاسِرِيْنَ * وَ عَلَى الَّذِيْنَ سَلَكُوا مَسْلَكَهُمْ مِنِّي رَحْمَةٌ
وَ هُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ * وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ *

دیکھو شیعوں کے قول کے موافق اِتنی بڑی صورت سنیوں نے قرآن سے نکال ڈالی ھی جسمیں سراسر علی کی تعریف لکھی ھی اور اِسکی عبارت اور کلام کا طرز بالکل قرآن کے مانند ھی کوئی اِسکا اِنکار

نہیں کرسکتا * اور غنیۃالطالبین میں بابت عقایں فرقہ میمونیہ کے لکھا ہی کہ اِنّ سورۃ یوسف لیست من‌القرآن یعنے فرقہ میمونیہ کے مسلمان قایل ہیں اِس بات کے کہ سورہ یوسف قرآن میں سے نہیں ہی — بھلا اب اگر کوئي کہے کہ خلیفہ عثمان نے وہ متفرق اوراق اور ابوبکر و زید کا قرآن کیوں جلا دیا اور محدثین نے وہ ہزارہا احادیث غیر معتبر سمجھکر صحاح سے کیوں خارج کر دیں تو ہمارے پاس یہي جواب ہی کہ وہ قرآن درست نہ تھا اور وہ احادیث موضوعہ تھیں اُنکے جاري کرنے سے اِسلام میں خرابي آتي *

یہي بات عیسائي کہتے ہیں کہ اُن جعلي کتابوں کو جو بعد اِن اناجیل اربعہ کے لکھي گئي تھیں ہمارے محققین و ائمۂ متقدمین نے الہامي نہیں پایا اِس لئے اُنکا رواج ترک کیا * ہاں اِتنا فرق ضرور ہی کہ مسلمانوں نے تو اپني موضوعات کو جلا دیا عیسائیوں نے آج تک اُن کتب کو سنداً ولایت کے کتب خانہ میں محفوظ رکھا تاکہ معترض دیکھکر اپني تسلي کرے اگر یہہ اِنجیل کي تحریف کي دلیل ہی تو یہي قرآن کي تحریف کي بھي دلیل ہوسکتي ہی *

پس بموجب قاعدہ اول کے یہہ تقریر قابل توجہ کے نہیں ہی *

دوسري فصل میں اِنجیل کا الحاق بیان کیا ہی اور اِس ثبوت میں گیارہ مقام پر سہو کاتب یا اِختلافات قرأت نظیر گذراني ہیں یہي گیارہ مقام پادري فنڈر صاحب نے دیني مباحثہ کے اِختتام میں بیان کئے تھے جس پر لوگوں نے مشہور کیا کہ پادري صاحب نے گیارہ مقام پر تحریف قبول کر لي ہی حال‌آنکہ یہہ مقام ایسے ہیں کہ مفسرین اِنجیل مثل ہارنصاحب اور اِسکات و شولز اور گریسباخ

وغیرہ سب اِن مقاموں کي تشریح کرتے آئے هیں اور اِن مقاموں پر سهو کاتب هونے سے کوئي مطلب اِنجیل کا نهیں بگڑا اور جو یهي سهو کاتب تحریف کي دلیل اور کتاب غیر معتبر هونے کي حجت هی تو چاهئے کہ سارے جهان کي سب کتابیں خواہ مذهبي هوں خواہ دنیاوي غیر معتبر سمجهي جاویں کیونکہ یهہ بات هر کتاب میں موجود هی بلکہ قرآن میں اِس سے زیادہ پائي جاتي هی *

ناظرین کو چاهئے کہ وہ مقام جهاں پر سهو کاتب هی پهلے غور سے دیکهہ لیں پهر اِنصاف کریں اور کهیں کہ کونسي تعلیم اِنجیل کي بدل گئي هی *

متي کي اِنجیل میں چار سهو کاتب هیں

پهلا ۶ باب آیت ۱۳ میں — کیونکہ بادشاهت اور قدرت اور جلال همیشہ تیرا هي هی — معلوم نهیں کہ یهہ عبارت مصنف کي هی یا حاشیہ هی کیونکہ بعض یوناني نسخوں میں هی اور بعض میں نهیں *

دوسرا ۱۲ باب آیت ۸ میں — لفظ بهي میں اِختلاف علماء کا هی *

تیسرا ۱۹ باب آیت ۱۷ میں — تو کیوں مجهے اچها کهتا هی کوئي اچها نهیں مگر ایک یعنے خدا — یهہ عبارت شولز کے نزدیک درست هی گریسباخ کهتا هی کہ یهہ چاهئے تو کیوں مجهہ سے نیکي کي بات پوچهتا هی *

چوتها ۲۷ باب آیت ۳۵ — تا کہ جو نبي کي معرفت کها گیا

تھا پورا ھو کہ اُنھوں نے میرے کپڑے آپسمیں بانٹ لئے اور میرے کرتے پر چتھي ڈلي — یہہ عبارت یوحنا کے ۱۹ باب آیت ۲۴ سے نقل کرکے یہاں لکھي گئي ھی *

مرقس کي اِنجیل

اِسمیں کوئي سھو کاتب لایق بیان کے نہیں ھی مولف اعجاز عیسوي کو بھي باوجود نہایت تلاش کے کہیں نہ ملا *

لوقا کي اِنجیل میں ایک مقام ھی

۷ باب آیت ۳۱ — اور خداوند نے کہا — شاید یہاں پر قال محذوف تھا *

اعمال میں ۵ مقام ھیں

پہلا ۸ باب آیت ۳۷ *

دوسرا ۹ باب آیت ۵ و ۶ میں — لفظ پَیْنے کي کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ھی اور اُسنے کانپتے اور حیران ھوکے کہا ای خداوند تو کیا چاھتا ھی *

تیسرا ۱۰ باب آیت ۵ و ۶ میں — وہ تجھکو بتلاویگا جو کچھہ کہ کرنا تجھپر واجب ھی *

چوتھا ۱۶ باب آیت ۷ میں — لفظ روح کي جگھہ روح عیسیٰ لکھا ھی *

پانچواں ۲۰ باب آیت ۲۸ میں — خدا کي جگھہ خداوند ھی *

یوحنا کي اِنجیل میں ۴ مقام هیں

پہلا ۵ باب آیت ۴ میں — کیونکہ ایک فرشتہ — هو جاتا تها تک * یہہ عبارت یا تو تفسیر کي هی یا صحیح و درست هی *

دوسرا ۷ باب آیت ۵۳ میں—اور هرایک اپنے گهر کو گیا *

تیسرا ۸ باب آیت ۱ سے ۱۱ تک *

چوتها ۸ باب آیت ۵۹ میں—اور یوں چلا گیا *

رومیوں کا خط

پہلا ۸ باب آیت اول میں—اور جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے هیں * یہہ عبارت مشکوک نہیں بلکہ اِسي باب کي آیت ۴ سے لیکر کاتب نے مقدم کر دي هی *

دوسرا ۱۶ باب آیت ۲۵ سے ۲۷ تک—بقول گریسباخ باب ۱۵ کے شروع سے موخر هوکر لکهي گئي هی اور بقول شولز درست هی اپنے مقام پر *

پولوس کا پہلا خط قرنتیوں کو

۱۰ باب آیت ۲۵ میں—زمین اور اُسکي معموري خداوند کي هی*

پولوس کا خط افسیوں کو

۵ باب آیت ۲۱ میں — لفظ خدا و لفظ مسیح میں اِختلاف هی *

پولوس کا پہلا خط تمطاؤس کو

٣ باب آیت ١٦ میں — لفظ خدا و لفظ وہ میں اِختلاف ھی *

یعقوب کا خط

٢ باب آیت ١٨ میں — لفظ بغیر و لفظ ساتھہ میں اِختلاف ھی *

یوحنا کا پہلا خط

٥ باب آیت ٧ میں — جو آسمان پر گواھي دیتے ھیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینوں ایک ھیں اور تین ھیں *

مکاشفات

٨ باب آیت ١٣ میں — لفظ فرشتہ اور لفظ عقاب کا اِختلاف ھی *

اِنکے سواے اور کہیں کوئي سہو کاتب لایق بیان نہیں ھی وزیرخاں کو بھي باوجود مخالفت تامہ کے نہ ملا — دانا لوگ جانتے ھیں کہ یہہ علماے عیسائیہ کي دیانتداري کي بڑي دلیل ھی کہ اُنھوں نے سہو کاتب کو بھي نہ چھپایا بلکہ یہہ سہو کاتب کے بیان کردینے سے عیسائیوں کو مسلمانوں پر دیانت کے باب میں ایک طرح کي فوقیت حاصل ھوئي کیونکہ جب مسلمانوں نے خلیفہ عثمان کے عہد میں مختلف نسخ قرآن کے جمع کئے تھے تو ایسے قسم کے بہت سے اِختلافات قرآنوں میں بھي پائے گئے تھے اور یہي اِختلاف رفع کرنے کو عثمان نے قرآن جمع کیا تھا پس اُنھوں نے بموجب اپني راے کے

ایک نسخہ مرتب کر لیا اور اِختلافات نسخ کو جلا دیا اُنھوں نے اپنے اِختلافات نسخ کو ھمارے دکھلانے کے واسطے لکھہ رکھا — بعض لوگ کہتے ھیں کہ تمسک وغیرہ کے کاغذ میں اگر ذرا سي بھي غلطي یا شبہہ پایا جاوے تو وہ قابل اعتبار نہیں رھتا * اِسکا جواب الزامي یہہ ھی کہ سورہ احزاب کي تکمیل میں شک پایا جاتا ھی چاھئے کہ وہ قابل اعتبار نرھے اور کل قرآن میں اُن اِختلافات کي جہت سے جو جلائے گئے شک پایا جاتا ھی چاھئے کہ قرآن قابل اعتبار نرھے اور اب بھي قرأت کي کتابوں میں دیکھو کہ صدھا لفظ کا اِختلاف قرأت قرآن میں پایا جاتا ھی جیسے کہ یرون و ترون یوعدون و توعدون مرتع و ملعب یرتع و یعلب ملک مالک ملاک قلي و کلي وغیرہ پس چاھئے کہ قابل اعتبار نہ رھے — اور جو یہہ کہو کہ قرآن ھفت قرأت میں نازل ھوا ھی تو مخالف اِس بات کو نہ سنیگا کیونکہ قرآن میں یہہ نہیں لکھا کہ وہ ھفت قرأت میں نازل ھوا ھی یہہ بات حدیث میں آئي ھی اور احادیث اُن پانچ دلیلوں سے نامعتبر ھیں جو فنڈر صاحب نے میزان الحق میں بیان کي ھیں اور جنکو تم آج تک رد نہیں کرسکے * اور یہہ حدیث جسکے معنے ھفت قرأت لیتے ھیں جلال الدین کي تفسیر اِتقان میں مذکور ھی اُسنے اُسکے چالیس معنے لکھے ھیں جنکے دیکھنے سے مسلمانوں کو ھفت قرأت کا خیال بالکل باطل معلوم ھوتا ھی * سواے اِس کے صدھا حدیث بخاري اور مسلم میں ایسے ھیں کہ لفظ اَو کے ساتھہ راوي اپنا شک بیان کرتا ھی تو چاھئے کہ وہ حدیث من اولہ الي

آخرہ معتبر نہ رھے — اور ھزارھا جگہہ کتب احادیث وغیرہ کي عبارات میں مختلف نسخے حاشیہ پر یا شرح میں پائے جاتے ھیں * پس اِن کتابوں کو بھي تمسک کے مثال سے معتبر نہ سمجھو * القصہ سھو کاتب موجب تحریف نہیں ھوسکتا ھاں اگر مولف اعجاز عیسوي یہہ بات ثابت کرتا کہ عیسائیوں نے فلاں وقت عمداً فلاں عبارت یا فلاں لفظ کتاب سے خارج کیا یا اُس میں داخل کیا تو البتہ یہہ بات قابل التفات ھوسکتي تھي *

تیسري فصل میں اِنجیل کي بعض آیتوں کا ظاھري تخالف بیان کیا ھی اور اکیس مقام ایسے ایسے بتلائے ھیں کہ ظاھراً اِن میں مخالفت پائي جاتي ھی حالآنکہ معترض اُسکے معنے نہیں سمجھا پس یہہ بھي ثبوت تحریف کي دلیل نہیں ھی کیونکہ اگر یہي ظاھري تخالف موجب تحریف ھو تو چاھئے کہ قرآن میں بھي تحریف کے قایل ھوں اِسلئے کہ اُس میں بھي بہت جگہہ تخالف پایا جاتا ھی بلکہ اُس میں تخالف حقیقي ھی نہ ظاھري * پس جیسے کہ علماے اِسلام اپني تفسیروں میں بعد تاویل تطابق کر دیتے ھیں اِسیطرح عیسائي بھي بعد ادنی تاویل کے تطابق کر دیتے ھیں چنانچہ اعجاز عیسوي کے جواب مفصل میں ناظر پر سب کچھہ ظاھر ھوجاویگا *

چوتھي فصل میں عیسائیوں کے تین عقیدے اُلٹے طور پر بیان کئے ھیں — یہہ بحث ھي اور ھی اِسکو ثبوت تحریف سے کچھہ علاقہ نہیں الغرض اُن سے بھي تحریف ثابت نہوسکے اور نہ آج تک کسي نے بارہ سو برس سے اُسکا ثبوت کامل دیا * پس ھم دعوي بیدلیل بلکہ محال و متعسر کو کس طرح تسلیم کریں * اگر کسي صاحب کے

پاس اِن دلایل کے سوا اور کوئي دلیل هو تو بامید ثواب مجھے بتلا دیں کیونکه یهه ایک بڑا بھاري امر هی مہمل دلیلوں اور بےاصل خیالوں سے اِسکا ثبوت نہیں هو سکتا * کوئي بھي جہان میں ایسا مذهب نہیں که اُس مذهبوالے اپني نجات کي کتاب کو سب متفق هوکر بدل ڈالیں آج تک ساري زمین پر کہیں بھي یهه بات سنے میں نہیں آئي * یهه دعویٰ محض بیجا معلوم هوتا هی * بھلا اب کوئي قرآن کو توبدل سکے کیا مجال هی *

باب اول

اِس امرکي تحقیقات میں که آیا محمد صاحب نبي برحق تھے یا نہیں *

واضح هو که اگر دعویٰ اسلام کا یهه هوتا که آنحضرت مثل اُن انبیآء بنياسرائیل کے ایک نبي تھے جیسے که اگلے وقت میں بہت سے چھوٹے چھوٹے نبي هو جایا کرتے تھے چنانچه موسیٰ کے عهد میں ستر نبي هو گئے تھے اور بعض وقت ایک هي شهر میں کئي کئي نبي پھرا کرتے تھے بلکه اکثر اُس شهر کے سب باشندوں کو یهه خبر بھي نهوتي تھي که یهه شخص نبي هی کوئي جانتا تھا کوئي نہیں کیونکه وه انبیآء شریعت موسوي کے معاونوں کے طور پر هوا کرتے تھے اگر اِسي طرح محمد صاحب بھي کتب الهامیه کا مطیع هوکر آپ میں روحاني تاثیر دکھلاتا تو اِس صورت میں آنحضرت کي ثبوت نبوت کے لئے همکو زیاده کوشش کرنا لازم نه تھا کیونکه ایسے نبي سے خدا تعالیٰ کے قدیمي عهد میں کوئي انقلاب لازم نہیں آتا۔

برخلاف اِسکے مسلمانوں کا تو یہہ دعویٰ ھی کہ آنحضرت خاتم النبیئین اور شفیع المذنبین ھیں بلکہ تمامي انبیآء سابقین کے سردار ھیں اِنسے بڑا کوئي اور نبي نہیں ھوا اور نزول قرآن کے باعث تمام کتب الہامیہ جو قدیم الایام سے دیگر انبیآء کي معرفت بني اسرائیل کو دي گئي ھیں وے سب منسوخ ھو گئیں اب اُن کتابوں پر عمل کرنا ضرور نہیں صرف قرآن کافي ھی ھاں اُن پر اِس طور پر اِیمان لاؤ کہ وے کتب الہامیہ ھیں اور خدا کي طرف سے نازل ھوئي ھیں مگر اُن پر عمل نکرو بلکہ اُن کو غیر معتبر جانو کیونکہ اُنکے بعض احکام مُوقّت تھے محمد کے ظہور کے بعد وے منسوخ ھو گئے *

یہہ بہت بڑا بھاري دعویٰ اسلام کا ھی اور اِس سے ایک سخت انقلاب خدا تعالیٰ کے احکام اور شریعت اور عہود میں لازم آتا ھی اِس لئے اِسکي تحقیقات بہت اچّھي طرح پر کرنا لازم ھوا *

واضح ھو کہ حضرت عیسیٰ نے بھي اِسي قسم کا دعویٰ کیا ھی یعنے اپنے تئیں سید الانبیآء اور خاتم النبیئین اور شفیع المذنبین بلکہ قادر مطلق بیان فرمایا ھی مگر کتب سابقہ کي نسبت ایسا دعویٰ نہیں کیا اگرچہ شریعت کي تکمیل کردي ھی مگر اُن کتابوں کو محرف اور منسوخ و غیر معتبر نہیں ٹھہرایا * اِس حالت میں حضرت عیسیٰ کے دعویٰ میں بھي تین امر کا بیان ھوا ھی یعنے اُسکا خاتم النبیئین ھونا اِسکے یہہ معنے کہ شریعت کا تکمیل کرنیوالا اور نجات کا دینیوالا وھي ھی اگرچہ اُسکے بعد پولوس وغیرہ اور بھي نبي ھوں یہہ امر ختم نبوت میں مخل نہیں ھی اور ثبوت اِس امر کا کتب سابقہ سے کماحقہ ھوگیا ھی *

دوسرا امر یہہ کہ وہ شفیع المذنبین اور قادر مطلق بھي ھی کیونکہ
ہر نبي شفیع المذنبین نہیں ھوتا مگر حضرت عیسیٰ نے دعویٰ کیا
کہ میں ھوں بغیر میرے نجات نہیں مل سکتي اور ثبوت اِسکا
کتب سابقہ سے بدرجہ کمال ھوگیا ھی اور اُسکا چال و چلن اور
اُسکي عصمت اور اُسکي تعلیم اور اُسکا مختارانہ معجزات کا ظاھر
کرنا وغیرہ امور بھي اِس دعویٰ کے ثبوت کي تائید قوي کرتے ھیں
جنکا بیان باب دویم میں آویگا — تیسرا امر یہہ کہ حضرت عیسیٰ
نے جو شریعت کي تکمیل کي اور کتاب کو محرف و منسوخ نہیں
بتلایا اِسکا ثبوت بھي اگلي کتابوں سے ھو گیا یعنے یہہ کہ وہ آویگا اور
شریعت کي تکمیل اور قرباني و ختنہ بھي موقوف کریگا چنانچہ اِن
سب باتوں کا ذکر معہ سندات باب دویم میں آویگا *

پس اب دیکھو کہ جو دعویٰ سواء اُلوھیت کے حضرت عیسیٰ
نے کیا تھا اور اُسکا ثبوت بھي اچھي طرح پر ھو گیا ھی وھي
دعویٰ آنحضرت کي نسبت مسلمان بھي کرتے ھیں اگرچہ یہہ سارا
دعویٰ قرآن سے ثابت نہیں ھی تو بھي صدھا مردم اِس پر بھروسا
کرکے اطمینان سے بیٹھے ھیں — مسلمانوں پر دو باتیں واجب
اور فرض ھیں اول تو یہہ کہ اپنے دعوے کہ جو بیان ھو چکا
نہایت قوي اور کامل قطعي دلیل سے ثابت کریں کیونکہ ایک شخص
پہلے سے یہي دعویٰ اپنے حق میں بدلایل قطعیہ ثابت کرچکا
ھی — دوسرے یہہ کہ حضرت عیسیٰ نے جو یہي دعویٰ اپنے
حق میں ثابت کر لیا ھی اور تم اُسکي تکذیب کرتے ھو تو ایسے
دلایل ھمارے سامنے پیش کرو کہ ھم مسیح کے دعوے کو تصدیق

نکریں یعنے اُسکا کفارہ ہونا اور شفیع جہان ہونا نہ مانیں اور جو جو دلایل قطعیہ توریت سے مسیح کے دعوے پر پیش ہوئے ہیں اُنکو باطل سمجھیں اور مسیح کا مختارانہ معجزات دکھلاکر اپنے تئیں آپ شفیع قرار دینا اور اِنجیل کے مضامین جو اِس بات پر شواہد ہیں اُنکو ہم جھوٹ سمجھیں—اگر کہو کہ وہ سب کتابیں محرف ہیں تو تحریف عمدي پر بموجب دعوے قرآن کے دلایل قطعیہ لاؤ اور جو کہو کہ بالکل وہ انجیل اور وہ توریت ہي بدل گئي ہی اور یہہ وہ کتابیں نہیں ہیں جو کہ اُن انبیآء پر نازل ہوئي تہیں تو اِس دعوے کے ثبوت میں کوئي قوي دلیل لاؤ یا دوسري انجیل و توریت نکالکر دکھلاؤ کہ اصل یہہ ہی جب تک یہہ سب کچھہ نکرسکو تو تمہارا دعوی باطل ٹھہریگا *

دوسرے امر کي بابت تو مسلمان بات بھي نہیں کر سکتے مگر پہلے امر کي بابت علماء محمدیہ نے کچھہ گفتگو کي ہی لیکن اُسکو بھي ثابت نہیں کر سکے عیسائیوں نے کہا تہا کہ محمد صاحب کا دعوی جب ثابت ہوگا کہ تم ہمکو علامات مندرجۂ ذیل محمد صاحب میں بدلایل قطعیہ اور نصوص سے ثابت کر دو اول اُن کے معجزات دوسرے اُنکي پیش‌گوئیاں کہ اُنہوں نے خود کہي ہوں اور اُسکے مطابق ظہور میں آئي ہوں تیسرے اُنکے حق میں انبیاء سابق کي پیش خبریاں—چوتھے عمدہ تعلیم جو اُنہوں نے لوگوں کو دي ہو اور اُس سے فریب بازي اور نفسانیت اور طمع نفساني اُس معلم کي ظاہر نہوتي ہو—اِنہیں چار دلیلوں سے ہمنے یسوع

مسیح کي نسبت اُس دعوے کو جو تم آنحضرت کي نسبت بیان کرتے هو تسلیم کیا هی *

همارے بهائي مسلمانوں نے اِنْ چار علامات کو آج تک ثابت نه کیا هاں مولوي آل‌حسن و مولوي رحمت‌الله نے اِن کے ثبوت میں جو جو دلایل پیش کي هیں وے سب چار فصلوں میں مذکور هوتي هیں *

فصل اول

معجزات محمدیه کي تحقیق میں *

چونکه احادیث جو سو دو سو برس بعد آنحضرت کے لکهي گئي هیں اور راوي اول اُنکے آنحضرت هي کي ازواج و دیگر اقربا وغیره هیں—اور اُن احادیث میں بهي باهم اختلاف هی—اور سب فرقوں کي متفق علیه بهي نهیں هیں—اور اکثر اُن میں سے قرآن کي بهي مخالف هیں پس اِس لئے بحث کے مقام میں مخالف کے سامنے وه سب غیر معتبر هیں *

اِسي طرح عیسائیوں کي حدیثیں بهي بحث کے مقام پر هم معتبر نهیں جانتے پس اب هماري حجت کتب الهامیه سے هی یعنے قرآن و انجیل وغیره سے هر امر کا ثبوت چاهینگے اور خود بهي انجیل و توریت هي سے سند دینگے نه یهود و نصارىٰ کي احادیث سے جبکه یهه بات تههر گئي تو عیسائي دعوىٰ کرتے هیں که محمد

صاحب میں معجزات کي نشاني نہ تھي اگر تھي تو قرآن سے اُن کے معجزات ثابت کرو مولوي رحمت اللہ نے ازالۃ الاوھام میں ۱۳ معجزے پیش کئے مگر پانچ معجزے اُن میں سے جنکي سند قرآن سے لاتے ھیں ھماري بحث میں داخل ھیں باقي آتھہ معجزے جو لکھے ھیں اُنکو وہ شخص پسند کریگا جو احادیث پر اعتبار رکھتا ھوگا وہ ھماري بحث سے خارج ھیں اُن پانچ معجزوں کا جو قرآن سے نکالے ھیں احوال سنئے *

پہلا معجزہ

سورہ بقر میں ھی اِنْ کُنْتُمْ فِيْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلیٰ عَبْدِنَا فَاْتُوا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ یعنے اگر تم شک میں ھو اُس چیز سے کہ نازل کي ھمنے اپنے بندے پر تو ایک سورہ ھي اِسکي مانند بنا لاؤ *

پھر سورہ بني اسرائیل میں ھی قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلیٰ اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا یعنے اگر آدمي اور جن جمع ھوکر ایک دوسرے کي مدد کریں تو بھي اِس قرآن کے برابر نہ بنا سکینگے ــــ اب مسلمان کہتے ھیں کہ قرآن کي فصاحت و بلاغت اِس اعلیٰ درجہ کي ھی کہ طاقت بشري سے خارج ھی ــــ عیسائي کہتے ھیں کہ طاقت بشري سے ھرگز خارج نہیں ھی اور دلیل اُنکي یہہ ھی کہ اول تو تمھارے سارے فرقے

اِس بات پر متفق نہیں ھیں کہ ایسي عبارت کا بنانا طاقت بشري سے خارج ھو چنانچہ فانڈر صاحب نے میزان الحق میں اچھي طرح اِسکا بیان کیا ھی—علاوہ ازیں فرقہ نظامیہ کا پیشوا ابراھیم بن سیّار متکلم اور رئیس معتزلوں کا جسکا حال علامہ شہر ستاني نے لکھا ھی کہتا ھی کہ قرآن میں کچھہ عجوبہ بات نہیں ھی صرف اُس میں یھي عجوبہ‌پن ھی کہ امور ماضیہ اور آیندہ کي اُس میں خبریں ھیں اور کوئي معارض اور اُسکے برابر سورت بنانیوالا جو نہوا تو باعث اُسکا یہہ تھا کہ عرب کے لوگوں کو جبراً یا تعجیزاً ممانعت تھي کہ اِس بات کا ارادہ نکریں اگر اُنکو فرصت ملتي تو اُسکے برابر کوئي سورہ بلاغت و فصاحت اور نظم میں ویسي ھي بنا دیتے چنانچہ یہہ اُسکي عبارت ھی * والعجب فیہ من حیث الاخبار عن امور الماضیۃ والاٰتیۃ ومن جھۃ صرف الدواعي عن المعارض ومنع العرب عن الاھتمام بہ جبراً وتعجیزاً اذلو خلاھم لکانوا قادرین علی اَن یاتُوْا بسورۃ من مثلہ بلاغۃً وفصاحۃً ونظْماً * اور شہنشاہ اسماعیل نے فرقہ مزداریہ کے عقاید میں لکھا ھی کہ یہہ اھل اسلام کا فرقہ اسبات کا قایل ھی اَنَّ النّاس قادرون علی مثل ھذا القرآن فصاحۃً و نظماً وبلاغۃ یعنے ایسا قرآن بنانے پر اِنسان قادر ھی ایسي ھي بلاغت اور فصاحت اور نظم میں — یہہ فرقہ تابع ھی عیسیٰ بن صبیح کے جسکي کنیت ابوموسیٰ اور لقب مزدار ھی اور اُسکو راھب معتزلوں کا بھي کہتے ھیں اور یہہ فرقہ بسبب زھد کے اُن سے الگ ھو گیا ھی اور خلق قرآن کا بھي قایل ھی چنانچہ کتب اخلاق اور تاریخ شہنشاہ اسماعیل کے دیکھنیوالوں پر ظاھر ھی —اور درمیان

غنیۃالطالبین کے غوث‌الاعظم عبدالقادر جیلاني نے فرقۂ نظامیہ کے عقاید میں یوں لکھا هی وزعم ان القرآن لیس بمعجز من نظمہ یعني نظّام کا یهہ قول هی کہ قرآن باعتبار نظم عبارت کے معجزہ نہیں هی اور اُسي کتاب میں لکھا هی کہ فرقۂ معمریہ کے لوگ کہتے هیں ان القرآن فعل الاجسام ولیس هو بفعل اللہ تعالیٰ یعني قرآن فعل اجسام کا هی خدا کا فعل نہیں هی * اب غور کرنا لازم هی کہ یهہ لوگ قرآن پر ایمان رکھتے تھے اور اپنے وقت میں مجتہد اور اپنے فرقوں کے امام گذرے هیں اور خاص ملک عرب کے باشندے هیں کیا یهہ لوگ بھي قرآن کو نہ سمجھے تھے اور اُسکي فصاحت اور بلاغت سے واقف نہ تھے یهہ غلط هی بلکہ وے لوگ خوب طرح اُسکي نظم اور فصاحت اور بلاغت سے واقف تھے مگر قرآن کي عبارت کو بباعث انصاف کے معجزہ نہیں جانتے تھے *

یہاں تک تو اسلام کے بعضے فرقوں کے قول نقل کئے اب هم بھي تو دیکھیں کہ یهہ دعویٰ مسلمانوں کا درست هی یا نہیں * هماري راے میں تو یهہ آتا هی کہ قرآن کي عبارت فصیح تو البتہ هی پر کوئي خصوصیت همکو ایسي معلوم نہیں هوتي جسکے سبب هم یهہ کہیں کہ ایسا بنانا طاقت بشري سے خارج هی — اب اگر مدعي یهہ کہے کہ تمھارے اندر ایسي طاقت کہاں جو قرآن کي لطافت اور فصاحت کو معلوم کر سکو تو اُسکا جواب یهہ هی کہ برسوں تک همنے قرآن پڑھا هی اور کتب صرف و نحو اور معاني اور منطق اور حکمت کي بھي پڑھي هیں اور سواء قرآن کے کتب ادب کي اور مصنفات بڑے بڑے علماء عرب کے بھي پڑھے هیں اِس پر بھي اگر همکو وہ

لطف کہ جسکے سبب تم اُسکي نظم کو معجزہ قرار دیتے ھو حاصل نہو تو بیشک وہ نظم ھمارے حق میں معجزہ نہیں ھو سکتي اور اُس پر ھم ایمان نہیں لا سکتے—اگر دعوی یہہ ھو کہ قرآن باعتبار مضامین عالیہ کے معجزہ ھی تو یہہ بھي قابل تسلیم کے نہیں ھی کیونکہ جو مضامین عالیہ اُس میں درج ھیں وہ سب باتیں انجیل اور توریت سے اُس میں درج کي گئي ھیں خواہ عمداً لي ھوں یا تو اراداً وے مضامین قرآن کے نہیں ھو سکتے ھاں وے مضامین جو کتب مقدسہ سے اخذ نہیں کئے گئے اور صریحاً برخلاف کتب الھامیہ کے ھیں اُنکي عمدیت کي اگر آپ کے پاس کوئي دلیل ھو تو پیش کرو—یہي حال انجیل کا ھی جو مضمون توریت کے انجیل میں نقل ھوئے ھیں اُنکو ھم تعلیم مسیح میں داخل نہیں کرتے بلکہ یوں کہتے ھیں کہ مسیح نے اُنکي تصدیق کي * حضرت عیسیٰ کي وھي تعلیم ھی جو توریت سے جدا ھی اور اُس کتاب سے نہیں لي گئي بلکہ توریت کي تفسیر اور تکمیل کے طور پر مذکور ھوئي ھیں چنانچہ اِسکا ذکر فصل چہارم میں مفصل آویگا—اب رھي الفاظ کي سلاست اور خوبي جملوں کي اور بدایع لفظي اور معنوي کي رعایت اُسکو ھم کبھي نہیں کہہ سکتے کہ اِس طرح کي عبارت کا بنانا انسان کي طاقت سے خارج ھی کیونکہ جس طرح کي لطافت ذاتي اور رعایت عبارت کي اور سلاست الفاظ کي قرآن میں پائي جاتي ھی ویسي ھي لطافت اور عربي کتابوں میں بھي پائي جاتي ھی جو کہ بروقت تصنیف قرآن کے موجود تھیں چنانچہ قصاید امراءالقیس بن ھجرالکندي کے جو بموجب بیان ابن قتیبہ کے چالیس

برس پیشتر زمانہ اسلام سے تھا اُسکا ایک قصیدہ سبع معلقہ میں بھي شامل هى جنکي نسبت مولوي عبدالرحیم فاضل کلکتے نے یہہ لکھا هى— كانت القصائد المعروفة باالسبع المعلقات قد اجمع كافّة الادباء على فضلها وبراعتها وعامّة البلغاء على حسنها وبناهتها * یعنے جمیع ادباء اور عامہ بلغاء ان قصاید کے فضل اور براعت اور حسن اور بناهت پر متفق هیں * قطع نظر اِسکے عین ایام زندگي محمد میں مُسیلمہ نے درمیان ملک یمامہ کے دعوی نبوت کا کیا اور ایک قرآن ایسي فصاحت اور بلاغت کا بناکر عرب کے لوگوں کو سنایا اور دعوی کیا کہ مجھپر وحي نازل هوا کرتي هى چنانچہ چند آیات اُسکے قرآن کي اِس جگہہ نقل کرتا هوں تاکہ منصف آدمي غور سے پڑھے اور محمد کے قرآن کي آیات سے ملالے اگر کچھہ حظ علم ادب سے رکھتا هوگا تو عبارت قرآن کو کبھي معجزہ نہ مانیگا یہہ چند آیات مسیلمہ کے قرآن کي هیں اَلَمْ تَرَا اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ فَعَلَ بِالْحُبْلٰى ط اَخْرَجَ مِنْهَا نَسَمَةً تَسْعٰى ط مِنْ بَيْنِ صِفَاقٍ وَغَشٰى ط دیگر آیات اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النِّسَاءَ اَفْوَاجاً ط وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَهُنَّ اَزْوَاجا ط فَنُوْلِجُ فِيْهِنَّ اِيْلَاجاً ط ثُمَّ نُخْرِجُ مَا نَشٰئُنَا اِخْرَاجاً ط فَيُنْتِجْنَ لَنَا اِنْتَاجا *

مشتے نمونہ از خروار کافي هى اگر کسي صاحب کو کچھہ شک هو تو تاریخ ابوالفدا کي جو عربي زبان میں هى دیکھہکر معلوم کرے *

پس اگر نظم قرآن هي معجزه ثبوت نبوت کے لئے کافي هی تو مسیلمه بیچاره نے کیا تصور کیا تها که ابوبکر خلیفۂ اول نے ایک لشکر بسرداري خالد بن ولید روانه کرکے اُس سے لڑائي کي اور اُس میں مهاجرین اور انصار سے جب بهت لوگ مارے گئے تو ابوبکر نے جلدتر قرآن جمع کیا چنانچه ابوالفدا لکهتا هی ولما رای ابوبکر کثر من قتل أمر بجمع القرآن من أفواه الرجال وجرید النخل والجلود وترک ذالک المکتوب عند حفصة بنت عمر زوج النبي *

تو معلوم هوا که نظم قرآن ابوبکر کے نزدیک بهي معجزه نه تها نهیں تو اُسکو بهي شک پڑ جاتا جیسا که اور عربوں کو پڑ گیا اور اُس پر ایمان لے آئے * اُسي زمانه میں ایک عورت مسمّات سَجَاح بنت حارث تمیمیه نے بهي دعویٰ نبوت کا کیا اور کها که اُس پر بهی وحي نازل هوا کرتي هی چنانچه قبیله نبي تمیم اور قبیله تغلب اور قبیله ربعیه کے بهت لوگ اُس پر ایمان لائے اور سجاح نے کها که ایسي هي وحي مجهپر بهي نازل هوا کرتي هی جیسي تجهپر هوتي هی جس سے آخر کو مسیلمه نے شادي کي * اگر کوئي کهے که یهه سب عبارات نظم الفاظ کي جهت سے قرآن محمدي کے برابر یا بهتر تو هیں پر مضامین اِسکے اچهے نهیں هیں تو جواب یهه هی که اِسي قسم کے مضامین شهوت پرستي کے قرآن محمدي میں بهي بهت موجود هیں چاهئے که معترض پهلے اُن پر بهي اعتراض کرے وه آیات قرآن جنکے مضامین عشقیه اور شهواتي هیں فصل چهارم میں کچهه کچهه بیان هونگے — علاوه ازیں اور ایک شخص مسمّیٰ اسودغني اُسي زمانه میں مدعي نبوت کا هوا اُسنے بهي دعویٰ کیا که میرے

اوپر وحي نازل هوا كرتي هى اور اُسنے لوگوں كو اپنا قرآن سناكر اور شعبدے دكھاكر درميان شهر صنعا كے بهت سے عرب كے لوگوں كو اپنا مطيع كرليا اور اُسوقت كے عرب توه اُن لوگوں كے وحي سنكر ايمان لاتے تهے وه زمانه مرض محمد ميں مسلمانوں كے هاتهه سے اِس طور پر قتل هوا كه اُسكي جورو سے ملكر فريب ديكر اُسكے گهر ميں نقب لگائي اور اُسكي بي بي نے سوتے هوئے كو بتلا ديا مسلمانوں نے اُسكا گلا كات ڈالا * پس اگر نظم كتاب باعث ثبوت نبوت كے هوا كرتي تو كيا وجه تهي كه اُسكو قتل كيا — قطع نظر اِسكے علي مرتضى كا ديوان ديكهنا چاهئے كه كس طرح كي فصاحت اور بلاغت اُس ميں بهري هوئي هى اگر نظم كتاب وجه كامل ثبوت نبوت كي هوتي يا معجزه هوسكتي تو شيعونكا ايک فرقه غاليه جو علي كو محمد سے بهتر جانتے هيں بيشک اُس ديوان كو خدا كا كلام ٹهرا ديتے كيونكه اُسكي فصاحت اور بلاغت قرآن سے هرگز كم نهيں معلوم هوتي چنانچه يهه نمونه اُسكا موجود هى *

حَرِّضْ بَنِيكَ عَلَى الآدابِ فِي الصِّغَرِ
كَيْمَا تَقَرَّ بِهِمْ عَيْنَاكَ فِي الْكِبَرِ
وَ اِنَّمَا مَثَلُ الآدابِ تَجْمَعُهَا
فِي عُنْفُوانِ الصِّبَا كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ
هِيَ الْكُنُوزُ الَّتِي تَنْمُو ذَخَائِرُهَا
وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا حَادِثُ الْغِيَرِ

إِنَّ الْأَدِيْبَ إِذَا زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ
يَهْوِي عَلَى فُرُشِ الدِّيْبَاجِ وَالسُّرُرِ
النَّاسُ اِثْنَانِ ذُوْ عِلْمٍ وَ مُسْتَمِعٌ
وَاعٍ وَ سَائِرُ هُم كَاللَّغْوِ وَالْعَكَرِ

اور سواء اِسکے اِنکي بہت کتابیں ایسي ھیں کہ آج تک اُنکي عبارت کے برابر کوئي کتاب تصنیف نہیں ھوئي جیسے مقامات حریري کہ جسکي عبارت کو علماء مسیحیہ جو عربي‌داں ھیں قرآن کي عبارت سے بہتر بتلاتے ھیں—اور مواردالکلم فیضي کي تصنیف جو ایک کتاب ھی جسکو جُہلاء نے قرآن فیضي مشہور کیا ھی اگر اُسکو کوئي عالم عربي‌داں پڑھے تو معلوم ھو کہ اُسنے یہہ کمال کیا ھی کہ تمام نصایح اور عقاید اھل اسلام کو عربي زبان میں بے نقط لکھا ھی کوئي حروف منقوطہ اپنے کلام میں آنے نہیں دیا اور فصاحت اور بلاغت جیسي چاھئے ویسي اُس میں بھري ھی * پس اگر نظم کتاب دلیل نبوت کي ھی تو فیضي بالاُولٰی نبي ھو سکتا ھی کیونکہ اُسنے قطع نظر فصاحت اور بلاغت کے حروف منقوطہ کو بھي اپنے کلام میں آنے نہیں دیا قرآن کي نظم سے بڑھکر معجزہ دکھلایا ھی تھوڑے سے کلام اُسکے اِس جگہہ بطور نمونہ ذکر کرتا ھوں اور جس کسي کو اِن کتب مذکورہ بالا میں کسي بات کا شک ھو راقم کے پاس یہہ سب موجود ھیں بنظر خود دیکھہ لے عبارت مواردالکلم کي یہہ ھی *

مَدْلُول کلامِ اللّٰہِ * مَحَامِدُ اللّٰہ * وَاَسْمَارُ الرُّسُلِ وَمَا وَعَدَہٗ اللّٰہُ * وَاَوْعَدَہٗ وَلِعَمَلِ مع اَہْلِ العالَمِ وَصَوَالِحُ الْاعْمَال وَطَوَالِحُہا * کَلَامُ اللّٰہِ حَاوٍ لِلْاعلَامِ وَالْاَمْرِ وَالرَّدْعِ وَمَا وَعَدَ وَاَوْعَدَ وَمَحَامِدِ دَارِالسَّلَامِ وَمَکَارِہِ الدَّرْکِ وَرَدِّ اَہْلِ الْاِلْحَادِ وَالرَّدْعِ عَمَّا ہوالسُّوْءَ وَمَدْحِ اَہْلِ الْعِلْمِ وَالْحِکَمِ وَلَوْمِ اَہْلِ الطَّلَاحِ *

پھر یہہ کتاب کچھہ چھوٹي بھي نہیں ھی ایکسو پچھتر صفحہ کي کتاب ھی اگر کوئي یہہ کہے کہ سبعہ معلقہ قرآن کے برابري نہ کرسکے اور کفار عرب اُسکي فصاحت سے حیران ھوگئے—اُسکا جواب یوں ھی کہ یہہ تقریر مسلمان لوگوں کي ایک غیر معتبر بات ھی ھاں اِسکي سند مخالف کي کتاب سے اگر لاسکو تو لاؤ اور جو شعراء کہ آنحضرت پر ایمان نہیں لائے اور قرآن کے ھم عصر تھے اُنکي تصانیف میں یہہ ماجرا لکہا ھوا دکھلاؤ—جس حالت میں کہ تمھارے مسلمان بھائي بڑے بڑے عالم و فاضل جو کہ ایک فرقہ کے امام قرار دئے جاتے ھیں یعنے نظام و معمر اور مزدار وغیرہ اِس بات کو تسلیم نہیں کرتے اور قرآن کا معجزہ اُسکي فصاحت کو خیال نہیں کرتے تو اُن مخالف لوگوں نے کب تسلیم کیا ھوگا—ھاں یہہ بات ھم مانتے ھیں کہ سبعہ معلقہ میں فسق و فجور کي باتیں عمدہ عبارت میں لکھي ھوئي ھیں ورنہ نظم الفاظ میں قرآن کے برابر ھی اگرچہ قرآن میں بھي بعض مقام پر اِسي قسم کے مضامین ھوں *

بعضے لوگ کہتے ھیں کہ قرآن کي تھوڑي عبارت سے بہت نکات و دقایق نکلتے ھیں — اِسکا جواب یہہ ھی کہ یہہ قرآن کي خصوصیت نہیں ھی بلکہ مفسر کي عقل کي تیزي اور دیگر علوم کي مدد ھی کسي کتاب کي کوئي عبارت لیکر خواہ اُردو ھو یا فارسي یا عربي وغیرہ جسقدر ھم چاھیں بیان کر سکتے ھیں یہہ نتیجہ طبع واعظانہ کا ھی نہ اُس عبارت کا — اگر کوئي کہے کہ آنحضرت کے روزمرہ کي گفتگو اور قرآن کي گفتگو میں فرق ھی اِسکا کیا باعث ھی اُسکا جواب یہہ ھی کہ قرآن ایک ایک آیت کرکے نازل ھوتا تھا تامّل و تفکر کا عرصہ تنگ نہ تھا اور سب اھل علم جانتے ھیں کہ آمد اور آورد میں ھمیشہ فرق ھي ھوا کرتا ھی قرآن کي مقفّی عبارت صاف آورد پر دلالت کرتي ھی ھاں اگر ایک دم سے لکھوایا جاتا تو البتہ جاے غور ھوتي — بعض مسلمان یوں کہتے ھیں کہ انجیل اور توریت کا طرز تحریر تواریخانہ ھی اور قرآن کا طرز تحریر احکامانہ ھی اِس سے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ کلام الهي ھی جواب یہہ ھی کہ موسیٰ کے عہد سے حواریوں کے عہد تک جو کلام اِلهي کہ جہان میں آتے رھے اور آج تک انبیاء سابقین کے صحیفے اور کتب اور نامجات وغیرہ جو کہ موجود ھیں ۶۶ کتابیں ھیں اور سب کا طرز تحریر یکساں ھی صرف قرآن کا طرز تحریر جسکو عقل پسند بھي نہیں کرتي سب سے نرالا اور جدا ھی حالآنکہ متکلم اِن کلاموں کا شخص واحد قرار دیا جاتا ھی * بھلا اب اِنصاف کرو کہ کس اِیمان‌دار کي عقل سلیم تمام انبیاء سابقین مسلم‌الثبوت کي طرز تحریر کو جو یکساں اور پسندیدہ عقل ھی چھوڑکر قرآن کي طرز تحریر کو جو مخالف سب

کے ھی اور اُسکا متکلم معجزات اور دیگر علامات نبوت بھي نہیں رکھتا کلام خدا سمجھہ سکتي ھی—ھرگز نہیں—تعجب تو یہہ ھی یہہ تخالُف طرز تحریر کا جو عقل سلیم کے نزدیک موجب بطلان قرآن ھی اُسي کو جہلاء نے موجب ثبوت قرآن ٹھہرایا ھی مصنف کو سوچنا چاھئے * مسلمان یہہ بھي نہیں سوچتے کہ اگر قرآن کي فصاحت ایک معجزہ قرار دیجاوے تو کیسا ناقص معجزہ ھی کہ سوا‌ے شعراے عرب کے جو اول صدیوں میں تھے اور کوئي اِس معجزہ کي لذت نہیں اُٹھا سکتا اور جب قرآن کا ترجمہ غیر ملکوں میں اِیمان لانے کے واسطے بھیجا جاتا ھی تو یہہ معجزہ ساتھہ نہیں جاتا *

پس جبکہ ثابت ھوا کہ سب اھل اسلام اِس معجزہ پر متفق نہیں اور نہ عقلاً یہہ معجزہ ھو سکتا ھی پھر کس طرح اِسکو معجزہ قرار دیں حال‌آنکہ کفار عرب یہي عبارت آرائي آنحضرت کي دیکھکر آنحضرت کو شاعر کہتے تھے نہ نبي چنانچہ قرآن میں بھي اِسکا ذکر آیا ھی فقط *

دوسرا معجزہ

سورہ شق‌القمر میں ھی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ—یعنے قیامت قریب ھوئي اور چاند پھٹ گیا—مفسروں نے لکھا ھی کہ اکثروں کے نزدیک شق‌القمر ھو گیا مگر بعضوں کے نزدیک نہیں ھوا چنانچہ علامہ زمخشري نے تفسیر کشاف میں لکھا ھی—وعن بعض الناس ان معناہ ینشق یوم القیامة—یعنے بعض علما نے یوں کہا ھی کہ معنے

اسکے یہہ هیں کہ قیامت کو شق‌القمر هوگا اور بیضاوي نے کہا هی—
وقیل معناه سینشق یوم القیامة اور تفسیر مدارک‌التنزیل میں هی
وقیل معناه ینشق یوم القیامة والجمهور علی الاول و هو في الصحیحین
ولا یقال لوانشق لماخفي علی اهل الاقطار ولو ظهر عندهم لنقلو امنو
اتراً لان الطباع جبلت علی نشر العجائب لانه یجوزان یحجب الله
عنهم بغیم—یعنے بعضوں نے کہا هی کہ قیامت کو هوگا مگر جمهور
قول اول کو مانتے هیں اور یہہ اعتراض کوئي نہ کرے کہ اگر شق‌القمر
هوتا تو ضرور گردنواح کے لوگ بتواتر خبر دیتے حال‌آنکہ متواتر
خبر اِسکي نہیں دیگئي باعث یہہ هی کہ شاید بادلوں کے سبب
خدا نے اوروں کو نہ دکھلایا هو—مولوي رحمت‌الله ازالة‌الاوهام میں
لکھتے هیں کہ یہہ معجزه تواتر سے ثابت هی مگر تواتر کے یہہ معنے
هیں کہ اُسکا کسي نے انکار نہ کیا هو لیکن تین معتبر تفسیروں
مذکوره بالا سے ثابت هوا کہ ضرور قدماے میں سے بہت لوگ اِس
معجزه کے وقوع پر اِیمان نہیں رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت
کو هوگا—مدارک کے بیان سے یہہ بھي ثابت هوا کہ وقوع معجزه کا
تواتر بھي نہیں هی کیونکہ گردنواح کے لوگوں نے اُسکي خبر نہیں
دي—پس جبکہ آیت شق‌القمر دو مطلب رکھتي هی اور دونوں
باهم متناقض هیں تو ایک جہت کے واسطے دلیل قطعي نہیں هو
سکتی بموجب همارے دوسرے قاعده کے—پھر هم ایسي سست
بات پر بھروسا کرکے کس طرح اپنا اِیمان حوالہ کریں *

تیسرا معجزہ

سورہ بني اسرائیل میں ھی سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی * یعنے پاک ھی وہ خدا جو اپنے بندہ کو مکہ سے بیت المقدس یعنے یروشلم تک رات کو لیگیا — حدیث میں معراج کا بڑا طول طویل قصہ لکھا ھی لیکن قرآن سے صرف اتنا ثابت ھی کہ یروشلم تک گئے بعضوں کے نزدیک جسم سمیت گئے اور بعضوں کے نزدیک صرف روح گئي — بہر حال یہہ معجزہ نہیں ھو سکتا اِس لئے کہ یہہ خواب خیال ھی اور کسي کے سامنے ظہور میں نہیں آیا یوں تو ھر شخص گھر سے باھر آکر دعوی کر سکتا ھی کہ رات کو میں عرش تک گیا تھا بھلا اُسکے خواب کو ھم کس طرح تسلیم کرینگے البتہ اگر آنحضرت لوگوں کے سامنے آسمان پر چلے جاتے تو معقول بات تھي جیسے عیسی اُن بارہ شاگردوں کو بیت عنیا اور زیتون کے پہاڑ تک شہر کے باھر لیگئے اور وھاں سے اُن سب کے سامنے آسمان پر چڑھکر بادلوں میں غایب ھو گئے غرضیکہ یہہ معراج کا معجزہ معجزہ ھي نہیں ھو سکتا ناحق مولوي رحمت اللہ نے پیش کیا *

چوتھا معجزہ

سورہ احزاب میں ھی اِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا * یعنے یاد کرو خدا کي نعمت جبکہ آیا تمھارے

پاس لشکر بھیجدی ھمنے ھوا اور ایسا لشکر کہ تمنے اُس کو نہیں دیکھا — مفسرین کہتے ھیں کہ مسلمان محاصرہ میں تھے محمد صاحب نے دعا کی پس آندھی آئی اور فرشتوں کی فوج جو دکھلائی نہیں دی کفار جو محاصرہ کئے ھوئے تھے گھبرا کے بھاگ گئے — عیسائی کہتے ھیں کہ اگر ایسا ھوا توبھی معجزہ نہیں ھو سکتا کیونکہ یہہ خرق عادت نہیں ھی ایسا اتفاق بہت ھو گیا ھی کہ عین جنگ یا محاصرہ کے وقت اتفاقیہ آندھی آگئی ھی اور ایک جانب کو فتح ھو گئی ھی * اب کیا اُن لشکرکشوں کا یہہ معجزہ قرار دیا جاویگا اور جو یہہ کہو کہ آنحضرت کی دعا سے یہہ ھوا تو ھمنے مانا پھر بھی معجزہ نہیں ھو سکتا کیونکہ اکثر اوقات ایسا ھوتا ھی کہ دعائیں قبول ھو جاتی ھیں اور بارھا ھماری تمھاری دعائیں بھی قبول ھو گئی ھیں پھر کیا یہہ معجزہ سمجھا جاویگا ھرگز نہیں *

اور یہہ بھی ھم نہیں کہہ سکتے کہ آنحضرت ھی کی دعا سے آندھی آئی ھو کیونکہ محاصرہ میں عورت مرد بچے بچیاں جوان بوڑھے نیک بد سب کوئی موجود تھے اور سب بحالت اضطراب گریہ و زاری کرتے تھے اب کیا معلوم ھی کہ کسکی دعا قبول ھوئی ھر کوئی واویلا کر رھا تھا * یہہ معجزات ایسے نہیں جو روح کو اِطمینان بخشیں ھاں جہال اِن باتوں سے فریب میں آسکتے ھیں *

پانچواں معجزہ

سورہ انفال میں ھی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى * یعنے
تونے نہیں پھینکا جب پھینکا مگر خدا نے پھینکا — مفسرین کہتے
ھیں کہ جنگ حنین میں ایسا ھوا کہ آنحضرت نے ایک مشت
خاک پھینکي تھي وہ سب لشکري لوگوں کي آنکھوں میں جا پڑي —
مگر معالم التنزیل میں لکھا ھی وقیل ما رمیت بالرعب في قلوبھم
بالحصا ولکن اللہ رمی بالرعب في قلوبھم * یعنے تونے ای محمد اُنکے
دلوں میں رعب و خوف نہیں ڈالا جب کنکریاں پھینکي مگر خدا
نے دلوں میں خوف ڈالا یہہ دوسرے معنے ھوئے اِس آیت کے —
تیسرے معنے بیضاوي نے یہہ بتلائے انہ نزل في طعنۃ طعن بھا ابي
بن خلف یوم اُحد ولم یخرج منہ دم فجعل نحریر حتی مات *
یعنے یہہ آیت نازل ھوئي اُس نیزہ زني کي بابت جو آنحضرت
نے جنگ اُحد میں ابي بن خلف کے نیزہ مارا تھا اور اُس میں سے
خون نہ نکلا پس وہ خرّ خرّ کرتا ھوا مرگیا — چوتھے معنے بیضاوي
نے یہہ لکھے ھیں او رمیہ سھم رماہ یوم خیبر نحوالحص فاصاب
لبانہ بن الحقیق علی فراشہ * یعنے یہہ آیت نازل ھوئي ھی اُس
تیر کي بابت کہ آنحضرت نے خیبر کي لڑائي میں قلعہ کي طرف
پھینکا تھا پس لبانہ بن حقیق کے پلنگ پر جاکر اُسکے لگا — دیکھو
ایک معنے پر سب متفق نہیں ھیں اپنے اپنے دلکي تُک سب لگا رھے
ھیں ھمارے دوسرے قاعدہ کے موافق یہہ آیت کسي معجزہ کے
ثبوت کي دلیل قطعي نہیں ھو سکتي *

اور وہ جو کہتے ھیں کہ قرآن میں لکھا ھی فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْآيَاتِ یعنے جبکہ آیا اُنکے پاس ساتھہ آیات کے — تو اِس سے بھي معجزات ثابت نہیں ھو سکتے کیونکہ لفظ آیات بھي مشترک ھی قرآن کے فقروں کو بھي آیات کہتے ھیں اور نشانیوں کو بھي اور معجزات کو بھي * پس یہہ مشترک لفظ معجزات کے حق میں نص نہیں ھو سکتا — بعض لوگ کہتے ھیں کہ آنحضرت میں اگر معجزات نہ تھے تو کفار عرب اُنکو ساحر کس لئے کہتے تھے جواب یہہ ھی کہ یہہ لفظ ساحر بھي مشترک ھی اِسکے تین معنے منتہی الارب میں لکھے ھیں دانا و فریبي و جادوگر اور جہاں کہیں قرآن میں یہہ لفظ آیا ھی یہہ تینوں معنے وھاں چسپاں ھو سکتے ھیں پھر کس طرح معجزات کے معنوں میں یہہ لفظ نص ھو سکیگا * الغرض آنحضرت کے معجزات قرآن سے ھرگز ثابت نہیں ھو سکتے بلکہ برخلاف اِسکے یہہ بات ثابت ھوتي ھی کہ اُنکے پاس کوئي معجزہ نہ تھا چنانچہ سورہ عنکبوت میں ھی وَقَالُوا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ ط قُلْ اِنَّمَا الْاٰيَاتُ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُبِيْنٌ * یعنے کہتے ھیں عرب کے لوگ کہ خدا نے کیوں نہیں اُنکو معجزات دیئے کہدے ای محمد کہ معجزات خدا کے اختیار میں ھیں اور میں تو ڈرانیوالا ھوں ظاھراً — سورہ بني اسرائیل میں ھی وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا * اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيْلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

الانہارَ خلالہا تفجیراً اَو تسقط السَّمآءَ کما زعمت علینا کسفاً اَو تاتی باللّٰہ والملٰئکۃ قبیلاً * اَو یکون لک بیتٌ من زخرفٍ اَو ترقیٰ فی السَّماء ولن نؤمن لرقیک حتّٰی تنزّل علینا کتاباً نقرؤہٗ ط قل سبحان ربی ھل کنت الّا بشراً رسولاً * یعنے کہتے ھیں عرب کے لوگ کہ ھم ایمان نہ لاوینگے جب تک کہ ھمارے واسطے زمین سے پانی کا چشمہ جاری نہ کریگا — یا تیرے پاس باغ ھو کھجور اور انگور کا اُس میں تو نہریں جاری کرے یا گرادے تو ھمارے اوپر آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے جیسے کہ تو کہتا ھی یا خدا اور فرشتوں کو بلاوے — یا تیرے پاس ایک گھر ھو سنہرا — یا تو آسمان پر چڑھہ جاوے توبھی نہ ایمان لاوینگے مگر جبکہ اُتارلاوے تو ھمارے پاس ایک کتاب کہ ھم اُسکو پڑھیں کہہ ای محمد سبحان اللّٰہ مین کون ھوں مین تو ایک آدمی ھوں بھیجا ھوا — پھر سورہ اِنعام میں ھی واقسموا باللّٰہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم اٰیۃ لیؤمننّ بھا * قل انّما الاٰیات عند اللّٰہ وما یشعرکم انّھا اذا جاءت لا یؤمنون * اور بتاکید قسمیں خدا کی کھاتے ھیں کہ اگر اُنکو ایک نشانی بھی پہنچے تو البتہ وے مانیں تو کہدے ای محمد معجزات خدا کے پاس ھیں اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ھو اگر معجزے بھی آوینگے توبھی یہہ لوگ نہ مانینگے پھر سورہ انعام میں یہہ ھی قل لو ان عندی ماتستعجلون بہٖ لقضی

الامر بيني و بينكم * کہہ ای محمد اگر میرے پاس ہوتي وہ چیز
کہ تم جلدي مانگتے ہو (یعنے عذاب مراد معجزہ) تو میرا تمہارا فیصلہ
ہي ہو جاتا قصہ یہہ ہی کہ نضر ابن حارث اور رؤساء قریش نے
محمد سے کہا کہ ہمکو جو عذاب اِلٰہي سے ہمیشہ تم خوف دلاتے
ہو اگر تم کچھہ کرسکتے ہو تو کوئي عذاب ہمارے اوپر نازل کروادو
بیفایدہ نہ ڈرایا کرو یعنے وے لوگ طالب معجزہ کے ہوئے تو آپ
نے یہہ جواب دیا لوعندي الخ — پھر سورۂ بني اِسرائیل کے چھٹھے
رکوع میں ہی * وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ *
یعنے ہمنے محمد کو معجزات اور نشانیاں دیگر اِس لئے نہیں بھیجا
کہ اگلے لوگوں نے زمانۂ سابق میں دیگر انبیاء کے معجزات کي
تکذیب کي تھي اب خیال کرو کہ جو معجزات عرب والے طلب
کرتے ہیں وہ تو اُنکو نہیں دئے جاتے مگر فصاحت قرآن کا معجزہ
جس پر وہ ٹھٹھہ کرتے ہیں اور جسکے سبب آنحضرت کو شاعر
بتلاتے ہیں زبردستي معجزہ ٹھہرایا جاتا ہی بعض علماء محمدیہ
کہتے ہیں کہ اِن آیات میں جو نفي معجزات کي آئي ہی تو یہہ
خاص معجزات کي نفي ہی نہ عام معجزہ کي * عیسائي کہتے ہیں
کہ اگر قرآن کي کسي عبارت سے کوئي معجزہ بھي ثابت ہوجاتا تو
اُس وقت ہم لوگ اِس آپکي تقریر کو بھي قبول کرلیتے جبکہ
کہیں سے کوئي معجزہ بھي ثابت نہیں ہوتا تو ہم یہہ آپکي تقریر
کس طرح قبول کریں * ناظرین کي خدمت میں عرض ہی کہ یہہ

اعتراض مدت سے عیسائي کرتے رهے مولویوں نے بہت کچھہ لکھا مگر ان اعتراضات کے جواب آجتک کسي نے نہیں دئے اور معجزات کا ثبوت دلایل قطعي سے کوئي نہیں کرسکا اس لئے یہہ علامت نبوت کي آنحضرت میں پائي نہیں جاتي اگر کوئي شخص جواب دے سکے تو براہ مہرباني کچھہ لکھے *

فصل دوسري

آنحضرت کي پیش‌گوئیوں کے بیان میں واضح هو کہ پیش‌گوئي بهي ایک بڑي علامت نبوت کي هی 'اور اسکے یہہ معنے هیں کہ نبي کوئي ایسي بات بیان کرے کہ وہ آیندہ کو بموجب اُسکے بیان کے ظہور میں آوے بشرطا آنکہ وہ بیان از قسم معجزات هو نہ از قسم قیافہ و فراست اور موقع بیني کے *

پس جبکہ پیش‌گوئي کے معنے معلوم هو گئے تو اب واضح هو کہ آنحضرت نے کوئي پیش‌گوئي بهي نہیں کي اس لئے یہہ علامت بهي مفقود هوئي مولوي رحمت‌الله نے اس اعتراض کے دفع کرنے کے واسطے دس آیتیں قرآن کي ازالۃالاوهام میں لکهي هیں اور دعوی کیا هی کہ یہہ دس پیش‌گوئیاں آنحضرت نے دي هیں اور اُنکے بیان کے مطابق ظہور میں بهي آیا هی — مگر عیسائي کہتے هیں کہ یہہ دس مقام هرگز پیش‌گوئي نہیں هو سکتے اس لئے مفصل بیان کرتا هوں *

۱ پیش گوئي

سورۂ بني اِسرائیل میں هی—لَایَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ * یعنے قرآن کے برابر کبھي کوئي عبارت نه بناسکینگے * اِسکا جواب یهه هی که یهه دعوی هي غلط هی چنانچه پہلے معجزه کے بیان میں اِسکا ذکر هو چکا اور قرآن کے برابر بنا هوا بھي دکھلایا گیا اگرچه متعصب قبول نکرے پر منصف ضرور مانیگا *

۲ پیش گوئي

سورۂ روم میں هی وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ * فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ * یعنے رومي لوگ بعد مغلوب هونے کے تھوڑے دنوں میں پھر غالب هو جاوینگے—اِسکا جواب یهه هی که معنے پیش گوئي کے اِس پر صادق نهیں آتے اِس لئے یهه پیش گوئي نهیں هو سکتي یهه تو فراست اور قیافه اور موقع بیني کے طور پر بیان هوا هی تواریخوں میں دیکھو که جب فارسي لوگ روم پر غالب هو گئے تو سخت هل چل روم اور فارس کے درمیان واقع هو رهي تھي روم کي شان شوکت اور فارس کا تفرقه اور بد اِنتظامي دیکھکر جیسے که صدها مردم خیال کر رهے تھے ویسے هي آنحضرت نے بھي قرینه سے کهدیا که تھوڑے دنوں میں روم هي غالب هو جاویگي اگرچه اب فارسیوں نے اتفاقي فتح پالي هی * یهه پیش گوئي بطور معجزه نهیں هو سکتي—

اور کتب الهامیه کي پیش‌گوئیوں کي مانند بهي نهیں اور مولوي رحمت‌الله جو لفظ بضع کو به تکلف بیان کرتے هیں وه سب بناوت هی کیونکه اصل معنے بضع کے چند هیں مدت قلیل کے معنے دینا هی توبهي تعین نهیں هوتي هاں اگر دانیال نبي کي مانند جیسے اُسنے ستر هفته کي تعین کردي هی ایسي تعین هوتي تو پیش‌گوئي هو سکتي تهي ابهي تک قیافه و فراست هی نه پیش‌گوئي *

۳ پیش‌گوئي

سورهٔ فتح میں هی هُوَالَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ * یعنے وه خدا هی جسنے بهیجا اپنا رسول هدایت کے ساتهه اور دین حق تاکه غالب کرے اُس دین کو تمام جهان کے دینوں پر *

یهه پیش‌گوئي بهي غلط هی کیونکه یهه ظهور هي میں نهیں آئي اور دین اِسلام کو تمام جهان کے دینوں پر غلبه هي آج تک نهیں هوا غلبه کي دو صورتیں هو سکتي هیں اول تو یهه که اُمت کے باب میں غلبه هو یعنے تمام جهان کے دنیوں سے اِس دین کي اُمت زیاده هو جاوے سو ظاهر هی که یهه بات آجتک وقوع میں نهیں آئي کیونکه بوده کي قوم دنیا میں ۳ ارب هی هنود ۱۳ کرور هیں یهودي چالیس هزار هیں عیسائي ۳۱ کرور هیں مسلمان ۱۰ کرور سارے جهان میں شمار کئے گئے هیں بس غلبه بوده کي قوم کو هی

نہ مسلمانوں کو اور اگر اهل کتاب میں غلبہ تلاش کرو تو عیسائیوں کو مسلمانوں پر غلبہ هی—دوسری صورت غلبہ کی یہہ هی کہ دین اِسلام کو تقویت ذاتی میں غلبہ خیال کیا جاوے یعنے اِس طرح پر کہ دین اِسلام کے ثبوت کی دلایل اور اُسکی تعلیم ایسے مرتبہ پر هو کہ اُسکے معارضہ سے دیگر ادیان عاجز هو جاویں سو یہہ بھی صاف ظاهر هی کہ دین اِسلام ایسا قوی نہیں هی نہ اُسکے ثبوت کے دلایل اچھے هیں نہ اُسکی تعلیم اچھی هی چنانچہ بے تعصب دیندار آدمی دونوں مذهبوں کی کتابوں کو مقابلہ کرکے معلوم کر سکتا هی—بلکہ یہاں تک ضعیف هی کہ هنود بھی اُسپر اِعتراض سخت کرتے هیں اور اکثر علما و فضلا بعد تحقیق کے اِس مذهب کو چھوڑ چھوڑ عیسائی هوتے جاتے هیں همارے دیکھتے دیکھتے کئی ایک عالم جو محض طالب خدا تھے بعد تحقیقات عیسائی هو گئے اور جو کہو کہ اِس دین کو شمشیر کا غلبہ هی یہہ بھی باطل هی کیونکہ اُسکے شمشیر کا غلبہ مدت هوئی کہ جاتا رها * اور جب تھا تو صرف چند ملکوں میں تھا نہ تمام جہان میں *

۴ پیش گوئی

سند خلن المسجد الحرام انشاالله آمنین—یعنے اگر خدا چاهیگا تو تم مکہ میں داخل هو جاؤگے یہہ بھی پیش گوئی نہیں هو سکتی کیونکہ اول تو فراست کی بات هی دوسرے یہہ کہ اِس میں انشاالله کی قید هی اور ظاهر هی کہ تمسک وغیرہ وعدہ کے کاغذ

میں انشاءاللہ کی قید لگانے سے وعدہ باطل ہو جاتا ہی ایسی پیش گوئیاں تو ہم بھی اکثر کیا کرتے ہیں *

۵ پیش گوئی

سورۂ انفال میں ہی وَاِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ * یعنے وعدہ دیتا ہی تمکو اللہ تعالی دو جماعت میں سے کہ ایک تمکو ہاتھہ لگے *

۶ پیش گوئی

سورۂ نور میں ہی لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ * یعنے خلیفہ بناؤنگا میں اُنکو زمین میں *

۷ پیش گوئی

سورۂ احزاب میں ہی قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ * یعنے جبکہ مسلمانوں نے احزاب کو دیکھا تو کہا یہہ وہی ہی جسکا وعدہ اللہ اور رسول نے ہم سے کیا تھا *

۸ پیش گوئی

سورۂ فتح میں ہی سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِي بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ

اَوْ یُسْلِمُوْنَ * یعنے بلائے جاؤ گے تم سخت لوگوں کي طرف تم اُنسے لڑوگے یا وہ مسلمان ھو جاوینگے، *

۹ پیش گوئي

سورۂ فتح میں ھی وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَھَا * یعنے خدا نے تم سے وعدہ کیا ھی کہ بہت مال لوٹ کا تمکو دیگا تم اُسکو لوگے *

۱۰ پیش گوئي

سورۂ قمر میں ھی سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ * یعنے بھاگ جاویگي جماعت پیٹھہ پھیرکر یہہ چھہ پیش گوئیاں ایسي ھیں کہ معنے پیش گوئي کے اِن پر ھرگز صادق نہیں آتے یہہ تو لشکرکشوں کي باتیں ھیں اپني فوج کي تسلي اور تشفي اور ڈھارس دینے کے واسطے تمام جہان کے لشکرکش ایسي ھي تقریریں کیا کرتے ھیں اور جو ایسي باتیں نکریں تو فوج ھرگز تندھي سے نہیں لڑا کرتي — اور جو بموجب بیان اُن لشکرکشوں کے ویساھي وقوع میں بھي آوے یعنے فتح بھي ھو جاوے اور لوٹ کا مال بھي دستیاب ھو تو کیا اُن لشکرکشوں کي یہہ پیش گوئیاں ھو جاوینگي اور وہ نبي قرار دئے جاوینگے ھرگز نہیں یہہ سب قیافہ اور فراست اور موقع بیني اور حکمت عملي ھی پیش گوئي اِسکو نہیں کہتے کتب مقدسہ یعنے اِنجیل و توریت کے اندر جو پیش گوئیاں مذکور ھیں وھاں پر فراست اور قیافہ کو دخل نہیں

هی وہ معجزات کے قسم سے هیں اور جو جو مقام وهاں پر اِس قسم کے هیں اُنکو هم پیش گوئي هي قرار نهیں دیتے چنانچہ باب دویم میں کتب مقدسہ کي کچھہ پیش گوئیاں ناظرین پر ظاهر هونگي *

فصل تیسري خبروں کے بیان میں

عیسائي کهتے هیں کہ محمد صاحب کي خبر اگلي کتابوں میں هوني چاهئے مولوي رحمت اللہ وغیرہ کهتے هیں کہ ثبوت نبوت کے واسطے نبي سابق کي خبر کي ضرورت نهیں هی ورنہ موسیٰ و اِبراهیم و آدم وغیرہ کے واسطے خبر سابقہ کي ضرورت پڑیگي اور اُنکي خبر کهیں نهیں هی — عیسائیوں کا جواب یہہ هی کہ نبي کے واسطے خبر کي ضرورت نهیں مگر شفیع اُمت کے واسطے خبر سابق کي سخت ضرورت هی اِبراهیم و موسیٰ وغیرہ شفیع اُمت نہ تھے نہ اُنهوں نے شفیع هونے کا دعویٰ کیا مگر محمد نے شفیع اُمت هونے کا دعویٰ کیا هی اور اپنے تئیں شفیع المذنبین قرار دیا هی اِس لئے اُنکے واسطے خبر سابق کا هونا نهایت ضروریات سے هی اور اگر ایسے نبي مدعي شفاعت کي تصدیق کا هونا کتب سابقہ میں ضرور نہ هوتا تو محمد خود قرآن میں اپني پیش خبري کي نسبت یہہ آیت نہ لکھتے

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِي اِسْرَائِیْلَ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَیْنَ یَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَ مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَاْتِي مِنْ بَعْدِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ ط

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ * سورہ صف میں یہہ
آیت مذکور ہی ترجمہ اِسکا یہہ ھی اور جب کہا عیسیٰ مریم کے
بیٹے نے ای بني اسرائیل میں بھیجا ھوا آیا ھوں الله کا تمھاري
طرف تصدیق کرتا ھوا اُس کتاب کي جو مجھسے پہلے آئي ھی
یعنے توراۃ اور خوشخبري سناتا ھوا ایک رسول کي جو مجھسے
پیچھے آویگا نام اُسکا احمد ھوگا * پس جبکہ اُنکو معجزے دکھلائے
تو وے لوگ بولے یہہ صریح جادو ھی * اب محمدیوں کو غور کرنا
چاھئے کہ محمد کو یہہ کہنا نہایت ضرور تھا کہ میري خبر توراۃ میں
پہلے سے آئي ھی اور حضرت عیسیٰ نے میري خبر دي ھی کیونکہ
وہ خوب طرح جانتے تھے کہ اگر یہہ نہ کہونگا تو میري شفاعت کا
کوئي مقر نہوگا پھر مولوي رحمت الله یا اور کوئي محمدي کس طرح
کہہ سکتا ھی کہ ثبوت نبوت محمد کے واسطے پیش‌خبري کا ھونا
ضرور نہیں ھی جسکے مدعي محمد خود ھیں حال‌آنکہ حضرت
عیسیٰ نے کہیں ایسا نہیں فرمایا اِسکا ثابت کرنا محمدیوں پر
موافق دعوی محمد کے ضرور ھی * مولوي آل‌حسن وغیرہ نے سابق
میں چند مقام اِنجیل و توریت کے بتلائے چنانچہ لفظ فارقلیط یعنے
وہ تسلي دینیوالا جو ھمیشہ تمھارے ساتھہ رھیگا مگر اُسي اِنجیل
سے ثابت ھو گیا کہ وہ روح‌القدس ھی کوئي قرینہ کہیں پایا نہیں
جاتا جس سے ھم یہہ کہیں کہ محمد کي نسبت یہہ خبر ھی *
دوسرا مقام یہہ بتلایا کہ یوحنا کے ۱۴ باب آیت ۳۰ میں لکھا ھی
کہ اِس جہان کا سردار آتا ھی اور مجھہ میں اُسکي کوئي چیز

نہیں * مگر جب کہ عیسائیوں نے سمجھایا کہ یہاں پر مراد سردار سے شیطان ھی تو مسلمان چپ کرگئے اِسي طرح اور بھي چند مقام پیش کئے تھے مگر پادري فانڈر صاحب نے صاف صاف اُن آیتوں کا مطلب کہدیا * اب مولوي رحمت‌الله نے اُن مقام میں سے بعض کو تو چھوڑ دیا اور بعض اور اور آیتیں توریت و اِنجیل کي جو کسي طرح محمد صاحب کے حق میں نہیں ھوسکتي ھیں نکالکر ازالته‌الاوھام میں لکھي اور وہ سب مقام ۲۳ ھیں اِنھیں کو ۲۳ برھان قرار دئے ھیں حال‌آنکہ برھان وہ ھی جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ھو اور یہہ † بالکل توھمات ھیں چنانچہ ھر ایک مقام کو مفصل لکھتا ھوں *

پہلي خبر

کتاب پیدایش باب ۱۶ آیت ۱۰ سے ۱۲ تک * پھر خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ میں تیري اولاد کو بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گني نہ جائیگي * اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ھی اور ایک بیٹا جنیگي اُسکا نام اِسماعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھہ سن لیا * وہ وحشي آدمي ھوگا اُسکے ھاتھہ سب کے اور سب کے ھاتھہ اُسکے برخلاف ھونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بودباش کریگا *

---

† یعنے وہ مطالب جو اُن آیات سے مولوي صاحب نے اپنے ذھن سے نکالے ھیں سب توھمات ھیں *

مولوي رحمت‌الله

کہتے هیں کہ یہہ محمد کي خبر هی کیونکہ هاجرہ سے براہ مہربانی وعدہ کیا جاتا هی * پس ضرور اچھا وعدہ هوگا اور یہہ صریح اِشارہ هی کہ اُسکي اولاد سے ایک نبي جو برخلاف هو بني اِسحاق کے پیدا هوگا *

هم کہتے هیں

اولا مولوي‌صاحب پر واجب هی کہ کوئي ایسا کلیہ قاعدہ همکو بتلاویں جس سے معلوم هو کہ جب کسي کے ساتھہ براہ مہربانی خداتعالیٰ کوئي وعدہ فرماوے تو وہ ضرور نبوت هي کا وعدہ هوا کرتا هی سواء اِسکے اور کوئي وعدہ هوهي نہیں سکتا اور جبکہ یہہ بات نہیں هی تو ذرا غور سے اُوپر نیچے کي آیتوں کو دیکھو کہ یہہ کسي نبي کي خبر نہیں هی بلکہ مراد یہہ هی کہ جب هاجرہ نے سارہ کي نسبت گستاخي کي اور سارہ نے اُس پر تشدد کیا تو وہ بھاگ گئي لیکن نہایت غمگین اور رنجیدہ خاطر تھي پس خدا نے اُسکي تسلي کي اور کہا تیرے ایک لڑکا پیدا هوگا اُس سے بہت اولاد هوگي یعنے تو اکیلي آوارہ نرهیگي پھر وہ لڑکا وحشي هوگا اور اُسکي وحشت کا یہہ بیان هی کہ سب کے برخلاف اُسکے هاتھہ هونگے یعنے اُسکي اولاد رهزن هوگي چنانچہ ابتک عرب کے لوگ رهزن هیں اور یہہ جو مولوي رحمت‌الله کہتے هیں کہ رهزني خصوصیت عرب کي نہیں دنیا میں اور لوگ بھي یہہ کام کرتے هیں یہہ

مولوي صاحب کا تعصب هی اِس لئے کہ عرب بیشک بہت بڑے رهزن هیں اور قدیم‌الایام سے آجتک رهزني کرتے آئے هیں چنانچہ تازي بمعني تاخت آرندہ یعنے لوتیرا اُنکا لقب کتب فارسي میں مقرر هی علاوہ ازیں پیدایش کا ۲۱ باب آیت ۱۰ سے ۱۳ تک مولوي صاحب کے مطالعہ میں نہیں آئي کیونکہ اُس میں لکھا هی کہ خدا نے ابراهیم سے کہا کہ وہ بات اِس لڑکے اور تیري لونڈي کي بابت تیري نظر میں بري نہ معلوم هو سب کچھہ جو سارہ نے تجھے کہا مان کیونکہ تیري نسل اسحاق سے کہلاویگي اور اُس لونڈي کے بیٹے سے بهي میں ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ تیري نسل هی * پهر پیدایش کا ۱۷ باب آیت ۱۹ سے ۲۱ تک لکھا هی خدا نے کہا کہ اِسماعیل سے بارہ سردار نکالونگا لیکن همیشہ کا عہد اسحاق سے کرونگا * پهر ۲۲ باب آیت ۱۶ سے ۱۹ تک مذکور هی جب ابراهیم اسحاق کو قرباني کرنے پر طیار هوگیا تو خدا نے قسم کهائي کہ میں تیري نسل کو برکت پر برکت دونگا اور ساري زمین کي قومیں تیري نسل سے برکت پاوینگي * پهر ۲۵ باب کي آیت ۵ و ۶ میں هی کہ ابراهیم نے اپنا سب کچھہ اسحاق کو دیا اور سب باندي زادوں کو انعام دیکر جیتے جي بیدخل کردیا * پهر ۲۶ باب کي آیت ۳ سے ۵ تک میں لکھا هی کہ بعد موت ابراهیم کے اسحاق سے خدا نے کہا کہ تیرے باپ نے میرا حکم مانا اِس لئے میں تیرے ساتھہ رهونگا اور اپني قسم تجھہ میں پوري کرونگا دنیا کي سب قومیں تیري نسل سے برکت پاوینگي * الغرض یہہ وعدہ خدا کا جو ابراهیم سے تها سلسلہ‌وار ابراهیم سے داؤد تک اور داؤد سے یسوع مسیح

تک پہنچتا ھی اور اکثر انبیاء کي زبان پر بھي جاري رھا ھی * اسماعیل بیچارہ کي نسبت کسي طرح ثابت نہیں ھو سکتا . خود اسماعیل کي نبوت تورات سے ثابت نہیں ھوتي چہ جاے کہ اُسکي اولاد سے نبي ھوں *

دوسري خبر

کتاب استثنا باب ۱۸ و آیت ۱۵ میں ھی خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ھي درمیان سے تیرے ھي بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبي قایم کریگا * پھر اِسي باب کي ۱۸ آیت میں ھی کہ میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھسا ایک نبي قایم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منھہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں فرماؤنگا وہ اُنسے کہیگا اور ایسا ھوگا کہ جو کوئي میري باتوں کو جنھیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے تو میں اُس سے مطالبہ کرونگا *

مولوي آل‌حسن و رحمت‌الله کہتے ھیں کہ یہہ آیات محمد صاحب کي شان میں ھیں اور عیسائي کہتے ھیں کہ حضرت عیسیٰ کي شان میں ھیں مسلمانوں کا بیان یہہ ھی کہ لفظ برادران سے نبي اسماعیل مراد ھوني چاھئے اور اُس نبي کو موسیٰ سے مشابہت بھي چاھئے چنانچہ اُنھوں نے اپنے ذھن میں محمد صاحب کو موسیٰ سے چند احکام شرعیہ میں مناسبت بھي دي ھی اور لفظ مطالبہ بھي پکڑا ھی اور کہتے ھیں کہ مطالبہ سے مراد مطالبہ دنیاوي ھی یعنے تعزیر وغیرہ * عیسائي یوں کہتے ھیں کہ حضرت

عیسیٰ محمد صاحب کي پیدایش سے چهه سو برس پیشتر اِس خبر کو اپنے حق میں بتلا چکے هیں * اور حواري بهي اِس خبر کو بار بار مسیح کے حق میں بیان کرچکے هیں چنانچه یوحنا کے ۵ باب آیت ۴۶ میں هی اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجهه پر بهي لاتے اِس لئے که اُسنے میرے حق میں لکها هی لیکن جب تم اُسکي لکهي هوئي بات پر ایمان نهیں لاتے تو میري باتوں پر کیونکر ایمان لاؤگے * پهر یوحنا کے پهلے باب کي آیت ۴۵ میں هی فیلبوس نے نتهنئیل سے کہا که جسکا ذکر موسیٰ نے توریت میں. اور اوٗر نبیوں نے کیا هی همنے اُسے پایا وه یوسف کا بیٹا یسوع ناصري هی * پهر لوقا کے ۲۴ باب آیت ۲۷ میں هی اور موسیٰ سے لیکر سب نبیوں کي وه باتیں جو سب کتابوں میں اُسکے حق میں هیں اُنکے لئے بیان کیں * پر اعمال کے ۷ باب آیت ۳۷ میں هی یهه وهي موسیٰ هی جسنے بني اسرائیل کو کہا که خداوند تمهارا خدا تمهارے بهائیوں میں سے تمهارے لئے ایک نبي میرے مانند اُٹهاویگا اُسکي سنو * پهر اعمال کے ۳ باب آیت ۲۲ میں هی موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا که خداوند جو تمهارا خدا هی تمهارے بهائیوں میں سے تمهارے لئے ایک نبي میرے مانند اُٹهاویگا * پس اب هم اِن سب نبیوں کو جهوٹها ٹهہراکر مولوي صاحب کي بیدلیل بات کیونکر تسلیم کریں کیونکه همکو کتب الهامیه سے بڑي سند مل چکي هی که یهه آیات ضرور حضرت عیسیٰ کے حق میں هیں نه محمد صاحب کے اور لفظ برادران جس سے مولوي صاحب بني اسماعیل مراد لیتے هیں یهه بهي بڑا تکلف هی * پادري فانڈر صاحب نے میزان الحق میں اِسکو خوب

واضح کردیا هی علاوہ ازیں بني اسرائیل آجتک بني اسماعیل کو اپنا
بهائي قرار نهیں دیتے بلکہ غیر قوم جانتے هیں * اب رهي تشبیهہ
سو حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ سے کمال درجہ کي تشبیهہ هی
مولوي رحمت‌الله و آل‌حسن جو احکام شرعیہ میں محمد صاحب
کو تشبیهہ دیتے هیں یہہ محض غلط هی کیونکہ وہ سب احکام
جو محمدي تعلیم میں مذکور هیں سب موسیٰ هي کي شریعت هی
اور توریت هي سے انتخاب هوکر خواہ عمداً خواہ تواردا ً قرآن میں
لکھے گئے هیں یہہ تشبیهہ موسیٰ سے نهیں هو سکتی تشبیهہ
کمالات میں دینا چاهئے * پس دیکھو کہ کمالات میں موسیٰ کے مانند
محمد صاحب هیں یا حضرت عیسیٰ هیں موسیٰ جب پیدا هوئے
تو بچوں کو فرعون نے مارا مسیح جب تولد هوئے هیرود نے
بیت‌اللحم کے لڑکوں کو قتل کیا موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر بهوکها
رها مسیح بهي چالیس رات دن پہاڑ پر بهوکها رها موسیٰ کا منهہ
خدا کے جلال سے چمکنے لگا مسیح کا چهرہ بهي خدا کے جلال سے
چمکنے لگا پهر موسیٰ ایک جسماني شریعت لایا مسیح اُس سے بڑهکر
خدا کا فضل اور روحاني شریعت لایا موسیٰ نے عجیب غریب
معجزہ دکهلائے مسیح نے اُس سے زیادہ عجیب معجزات دکهلائے
الغرض کمالات ذاتیہ میں مشابهت درکار هی سو مسیح میں کماحقہ
موجود هی محمد صاحب میں هرگز مشابهت موسوي ثابت نهیں
هوتي اور احکامات شرعیہ کي تشبیهہ بالکل ناقص هی علاوہ ازیں
اُسي باب کے ۱۵ سے ۱۹ آیت تک خود موسیٰ نے اِس مشابهت کا
ذکر کر دیا هی کہ وہ آیندہ نبي کس طرح کي مشابهت رکهیگا *

رها مطالبه اگر تمهارے قول کے مطابق مطالبه دنیاوي مراد لیں توبهي یهه صفت مسیح میں هی نه محمد میں کیونکه جن لوگوں نے مسیح کی نه سني اُن سے خدا تعالی نے بڑا مطالبه کیا چنانچه قیامت کا نمونه یروشلم کي تباهي میں دکهلا دیا اور وہ یهودي جو مسیح کے برخلاف تهے برباد هوئے آجتک پراگندہ اور بیعزت مارے مارے پهرتے هیں سوا اُنکے اور لوگ بهي جو مسیح کے برخلاف هیں بالکل جهان سے گهٹتے اور بحالت تنزل تباہ هوتے جاتے هیں خداوند تعالی مسیح کے لوگوں کو جهان میں ایسي ترقي اور رونق دے رها هی که اتهارہ سو برس میں دیکهو کیا کچهه ترقي هوئي یهه خبر کسي طرح محمد کے شان میں نهیں هو سکتي ضرور مسیح کے حق میں هی *

تیسري خبر

استثنا کا ۳۲ باب آیت ۲۱ میں هی اُنهوں نے اُسکے سبب سے جو خدا نهیں مجهے غیرت دلائي اور اپني باطل باتوں سے مجهے غصه دلایا سو میں بهي اُنهیں اُس سے جو گروہ نهیں غیرت میں ڈالونگا اور ایک بے عقل قوم سے اُنهیں خفا کرونگا *

مولوي رحمت الله کهتے هیں که بے عقل قوم سے مراد عرب هیں یعنے اُن میں نبي پیدا کرونگا عیسائي کهتے هیں که پهلي خبر میں جو لفظ برادران تها اُسکے سبب سے مولوي صاحب بني اسرائیل کے بهائي بنے تهے اب اِس خبر کے لینے کو غیر قوم بن گئے شاید مولوي صاحب کے نزدیک اجتماع ضدین جایز هی * واضح هو که یهه

کسي نبي کي خبر نہیں ھی بلکہ یہہ مطلب ھی کہ غیر قومیں ایمان لاوینگي اِس لئے اُن بني اسرائیل کو جو ایمان نہیں لائے غیرت ھوگي چنانچہ یہي ھوا جیسے متي کے ۸ باب آیت ۱۰ میں لکھا ھی کہ یسوع نے تعجب کرکے فرمایا کہ میں نے بني اسرائیل میں بھي ایسا ایمان نہ پایا میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ بہتیرے پورب و پچھم سے آوینگے اور ابراھیم و اسحاق اور یعقوب کے ساتھہ آسمان کي بادشاھت میں بیٹھینگے * یہہ کتني بڑي غیرت اُنکے واسطے ھوگي علاوہ ازیں اِس مقام کو پولوس رسول نے رومیوں کے ۱۰ باب آیت ۱۹ سے ۲۱ تک صاف بیان کردیا ھی * کہ پھر میں تمھیں کہتا ھوں کہ کیا اسرائیل آگاہ نہوا پہلے موسیٰ نے ذکر کیا کہ میں اُنسے جو قوم نہیں ھیں تم کو غیرت دلاؤنگا اور قوم نادان سے تمھیں غصہ پر لاؤنگا پھر یشعیاہ بے پرواہ ھوکے صاف کہتا ھی کہ جنھوں نے مجھے نہیں ڈھونڈھا پا گئے اور جنھوں نے مجھے نہیں پوچھا اُن پر میں ظاھر ھوا پر اسرائیل کے حق میں کہتا ھی کہ تمام دن اپنے ھاتھہ ایک قوم کے لئے جو نافرمانبردار اور حجتي ھی بڑھائے ھوئے ھوں * پھر اِسي خط کے ۱۱ باب آیت ۱۱ میں ھی نجات غیرقوموں کو ملي تاکہ اُنھیں اُنسے غیرت آوے * اب دیکھو کہ پولوس رسول اِس خبر کو اُن غیرقوموں کے حق میں بیان فرماتے ھیں کہ جو مسیح پر ایمان لائے پھر ھم مولوي صاحب کي تقریر بیدلیل اور باتکلف محض بیجا کس طرح تسلیم کریں کہ عرب سے مراد ھی اور کسي نبي کي خبر ھی حالانکہ کوئي قرینہ بھي نہیں *

چوتھي خبر

۴۵ زبور تمام * مولوي رحمت‌الله فرماتے هیں که اِس زبور میں صفات مندرجه ذیل مذکور هیں اور یهه سب صفات محمد صاحب میں موجود تهیں چنانچه مولوي صاحب نے هر ایک صفت کي کچهه کچهه تشریح بهي قرآن و حدیث سے اپني کتاب میں ذکر کي هی صفات یهه هیں — حسن — فصاحت — پهلواني — شمشیر و تیراندازي — امور عجیبه کا اُس سے ظهور میں آنا امراء کا اُسکو تحایف بهیجنا — اُسکے فرزندوں کا امیر هونا — پشت در پشت اُسکے نام کا اِشتهار هونا — گروه هاے جهان کا مطیع هونا — بنات سلاطین کا اُسکے گهر میں داخل هونا — اُسکي تعریف جهان میں ابدالاباد هونا *

هم کهتے هیں که مولوي صاحب کتب مقدسه کے مطالب سے بخوبي واقف نهیں هیں اور کلام رباني کي اصطلاحات سے بهي خبردار نهیں ورنه اِس خبر کو جو حضرت عیسیٰ کے شان میں هی محمد صاحب پر هرگز نه جماتے چنانچه هم اِسکا بیان کرتے هیں ناظرین کو چاهئے که زبور کو کهولکر دیکهیں که لکها هی تو حسن میں بني آدم سے کهیں زیاده هی محمد صاحب حسن میں بني آدم سے هرگز زیاده نه تهے هاں خوبصورت هونگے پر نه اِسقدر که بني آدم سے فوقیت لیجاویں اور وه جو مولوي صاحب فرماتے هیں که ابوهریره و ابوهاله نے اُنکے حسن کا ذکر کیا هی

بیشک اُنکے حدیث میں کچھه اُنکے حسن کا مذکور هی لیکن اُنهوں نے یهه نهیں کها که محمد صاحب بني آدم سے حسن میں کهیں زیاده تهے اگر بني آدم سے حسن میں زیاده هوتے تو اکثر صحابه اِس عجیب بات کا ذکر ضرور کرتے یهه لوگ اصحاب صفه † میں سے تهے یهه تعریف نکریں تو اور کون کرے * واضح هو که یهه صفت حضرت عیسیٰ کي هی داؤد کهتا هی که تو حسن میں بني آدم سے کهیں زیاده هی یعنے اگرچه تو اپنے تئیں بني آدم کهیگا لیکن تو حسن میں بني آدم سے کهیں زیاده هی بني آدم کا یهه منصب نهیں جو تیرا منصب هی تو اُلوهیت کے درجه میں هی جو که بني آدم سے زیاده مرتبه هی یوحنا رسول پهلے باب کي آیت ٥ میں کهتا هی نور تاریکي میں چمکتا هی اور تاریکي نے اُسے دریافت نه کیا پهر ٣ باب آیت ١٩ میں کهتا هی نور جهان میں آیا اور انسان نے تاریکي کو نور سے زیاده پیار کیا * پهر ٨ باب آیت ١١ میں هی تب یسوع نے اُنهیں کها جهان کا نور میں هوں *

تیرے هونٹهوں میں فضل بتایا گیا هی * مولوي رحمت الله کهتے هیں که یهه محمد صاحب کي فصاحت کا ذکر هی * میں کهتا هوں که محمد صاحب میں صرف لفظي فصاحت تهي اُس پر بهي عرب همیشه اعتراض کرتے رهے مضامین عالیه محمد صاحب سے کبهي سرزد نهیں هوئے جو که اصلي فصاحت اور بلاغت هی اُنکي تعلیم جب که عرب نے سني تو اُنکو شاعر یا مجنون یا ساحر بمعني فریبنده کها مگر حضرت عیسیٰ کي ایسي فصاحت تهي که حکماء یونان بهي

† اصحاب صفه وه هوتے هیں جو بامید طعام دروازه پر بیٹهے رهتے هیں *

حیران ھوگئے اور کوئي اُنکو فریبندہ یا شاعر یا مجنون نه کہه سکا
اور آج تک علماء و حکماء جو بنظر اِنصاف مسیح کي تعلیم کو دیکھتے
ھیں حیران ھوجاتے ھیں اور کبھي اُسپر اِعتراض نہیں کرسکتے *
دیکھو لوقا کے ۴ باب آیت ۲۲ میں ھی — اُن عمدہ باتوں سے جو
اُسکے منہه سے نکلتي تھیں تعجب کرکے کہا کیا یہه یوسف کا بیٹا
نہیں — اور متي کے ۱۳ باب آیت ۵۴ میں ھی ایسي تعلیم دي که
وے حیران ھوئے اور کہنے لگے که اِسنے یہه حکمت و معجزے کہاں
سے پائے — پھر مرقس کے ۶ باب آیت ۲ میں اور لوقا کے ۲ باب آیت
۴۷ میں اور یوحنا کے ۶ باب آیت ۴۲ میں دیکھو که حضرت مسیح
کي فصاحت کا ذکر لکھا ھی سواء اِسکے یہه کتنا بڑا فضل اُسکے
ھونٹھوں میں تھا که اُسکے حکم سے اندھوں کي آنکھیں لنگڑوں کي
ٹانگیں گونگونکي زبان لگ جاتي تھي اُسکے ھونٹھوں کے حکم سے
مردے جیتے تھے پلید روحیں نکلتي تھیں اُسکے ھونٹھوں کے فضل
سے روٹیوں میں برکت ھوتي تھي ھوائیں تھم جاتي تھیں دریا موج
سے باز رھتے تھے لوگوں کے گناہ معاف ھوتے تھے اُسکے منہه کے حکم
سے دوسرے لوگ بھي معجزے کرتے تھے * بھلا اب اِنصاف کرو که
حضرت مسیح کے ھونٹھوں میں فضل تھا یا محمد صاحب کے جن
سے کبھي بھي کوئي معجزہ نه کوئي برکت ظھور میں آئي — اى پھلوان

تو جاہ و جلال سے اپني تلوار حمایل کرکے اپني ران پر لٹکا —
مولویصاحب کہتے ھیں که ایک دفعه محمد صاحب نے ابوالاسد
پھلوان کو کشتي میں مارا تھا اِس لئے وہ پھلوان ھوئے اور تلوار بھي
اُنھوں نے باندھي ھی حضرت مسیح نے کبھي نہیں باندھي —

بیشک اُنکے حدیث میں کچھہ اُنکے حسن کا مذکور ھی لیکن اُنھوں نے یہہ نہیں کہا کہ محمد صاحب بني آدم سے حسن میں. کہیں زیادہ تھے اگر بني آدم سے حسن میں زیادہ ھوتے تو اکثر صحابہ اِس عجیب بات کا ذکر ضرور کرتے یہہ لوگ اصحاب صفہ † میں سے تھے یہہ تعریف نکریں تو اور کون کرے * واضح ھو کہ یہہ صفت حضرت عیسیٰ کي ھی داؤد کہتا ھی کہ تو حسن میں بني آدم سے کہیں زیادہ ھی یعنے اگرچہ تو اپنے تئیں بني آدم کہیگا لیکن تو حسن میں بني آدم سے کہیں زیادہ ھی بني آدم کا یہہ منصب نہیں جو تیرا منصب ھی تو اُلوھیت کے درجہ میں ھی جو کہ بني آدم سے زیادہ مرتبہ ھی یوحنا رسول پہلے باب کي آیت ٥ میں کہتا ھی نور تاریکي میں چمکتا ھی اور تاریکي نے اُسے دریافت نہ کیا پھر ٣ باب آیت ١٩ میں کہتا ھی نور جہان میں آیا اور انسان نے تاریکي کو نور سے زیادہ پیار کیا * پھر ٨ باب آیت ١١ میں ھی تب یسوع نے اُنھیں کہا جہان کا نور میں ھوں *

تیرے ھونٹھوں میں فضل بتایا گیا ھی * مولوي رحمت الله کہتے ھیں کہ یہہ محمد صاحب کي فصاحت کا ذکر ھی * مین کہتا ھوں کہ محمد صاحب میں صرف لفظي فصاحت تھي اُس پر بھي عرب ھمیشہ اعتراض کرتے رھے مضامین عالیہ محمد صاحب سے کبھي سرزد نہیں ھوئے جو کہ اصلي فصاحت اور بلاغت ھی اُنکي تعلیم جب کہ عرب نے سني تو اُنکو شاعر یا مجنون یا ساحر بمعني فریبندہ کہا مگر حضرت عیسیٰ کي ایسي فصاحت تھي کہ حکماء یونان بھي

† اصحاب صفہ وہ ھوتے ھیں جو بامید طعام دروازہ پر بیٹھے رھتے ھیں *

محمد صاحب نے کوئي هیبتناک کام نهیں دکهایا معجزه تک کوئي اُن سے صادر نهیں هوا یهه هیبتناک کام سواے حضرت عیسیٰ کے کس نے دکهلائے اور وه جو مولوي صاحب نے لکها هی کہ جنگ حنین میں ایک مشت خاک محمد صاحب نے پهینکي تهي سب مخالفونکي آنکهوں میں جا پڑي یهه هیبتناک کام هوا — واضح هو کہ یهه معجزه هي غلط هی چنانچہ اِسکا بیان اُوپر هوچکا هی کہ کهیں سے اِس معجزے کا وقوع ثابت نهیں البتہ اُنکي ایک غیر معتبر حدیث میں تو آیا هی لطف یهه هی کہ بار بار عیسائیوں نے مولوي صاحب سے کها کہ احادیث کي سند همکو نہ دو کیونکہ وه بالکل مبحث سے خارج اور غیر معتبر هیں تاهم مولوي صاحب بے دهڑک حدیث پیش کردیتے هیں پس واضح هو کہ یهه جنگ حنین میں خاک ڈالنے کا قصہ قرآن سے مفهوم نهیں هوتا اِس لئے نامعتبر هی —

اَی خدا تیرا تخت ابدالاباد هی تیري سلطنت کا عصا راستي کا عصا هی تونے صدق سے دوستي اور شر سے دشمني کي هی اِسي لئے خدا نے جو تیرا خدا هی خوشي کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیاده تجهے معطر کیا یعنے مسیح کیا — اِن آیتوں میں اُس آنیوالے کو داؤد نے خدا کها هی پس کیا محمد صاحب خدا تهے نعوذ باللہ یهه تو صاف مسیح کے حق میں هی اور یهه بهي لکها هی کہ تیري سلطنت کا عصا راستي کا عصا هی محمد صاحب کي سلطنت کا عصا لوهے کي مجازي تلوار تهي لیکن مسیح نے راستي کے ساتهہ اپني روحاني سلطنت قایم کي هی — بادشاهونکي بیٹیاں تیري عزت والیوں

میں هیں اُوپر کي آٹھویں آیت میں اُس شادي کا اِشارہ هی جوکه
مسیح اور اُسکي کلیسیا کے درمیان هونےوالي هی جسکا ذکر کتب
مقدسه کے کئي مقاموں سے صاف ظاهر هی اِسي طرح اِس نویں
آیت میں بھي شادي کا مذکور هی جو که کلیسیا کے ساتھه مسیح
کي شادي هوگي اور یهه پیش‌خبري اُسوقت پوري هوگي که جب
پھر مسیح تشریف لاوینگے *

یہاں پر یهه مراد هی که بادشاهونکي بیٹیاں یعنے نہایت نیکبخت
وپارسا عورتیں تیرے پیش‌بہاؤں میں هیں یعنے تیرے برگزیدوں میں
جن سے تو راضي هی نه یهه که تیري مجازي جوروین هیں واضح
هو که مسیح کلیسیا کا دولہ کہلاتا هی اور کلیسیا کو زن و دولہن سے
کتب مقدسه میں تشبیهه دیگئي هی اور یهه نہایت دقیق بات هی
جو لوگ کتب مقدسه کے مطالب سے خوب واقف هیں اِس لطف
کو وهي سمجھینگے—علاوہ ازیں بادشاهوں کي بیٹیاں بمعني بادشاہ
لوگ بھي آیا هی چنانچه میکا کا ۴ باب آیت ۸ میں هی صیہون
کي بیٹي کي حصین گڑهه یعنے صیہون کے باشندوں کي حصین گڑهه—
پھر اِسي باب اِسي آیت میں هی یروشلم کي بیٹي تک—یعنے
یروشلیم کے باشندہ تک اِسیطرح بادشاهونکي بیٹیاں بمعنے بادشاہ
لوگ آیا هی یهه تو کتب مقدسه کا عام محاورہ هی بہت جگهه یهه
الفاظ آئے هیں اور وهاں پر دختران کے معنے نہیں هوسکتے فتامل—
اور یهه جو مولوي رحمت‌الله کہتے هیں که شہربانوں اِیران کے
بادشاہ کي بیٹي امام حسین کے ساتھه عقد کي گئي تھي اِس لئے
یهه خبر محمد صاحب کے حق میں هی محض واهیات بات هی

اور جو یہي بات هو تو بہت لوگوں نے بادشاهوں کي لڑکیوں سے شادیاں کي هیں چاهئے که وہ نبي هوں یا اُنکے باپ دادے نبي قرار دئے جاویں *

ملکه اوفیر کے سونے سے آراسته هوکر تیرے دهنے هاتهه کهڑي هی اوفیر کسي جگهه کا نام هی جہاں سے سلیمان کي سلطنت میں سونا آتا تها مراد یہه هی که غیر قومیں بهي اپنے اعمال یا اپنے ایمان کے سونے سے آراسته هوکر تیرے حضور میں کهڑي هونگي خواه صالحین هوں یا صالحات — او بیٹي سن لے اور سوچ اور اپنے کان ایدهر دهر اور اپنے لوگوں اور اپنے باپ کے گهر کو بهول جا که بادشاه تیرے جمال کا نہت مشتاق هی که وہ تیرا خاوند هی تو اُسے سجده کر —

یہاں پر بهي صاف ظاهر هی که مراد بیٹي سے کلیسیا اور خاوند و شوهر سے مراد حضرت مسیح هیں اور یہه جو کہا که اپنے گهر کو بهول جا یعنے اپني حالت سابقه کو جبکه مسیح کي کلیسیا میں داخل نهوئے تهے بهول جاؤ اِس شادي کا ذکر اور مسیح کا دولہ هونا اور کلیسیا کو زن و دولهن سے تشبیهه دیا جانا علاوہ عہد عتیق کے مکاشفات میں خوب تشریح کیا گیا هی اور سلیمان کي غزل الغزلیات میں بهي بہت ذکر هی چنانچه مکاشفات کے ۱۹ باب آیت ۸ و ۹ میں هی آؤ هم خوشي و خورمي کریں اور اُسکو عزت دیویں اِسلئے که برّہ کا بیاہ آپہنچا اور اُسکي دلہن نے آپکو سنوارا هی اور اُسے یہه دیا گیا که صاف و شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے که مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کي راستبازي هی *

اور سور کي بيٹي هديه لاويگي قوم کے دولت‌مند تيري خوشامد کرينگے شہزادي گھر کے اندر کل جلالي هی اُسکا لباس سراسر تاش کا هی وہ رنگين فرشوں پر بادشاہ پاس لائي جاتي هی کنواري عورتيں جو اُسکي سہيلياں هيں تيرے پاس پہنچائي جاتي هيں خوشي و شادماني سے وے پہنچائي جاتي هيں وے بادشاہ کے محل ميں داخل هوتي هيں — سور کي بيٹي — يعنے سور کے باشندے سور نام هی کسي شہر کا سليمان کے وقت ميں سور کے باشندونکے ساتھہ بني اِسرائيل تجارت کرتے تھے مگر يہاں پر مراد سور سے عام ممالک غير قوموں کے هيں يعنے غير قوموں کے باشندے تجھپر اِيمان لاوينگے — قوم کے دولتمند تيري خوشامد کرينگے — ديکھو کسقدر جہان کے دولتمند مسيح کے آگے سجدہ کرتے هيں اور قيامت کو سب جھکينگے خود داؤد نے ۲۲ زبور کي آيت ۲۹ ميں کہديا کہ جوخاک ميں ملتے هيں اُسکے حضور جھکينگے — شہزادي گھر کے اندر کل جلالي هی — يہہ بھي مسيح کي صفت هی کہ اُسکي کليسيا جو شہزادي هی بالکل جلالي هی نہ جسماني جيسے مولوي صاحب سمجھے هيں — اُسکا لباس سراسر تاش کا هی — تاش بادلہ محمدي مذهب ميں پہناهي حرام هی يہہ تاش کا لباس مسيح کے مقدسوں کي راستبازي هی جيسے کہ اُوپر گذرا — کنواري عورتيں الخ — يہہ حالت بھي مسيح کي کليسيا کي هی مسيح کے مذهب ميں بہت سي کنواري عورتيں هيں جو اُسکي کليسيا کي سہيلياں هونگي * محمدي

مذهب میں کنواري رهنا هي جایز نهیں هی—اِسکے سوا کنواري عورتوں سے مراد پرهیزگار لوگ هیں نه خاص عورتیں *

وہ اپنے بیتوں کو ساري زمین کا سردار بناویگا—مولوي رحمت الله کهتے هیں که اِمام حسن جو محمد صاحب کے منهه بولے بیتے تھے وہ سردار هوئے تھے * یهه بهي غلط هی کیونکه اُنکو تو یزید نے بالکل سلطنت هي نکرنے دي تهي بلکه اُنکے والد هي کے وقت میں زوال آگیا تھا * علاوہ ازیں لفظ بیتوں جمع کے ساتهه هی اِس لئے یهه اِشارہ هی حوارین کي طرف که مسیح نے اُنکو سردار مقرر فرمایا هی اور بارہ کو بارہ سردار قرار دیا هی اور اُنکي روحاني سلطنت جو جسماني سے بدرجها اعلی و افضل هی یهاں تک پهنچي که حاجت بیان کي نهیں * مولویصاحب نے یهه بهي نه سوچا که داؤد کهتا هی—ساري زمین کا سردار—پس کون شخص محمدیوں میں سے ساري زمین کا سردار هوا بخلاف مسیح کے که اُسنے فرمایا که ایک گڈریا اور ایک گله هوگا اور حواریوں کے حق میں فرمایا که تم زمین کي حدوں تک میرے گواہ هوگے اور متي کے ۱۹ باب آیت ۲۸ میں هی جب اِبن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیتهیگا تم بهي بارہ تختوں پر بیتهوگے اور اِسرائیل کے بارہ گهرانے کي عدالت کروگے *

میں ساري پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس لوگ ابدالاباد تیري ستایش کرینگے—محمد صاحب کا نام ساري پشتوں کو یاد دلایا نهیں گیا اُنکے آبا و اجداد میں سے صرف اسماعیل و قیدار کا نام کتاب میں هی—یهه صفت بهي مسیح میں پائي جاتي هی که آدم سے لیکر سب انبیاء صراحتاً یا اِشارتاً اُسکا نام پکارتے آئے اور

اب باقي ماندہ جہان کے لوگ بھي اُسکا نام ليتے هيں اُس دن سے آج تک يہہ نام ترقي پر هی اور قريب آگيا هی کہ ساري زمين پر مسيح کي منادي هوجاوے * پس يہہ تمام زبور مسيح و اُسکي کليسيا کے بيان ميں هی کسي طرح ثابت نہيں هوسکتا کہ محمد صاحب کے شان ميں هو يہہ دعوی مولوي رحمت الله صاحب کا غلط هی *

پانچويں خبر

۷۲ زبور تمام — چونکہ اِس جگہہ مولوي صاحب نے بالکل آنکھونپر ٹھيکري رکھہ لي هی کوئي لفظ اِس خبر ميں ايسا نہيں جو محمد صاحب پر صادق آوے اِس لئے. ساري زبور کو لکھکر لفظ بلفظ بيان کرنا موجب تطويل هی ناظرين خود زبور کو ديکھہ ليں کہ صاف سليمان اور مسيح کے حق ميں هی تعجب يہہ هی کہ دو صفتيں جو اِس ميں مذکور هيں اُنکي تشريح مولوي صاحب نے ازالۃالاوهام ميں نہيں کي بلکہ دبا گئے وہ يہہ هيں — بادشاہ کي بيٹي کو اپني صداقت دي — يہاں پر بيٹي سے مراد اگر سليمان کي ليں تو وہ داؤد بادشاہ کا بيٹا هی اور اگر مسيح سے مراد ليں تو وہ جسماني نسب کے طور پر داؤد کا بيٹا هی اور روح کے طور پر بادشاہ حقيقي يعني خدا کا بيٹا هی محمد صاحب کسي بادشاہ کے بيٹے نہ تھے دوسرے يہہ کہ ۱۵ آيت ميں هی — وہ جيويگا — محمد صاحب تو مرگئے مگر مسيح آجتک زندہ هی اور هميشہ ابدالاباد جيويگا *

چھتھي خبر

۱۱۲ زبور تمام—اِسکو بھي محمدؐ صاحب کي شان میں مولوي صاحب نے جمایا ھی لیکن یہہ زبور دیندار لوگوں کے حق میں ھی نہ مسیح کے اور نہ محمد صاحب کے ناظرین خود دیکھکر اِنصاف کریں کہ کون سا لفظ محمد صاحب کے حق میں ھی *

ساتویں خبر

۱۴۹ زبور آیت ۱ سے ۹ تک اِس زبور کو مولوي صاحب محمد صاحب کے حق میں بتلاتے ھیں صرف دودھاري تلوار نے اُنکو شک میں ڈالا ھی سو اُسکي حقیقت ۴ خبر میں راقم نے بیان کردي ھی کہ دودھاري تلوار سے کلام رباني اِن کتابوں میں مراد ھوا کرتي ھی کیونکہ بولنے والے اور سنے والے ھر دو کے نفس امارہ کو قتل کرتي ھی جیسے کہ اِنجیل سے صاف ظاھر ھوچکا ھی *

آٹھویں خبر

زبور اول آیت ۶ وغیرہ مقامات اِسکے مرادف ذکر کرکے کہتے ھیں کہ دین محمدي اگر حق نہیں تو کیوں ابتک نیست نابود نہوا اور وہ آیت یہہ ھی—شریرونکي راہ نیست و نابود ھوگي—مولویصاحب نے تواریخیں نہیں دیکھیں یہہ نہیں جانتے کہ جس دن سے عمر کي وفات ھوئي اُسي دن سے دین محمدي گھٹنا شروع ھوگیا ھی اور ایسے آثار ابتک نمایاں ھیں کہ کچھہ عرصہ میں صفحۂ جہان سے

بالکل نیست ونابود هونیوالا هی اگر مولویصاحب کي یهه مراد هي
که باره سو برس سے بعض مقام میں کسواسطے جاري هی تو جواب
یهه هی که اگر یهي دلیل حقیقت کي هی تو هنود بدرجه اولی
مذهب حق پر هونگے اور مسیحي دین جو اتهاره سو برس سے ترقي
پر هی اور هرایک مذهب کو دباتا چلاجاتا هی اُسکو برحق کیوں
نهیں سمجهتے یهه حجت مولوي صاحب کي اپنے مذهب کے حق
میں ذکر کرنا محض ناحق هی اِسکا ثبوت دین عیسائي میں پایا
جاتا هی *

نوین خبر

زبور ١٥ تمام—مولوي صاحب فرماتے هیں که کوه صیهون پر روم
کي عملداري مدت سے هی اور اِس زبور میں لکها هی که جو شخص
سود و رشوت وغیره نه لیگا وه وهاں پر بسیگا اِسلئے یهه همارے نبي
کي خبر هی—عیسائي کهتے هیں که اول تو مولویصاحب کوهصیهون
کے معنے نه سمجهے کوه صیهون سے مراد هی خدا کے جلال وتقدس
کا مکان یعنے وه عالي درجه جو خدا کے مقدسوں کو عنایت هوتا هی
نه وه پهاڑ جو یروشلم میں هی ورنه چاهئے که وه راستباز جسکا آیت
میں ذکر هی اُس پهاڑ پر ابدالاباد بیٹها رهے ایسے کوه مقدس کا ذکر
٣ زبور کي آیت ۴ میں بهي هوا هی که اُسنے میري دعا کوه مقدس
پر سے سن لي یهاں سے صاف ظاهر هی که مراد کوه مقدس سے
جلال و جمال کا مقام هی نه یروشلم کا پهاڑ—اصل یهه هی که داؤد
راستباز لوگوں کا ذکر کرتا هی که خدا کے برگزیدے وه لوگ هیں

جن میں صفات مندرجہ زبور ہذا ثابت ہوں کسي نبي یا کسي اُمت کي خبر نہیں دیتا—اور مولویصاحب کو یہہ خبر نہیں کہ خود داؤد نے اِس پہاڑ پر بسنے والے کا پتہ و نشان کئي مقام پر ظاہر کردیا ہی کہ وہ خدا کا بیٹا اور قادرمطلق ہوگا چنانچہ زبور ۲ میں ہی *

قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُنکے بند کھول ڈالیں اور اُنکي رسي اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہی ہنستا ہی اور خداوند اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑاتا ہی اور وہ غصہ سے اُنہیں کھائیگا اور نہایت بیزار ہوکے اُنہیں پریشاني میں ڈالیگا یقیناً میں نے اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہی میں حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے حق میں فرمایا تو میرا بیٹا آج کے دن میں نے تجھے جنا مجھسے مانگ کہ میں تجھے اُمتونکا وارث کردونگا اور زمین سراسر تیرے قبضہ میں کردونگا تو لوھے کے عصا سے اُنہیں توڑیگا کمہار کے برتن کي مانند چکناچور کریگا پس ای بادشاہو ہوشیار ہو اور ای زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوئے خدا کي بندگي کرو اور کانپتے ہوئے خوشي کرو بیٹے کو چومو تا نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیراہ ہوکے ہلاک ہو جب اُسکا قہر ذرہ بھي بھڑکے سعادت مند وہ سب جنکا توکل اُسپر ہی—پھر ۲۴ زبور پڑھکر دیکھو کہ کوہ مقدس کسکے لئے ہی ہاں مولوي صاحب کو لفظ سون نے اِس خبر کے لینے کو

برانگیختہ کیا ھی کیونکہ قرآن میں سود کھانے کي ممانعت آئي ھی*
مگر واضح ھو کہ مولویصاحب نے یہاں پر بڑا مغالطہ دیا وہ یہہ ھی
کہ لفظ سود تو زبور سے لیا اور اُسکے معنے اِصطلاحي وہ سمجھے جو
۲۱۲۰ برس بعد اهل اِسلام کي تجویز سے مقرر ھوئے ھیں اِنصاف
یہہ چاھتا ھی کہ جس کتاب سے وہ لفظ اخذ ھوا ھی اُسي کتاب
سے اُسکے اِصطلاحي معنے دریافت کرنے چاھئیں* پس مخفي نرھےکہ
یہود کي اِصطلاح میں زیادتي بیجا کو سود کہتے ھیں اور وہ
شریعت موسوي میں اپنے بھائیوں اور غرباء کے سواء اجانب و دیگر
اقوام سے لینا جایز ھی چنانچہ اِستثنا کا ۲۳ باب آیت ۱۹ سے ۲۰
تک لکھا ھی تو اپنے بھائي کو سودي روپیہ یا سودي طعام یا اور
کوئي چیز سودي عاریت مت دیجیو تو مسافر کو سودي قرض دے
سکتا ھی پر اپنے بھائي کو سودي قرض مت دیجیو یہہ فخر مولوي
صاحب کا کہ ھم سود نہیں لیتے بیجا ھی کیونکہ جسکا نام اُنھوں
نے سود رکھا ھی وہ ایک قسم کي تجارت ھی اُسکا لینا جایز ھی
شریعت موسوي میں منع نہیں اور اگر یہي بات ھی تو عیسائي
بدرجہ اولیٰ فخر کرسکتے ھیں کیونکہ اِنجیل میں لکھا ھی تم قرض
دو پر واپس لینے کي اُمید نہ رکھو دیکھو یہاں تک بھلائي کیجاتي
ھی کہ سود تو الگ رھا اصل زر بھي معاف کیا جاتا ھی یہہ
صفت بھي اهل اِسلام سے زیادہ عیسائیوں میں پائي جاتي ھی اور
دیگر صفات جو اِس زبور میں مذکور ھیں اگر اُن میں گفتگو کیجاوے
تو مولوي صاحب کو بہت مشکل ھوگي اِس لئے کہ اُنکا ثبوت محمد
صاحب میں ھرگز نہیں ھوسکتا *

دسویں خبر

۱۳۷ زبور—۸ سے ۹ تک ای بابل کي بیٹي جو خود برباد ہوا چاہتي ہی مبارک وہ جو تجھسے اُس سلوک کا جو تونے ہم سے کیا انتقام لیوے مبارک وہ جو تیرے لڑکوں کو پکڑ کر پتھروں پر پٹک دیوے—پھر یشعیاہ کا ۱۳ باب آیت ۱۱ بابل جو مملکتوں کي حشمت اور کسدیوں کي بزرگي کي رونق ہی سدوم و عمورا کيطرح ہوجاویگي جن کو خدا نے اُلٹ دیا—پھر مکاشفات یوحنا کا ۱۸ باب آیت ۲—اُسنے بڑي آواز سے پکارکے یہہ کہا کہ بڑي بابل گرپڑي گرپڑي—اِن سب آیتوں کو اصل کتاب میں ناظرین کو ملاحظہ کرنا چاہئے—مولوي رحمت‌الله کہتے ہیں کہ اِن آیتوں کے بموجب مبارک اور برگزیدے بندوں کے ہاتھوں سے شہر بابل اِسطرح پر نیست و نابود ہونا چاہئے کہ وہاں ہر وحشي و سباع رہیں اور اُلو بولیں تو اِسطرح کي تباہي حضرت عمر کے ہاتھہ سے ہوئي ہی اور یہہ بھي ظاہر ہی کہ یوحنا رسول تک ایسي تباہي نہوئي تھي ورنہ یوحنا بابل کے گرنے کي پیش‌خبري کیونکر دیتا اِس‌لئے حضرت عمر مبارک اور نیک بندہ ہیں اور یہہ خبر محمد صاحب کي ہی *

عیسائیوں کا جواب

بابل کي تباہي جسکے ہاتھہ سے ہوني تھي خدا نے اُسکا نام پہلے ہي سے بتلا دیا ہی کہ میں شہر کو فلاں شخص کے ہاتھہ سے تباہ کراؤنگا ـ چنانچہ یشعیاہ نبي کے ۱۳ باب آیت ۱۷ میں ہی دیکھو

میں مادیوں کو اُنپر چڑھاؤنگا وے روپے کو خیال میں نہ لاوینگے اور
سونے سے خوش نہونگے اُنکی کمانیں جوان لوگوں کو پاش پاش
کرڈالینگی اور وے رحم کے پھل پر رحمت نکرینگے اور اُنکی آنکھیں
بچوں سے بے مروتی کرینگی — یہہ تو صاف یشعیاہ نے کہدیا کہ
مادی لوگ جو ایک قسم کے فارسی ہیں بابل کو خراب کرینگے * پھر
یشعیاہ کے ۲۱ باب آیت ۲ سے ۱۰ تک میں لکھا ہی ای مادی
محاصرہ کر دیکھہ یہہ سوار مرد فارس دو دو آتے ہیں — پھر یرمیاہ
کے ۵۱ باب آیت ۱۱ میں ہی تیروں کو صیقل کرو سپروں کو لگاؤ
خداوند نے مادیوں کے دلوں کو بھڑکایا ہی کیونکہ بابل پر اُسکا
اِرادہ ہی *

پھر دانیال کے ۵ باب آیت ۳۱ میں ہی اور دارا مادی باسٹھہ برس کا ہوکر مملکت کو تصرف میں لایا — جو شخص کہ کتب مقدسہ کے مطالب سے اور تواریخ سے واقف ہی وہ خوب جانتا ہی کہ بابل تو یوحنا کی پیدایش سے بہت دنوں پہلے تباہ ہوچکا اور جنپر غصہ تھا وہ بیخ و بن سے اُکھاڑے بھی گئے اور یہہ جو یوحنا رسول نے خبر دی ہی یہہ اُس بابل کی خبر نہیں بلکہ اِتلی کے روم شہر کا نام بابل رکھا گیا ہی دلیل اِسکی کئی ایک ہیں ازآنجملہ یہہ ہی کہ وہ بابل تو خراب ہوچکا ویران پڑا ہی اور چونکہ اُسکے بیچوں بیچ دریا جاری تھا اِسلئے غار و گڑھے بھی ہوگئے ہیں اور گیدڑ بھی بولنے لگے جانور رہنے لگے ضرور یوحنا کسی اور شہر کی خبر دیتا ہی — دوسرے یہہ کہ مکاشفات کے ۱۳ باب سے ۱۸ باب تک پڑھنے

سے معلوم ھوتا ھی کہ وہ شہر سات پہاڑوں پر واقع ھی اور وھاں پر
جو عورت خدا کي گنہگار بیٹھي ھی جسکے سبب سے وہ بابل تباہ
ھوا اُسکے ماتھے پر لکھا ھی راز بابلؔ کے بزرگ کسبیوں اور زمین کے
مکروھات کي ما ــ پھر لکھا ھی کہ وہ عورت یسوع مسیح کے شہداء
کے خون سے متوالي ھو رھي ھی اگر وہ قدیمي بابل مراد لیں تو بتلاؤ
کہ وہ عورت حضرت عیسیٰ کے شہیدوں کے خون سے کیونکر متوالي
تھي یہہ سب تو اُسکي تباھي سے پیچھے پیدا ھوئے ھیں * الغرض
یہہ چھہ باب مکاشفات کے غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ھوتا ھی کہ
یہہ وہ بابل نہیں ھی اِسیواسطے عیسائي لوگ اِس پیشخبري کے
پورا ھونے کے واسطے روم کي طرف دیکھہ رھے ھیں کہ کب تباہ
ھوتي ھی ــ مولوي صاحب نے یشعیاہ نبي کے بیان میں یوحنا رسول
کا بیان ملاکر کچھہ اور ھي نتیجہ نکالکر دکھلایا اور بڑا مغالطہ دیا
یہہ خبر اُنکے حق میں ھرگز نہیں ھوسکتي اور نہ وہ شہر حضرت
عمر کے ھاتھہ سے تباہ ھوا *

گیارھویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۴۲ باب آیت ۹ سے ۱۷ تک مولوي صاحب فرماتے
ھیں کہ یہہ ھمارے نبي کي خبر ھی کیونکہ لفظ کیدار سے مطلب
پر دلالت کرتا ھی ــ عیسائي کہتے ھیں کہ اول آٹھہ آیتیں جو
صاف حضرت عیسیٰ کے حق میں ھیں مولوي صاحب نے چھوڑدیں
اور آیت ۹ سے جو عام لفظ ھیں بیان کرنا شروع کیا ــ واضح ھو
کہ اِس سارے باب میں اول مسیح کي خبر اور اُسکي حلیمي و

وفاداري کا ذکر هی بعد ازآں یشعیاه نبي عام لوگوں کو نصیحت کرتا هی کہ هر کوئي خواه سمندر میں هو یا جنگل میں یا پہاڑوں میں خواه عرب وغیره جزایر میں جہاں کہیں جو آدمي هی خوشي کرے اور خدا کي ستایش کرے کیونکہ مسیح اور اُسکي اِنجیل کا فضل سب کے واسطے عام هوگا—پھر آخر باب میں کہتا هی کہ جو لوگ مسیح پر اِیمان نہ لاوینگے وه ملامت کے لایق هیں اور لفظ کیدار جو مولوي صاحب اخذ کرتے هیں اُسکے معنے یہہ هیں کہ باوجود آنکہ کیدار جو غیر قوم اور نجات سے دور هی تاهم وه بھي خوشي کرے کہ خدا تعالی مسیح کو سب کے واسطے یہاں تک کہ کیدار کے واسطے بھي مبعوث کریگا نہ یہہ کہ کیدار کے گھر میں نبي پیدا هوگا ورنہ هر سمندر اور هر جزیره اور هر جنگل و هر پہاڑ میں بھي ایک ایک نبي پیدا هونا چاهئے کیونکہ سب کو خوشخبري دیجاتي هی *

بارھویں خبر

یشعیاه نبي کا ۵۲ باب آیت ۱۳ سے ۱۴ تک دیکھو میرا بنده دانائي سے کامیاب هوگا وه بالا اور ستوده هوگا اور نہایت بلند هوگا— مولوي صاحب کہتے هیں کہ مراد بنده سے محمد صاحب هیں کہ وے دانائي سے کامیاب هوئے—عیسائي کہتے هیں کہ لفظ بنده حضرت مسیح کے حق میں هی کیونکہ یسوع مسیح کے نام باعتبار جسمانیت و روحانیت کے کتب مقدسہ میں کئي ایک رکھے گئے هیں چنانچہ لفظ بنده و اِبن آدم اور خادم اور نبي اور بیٹا خدا کا وغیره *

پس یہہ لفظ بندہ بھي اُسي کے واسطے آیا ھی دلیل ھماري یہہ ھی کہ یشعیاہ نبي کے ۴۲ باب کي پہلي آیت میں ھی دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جي راضي ھی میں نے اپني روح اُسپر ڈالي—مولوي صاحب بھي جانتے ھیں کہ مسیح پر خدا تعالی کي روح رکھي گئي ھی—پھر یشعیاہ کے ۴۳ باب کي آیت ۱۰ میں ھی خداوند فرماتا ھی اور میرا بندہ بھي جسے میں نے برگزیدہ کیا—پھر ۴۹ باب کي آیت ۳ میں ھی ای اِسرائیل تو میرا بندہ ھی تجھہ میں اپنا جلال ظاھر کرونگا—پھر اِسي باب کي آیت ۶ میں ھی میرا بندہ ھو میں تجھے غیر قوموں کے لئے نور بخشونگا کہ تجھسے میري نجات زمین کے سارے کناروں تک پہنچے—پھر ۵۳ باب کي آیت ۱۱ میں ھی وہ اپني جان کے دردوں کا حاصل دیکھکر سیر ھوگا اپني معرفت سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہراویگا کیونکہ وہ اُنکي بدکاریاں اپنے اُوپر اُٹھالیگا—فلپیوں کا ۲ باب آیت ۷ میں ھی بلکہ آپکو نیچ کیا جبکہ خادم کي صورت پکڑي آدمیوں کي شکل بنا—متي کے ۱۲ باب آیت ۱۸ میں ھی دیکھو کہ میرا خادم جسے میں نے چنا میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ھی میں اپني روح اُس پر ڈالونگا اور وہ غیر قومونکو عدالت کي خبر دیگا وہ جھگڑا نہیں کریگا نہ شور اور نہ بازاروں میں کوئي اُسکي آواز سنیگا—محمد صاحب تلوار سے اور فساد سے کامیاب ھوئے مگر مسیح دانائي سے کامیاب ھوا اور آج تک اُسکي شریعت اِسي صفت کے باعث جھانگیر ھوگئي مولوي صاحب نے اِن سب آیتوں کو یشعیاہ نبي کي کتاب میں دیکہکر چھوڑ دیا جہاں لفظ

عام پاپا اور پیر جتنے نظر آئے وهي ایت نکالکر پیش کي تا که جهال
کو دهوکهے میں ڈالیں اور مسیح پر ایمان لانے سے باز رکهیں *

تیرهویں خبر

یشعیاه نبي کا ۵۴ باب تمام—مولوي صاحب کهتے هیں که زن
عقیمه سے مراد شهر مکه هی اور مطلقه سے مراد هاجره اور منکوحه سے
مراد ساره اِس صورت میں یهه خبر محمد صاحب کي ٹهہرتي هی *
عیسائي کهتے هیں. که یهه دعوی مولوی صاحب کا که زن عقیمه
سے مراد شهر مکه هی محض بے دلیل بلکه وهمي بات هی یهه تو
صاف غیر قومونکي کلیسیا کي طرف اِشاره هی اُنکو تسلي دیجاتي
هی اور اُنکي فراواني کا ذکر کیا جاتا هی اور یهه جو فرماتے هیں
که مطلقه سے مراد هاجره هی یهه بهي غلط هی اِسلئے که مطلقه
مشبه به واقع هوا هی اُسي عقیمه کا نه یهه که مطلقه سے کوئي جدا
مضمون شروع هوا هی سارے باب میں زن عقیمه هي سے خطاب هی
اور زن عقیمه سے مراد غیر قوموں کي کلیسیا هی مولوي صاحب نے
اِس عبارت پر بهي خیال نه فرمایا که اُس زن عقیمه سے کها جاتا هی
که تیرا خالق تیرا شوهر هی یعنے مسیح جو کلیسیا کا شوهر کتب
مقدسه میں کهلاتا هی اُسي کي طرف صاف اِشاره هی پر لکها هی
که ای زن عقیمه یعنے ای کلیسیا تیرا نجات دینیوالا اِسرائیل کا قدوس
هی وه ساري زمین کا خدا کهلاویگا *

چودھویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۶۰ باب تمام—مولوي صاحب کہتے ھیں کہ یہہ سارا باب محمد صاحب کے حق میں ھی اور مکہ کے حاجیوں کا بڑا طول طویل قصہ لکھا ھی مگر اِس باب میں غیر قوموں کے مرید ھونیکے سبب کلیسیا کا جلال و شوکت بیان ھوا ھی کوئي لفظ ھم ایسا نہیں پاتے کہ محمد صاحب کي خبر بتا سکیں ناظرین اِس باب کو خود پڑھکر اِنصاف کریں *

پندرھویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۶۵ باب آیت ۱ سے ۹ تک میں نے اُنکو جواب دیا جنھوں نے مجھسے نہ مانگا اُنھوں نے مجھے پایا جنھوں نے مجھے نہ ڈھونڈھا اِلی آخرہ—مولوي صاحب کہتے ھیں کہ یہاں پر عرب سے مراد ھی بھلا خیال تو کرو کس قرینہ سے کہتے ھیں کہ عرب مراد ھی صرف اِس لئے کہ وے بت پرست تھے بزور شمشیر مسلمان ھوئے—یہہ بات نہیں مطلب یہہ ھی کہ خدا نے جونجات کا طریقہ یہودیوں میں پیدا کیا ھی اُسپر جسقدر کہ غیر قوم اِیمان لائے اِسقدر بني اِسرائیل نہ لائے اِسي بات کو نبي بیان کرتا ھی اور یہہ مضمون کئي جگہہ پر بیان ھوچکا ھی چنانچہ رومیوں کا خط ۹ باب آیت ۲۴ سے ۳۰ تک پھر ۱۰ باب آیت ۲۰ میں اور افسیوں کے ۲ باب کي آیت ۱۲ سے ۱۳ تک *

سولهویں خبر

دانیال کا ۲ باب آیت ۳۱ سے ۴۵ تک مولوي رحمت‌الله صاحب پانچویں سلطنت کو جس سے خدا کي سلطنت مراد هی بڑي خوشي سے اپني سلطنت قرار دیتے هیں—عیسائي کهتے هیں که یهه خیال غلط هی اِس لئے که اور اَوْر مقام جهاں پر یهه سب کچهه تشریحاً بیان هوا هی اُسپر مولوي صاحب نے توجهه نهیں فرمائي اُس سلطنت کے حلیه پر بهي نهیں خیال کیا که وه مسیح کي سلطنت هی ناظرین اگر اِن مقاموں کو دیکهنا چاهیں تو خود دیکهه لیں پته یهه هی دانیال کا ۷ باب آیت ۲۹ پهر میکا کا ۴ باب آیت ۷ و ۸—دیکهو صاف لکها هی که بادشاهت یروشلم کي بیٹي تک پهنچیگي یعنے یروشلم کے باشنده تک *

سترهویں خبر

یشعیاه نبي کا ۴۰ باب آیت ۱ سے ۵ تک یهه تو هنسي کي بات هی ناظرین دیکهکر اِنصاف کریں که کسطرح محمد صاحب کے حق میں یهه آیات هوسکتي هیں صاف مسیح اور یحیی بن ذکریا کے حق میں هیں اور مسیح کے نجات کا اِشاره هی یهه محمد صاحب کي خبر نهیں هی بیفایده تقریر سے کیا حاصل دیکهو متي کا ۳ باب آیت ۳ مرقس کا پهلا باب آیت ۳ لوقا کا ۳ باب آیت ۴ یوحنا کا پهلا باب آیت ۳۲* پس اِن سچے رسولوں کو کسطرح غلط ٹهراویں تاکه مولوي صاحب کي بیدلیل بات تسلیم کیجاوے *

اتهارهويں خبر

متي کا ۱۳ باب مرقس کا ۴ باب لوقا کا ۸ باب—مولوي صاحب کہتے هيں کہ بموجب اِن آيات کے چار طرح کا تخم دنيا ميں پڑا اُسکے مصداق حکماء—يهود—نصاري—اور اهل اِسلام هيں * بهلا يهہ کيسي واهيات بات هی عام عبارت سے ايک خاص مضمون اپنے دل سے تراش کر اُس پر نجات کا بهروسا کيا جاتا هی سبحان اللہ کيا مولوي صاحب يهہ نهيں جانتے کہ هر واعظ کا وعظ سننے والے چار طرح کے هوتے هيں *

اُنيسويں خبر

متي کا ۱۳ باب مرقس کا ۴ باب لوقا کا ۱۳ باب مولوي صاحب کہتے هيں کہ دانۂ خردل محمد صاحب هيں—يهہ بات مهمل هی قابل توجهہ کے نهيں هی اور نہ کسي نبي کي خبر ورنہ مولوي صاحب کوئي دليل پيش کريں *

بيسويں خبر

متي کا ۲۰ باب آيت ۱ سے ۱۶ تک يهہ بات بهي قابل توجهہ کے نهيں هی *

اکيسويں خبر

متي کا ۲۱ باب مرقس کا ۱۲ باب لوقا کا ۲۰ باب ناظرين خود

دیکھہ لیں کہ کیا لکھا هی مولوي صاحب زبردستي خبر بناتے
هیں *

بائیسویں خبر

یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۱۵ سے ۲۹ تک مولوي صاحب فرماتے
هیں کہ تسلي دینیوالا محمد صاحب هیں یہہ سب تقریریں مولوي
صاحب کي غلط هیں فانڈر صاحب نے میزان الحق میں اِسکا جواب
شافي لکھدیا هی اور اِنجیل خود گواهي دیتي هی کہ وہ تسلي
دینیوالا روح القدس هی کیونکہ لکھا هی کہ وہ همیشہ تمهارے ساتھہ
رهیگا—اور سب کچھہ تمهیں بتلاویگا اور دنیا اُسے دیکھہ نہیں سکتي *
بھلا یہہ صفتیں محمد صاحب میں کب محقق هو سکتي هیں—
پھر اعمال کے پہلے باب کي آیت ۴ و ۵ میں اور لوقا کے آخر باب
کي آیت ۴۹ میں لکھا هی کہ وہ جسکا وعدہ میں نے تم سے کیا جبتک
کہ وہ نہ آوے تم یروشلم سے باهر نہ جانا چنانچہ ایساهي هوا کہ وہ
آنیوالا دس روز بعد حواریوں پر نازل هوا اور سب کچھہ اُنکو بتلایا
اور همیشہ اُنکے ساتھہ رها اور ابتک نیک بندوں کے ساتھہ هی هر
کوئي اُسے دیکھہ نہ سکا کہ وہ روح القدس تھا *

تیئیسویں خبر

مکاشفات کا ۲ باب آیت ۲۶ سے ۲۹ تک—مگر اِن آیات میں لفظ
جو واسطے تعمیم کے هی نہ تخصیص کے یعني جو نفس پر غالب
آتا هی اُسکے لئے یہہ کچھہ اجر هی * ایک اور خبر هی جسکو

مولوي صاحب نے محمد صاحب کے حق میں نص قطعي بتلایا هی
وه یهه هی که سنه ۱۸۱۱ کا کوئي نسخه بیبل عربي زبان کا مولوي
صاحب نے دیکھا اُسکے اندر یشعیاهٔ نبي کا ۲۱ باب آیت ۱۳ سے
۱۷ تک میں ایک پیش خبري عرب کي نسبت یشعیاه نبي نے لکھي
هی اور اُسکے اُوپر کي آیت جو بطریق عنوان یا سرنامه کے هی وه
یهه هی النبوة في العرب و في بني قیدار یعنے پیش گوئي بابت
عرب اور بني قیدار کے — عیسائیوں کي بول چال میں لفظ نبوت
بمعني پیش خبري کے مستعمل هی پس یهه عبارت که النبوة في العرب
و في بني قیدار سرنامه هی اُس پیش خبري کا جو اُسکے ذیل میں
یشعیاه بیان کرتا هی که قیدار کي سب حشمت گھٹ جاویگي اور
اُسکے بهادر لوگ بھاگ جاوینگے وغیره — مگر مولوي صاحب نے اُلٹے
معني سمجھه لئے اور اِس عبارت کو نص خیال کرلیا حال آنکه اِس
کتاب میں کئي جگهه پیش خبریوں پر بطور سرنامه کے ایسي عبارت
لکھي هوئي هی اِس اِدعا کے بموجب چاهئے که هرجگهه ایک نبي
پیدا هو چنانچه اِسي کتاب کے ۱۹ باب آیت اول میں هی النبوة
في المصر یهه سرنامه هی اُس پیش خبري کا جو اُسکے ذیل میں
مذکور هی — پھر ۲۱ باب آیت اول میں النبوة في البر البحري — پھر
۱۱ و ۱۳ میں النبوة في الادومه والنبوة في العرب — پھر ۲۲ باب آیت
اول میں النبوة في وادي الرویا — پھر ۲۳ باب آیت اول میں النبوة
في السرور وغیره * الغرض هر جگهه پر اِسطرح کے سرنامے لکھے هوئے هیں
یهه کسي نبي کي خبر نهیں هی * پس معلوم هوا که محمد صاحب

کے حق میں کسي نبي سابق نے کوئي خبر نہیں دي اِس لئے وہ شفیع نہیں ہوسکتے اور یہہ بھي معلوم ہوا کہ محمد صاحب کا یہہ دعوی کہ حضرت عیسی یا دیگر انبیا میري بشارت دیگئے ہیں محض غلط ہی کوئي۔ اُنکي بشارت نہیں دے گیا نہ صراحتاً نہ اِشارتاً کتاب مقدس میں کہیں نبوت کي نسبت اُنکا نام و نشان بھي نہیں ہی البتہ جھوتھے نبي کے نشان اور علامات جو کلام رباني میں مذکور ہیں اُسکے نسبت معلوم ہوتے ہیں چنانچہ تفسیر مکاشفات یوحنا میں بندہ نے اُسکي کچھہ تشریح کي ہی ناحق ہمارے مسلمان بھائي بے دلیل اور بے اصل بات پر بھروسہ کیئے بیتھے ہیں خداوند کریم اِن پر فضل کرے *

فصل چوتھي

محمد صاحب کي تعلیم کے بیان میں *

نبي کي تعلیم بھي عمدہ ہوني چاہئے کیونکہ یہي ثبوت نبوت کي ایک نشاني بہت بڑي ہی—اور عمدیت کا یہہ بیان ہی کہ سواء متشابہات کے جس میں عقل اِنساني دخل نہیں دے سکتي اُسکي تعلیم کے دیگر مضامین محکمات قدرت یا طبع کے برخلاف ہوں اور عقل عام اور عقل خاص اُسکو پسند کرے اور یہہ بھي چاہئے کہ اُسکي تعلیم سے خدا کا جلال اور بزرگي ظاہر ہو یہہ نہو کہ خدا کي بیعزتي ظاہر کرے اور یہہ بھي نہو کہ اُسکي تعلیم سے

فریب بازي اور رغبت دنیاوي جسکو عقل عام تسلیم نہیں کرتي پائي جاوے *

پس جبکہ یہہ بات معلوم ہوگئي تو اب میں کہتا ہوں کہ تعلیم محمدي کہ مراد مضامین محکمات سے ہی ایسي نہیں کہ کوئي دانا بعد تامل اُسکو پسند کرے * اور یہہ بھي واضح رہے کہ ہماري مراد محمدي تعلیم سے قرآن کے وہ مضامین ہیں جو کتب مقدسہ کے برخلاف اُس میں مذکور ہوئے ہیں کیونکہ کتب مقدسہ کے جو مضامین قرآن میں درج ہیں وہ بیشک عمدہ ہیں مگر وہ تعلیم محمدي میں دو وجہہ سے شمار نہیں ہوسکتے *

وجہہ اول آنکہ—یہہ مضامین عالیہ پہلے سے ہمکو انبیاے برحق دے چکے ہیں—اب تم اُنکي کتاب و تعلیم کو منسوخ اور محرف بتلاکر متروک کرواتے ہو اگرچہ تمہارے اُوپر اِن مضامین کا توارد ہوا ہو توبھي ہم خاص تمہاري تعلیم کي عمدیت دیکھینگے نہ اُنکي تا کہ تمہاري فوقیت ہمارے ذہن نشین ہو اور یہہ نہوگا کہ جس کتاب کو ترک کرواتے ہو اُسي کے عمدہ مضامین اِنتخاب کرکے اپني عمدہ تعلیم بناکر ہمارے سامنے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرو * یہي طور اِنجیل کے ساتھہ نسبت توریت کي برتا جاویگا قطع‌نظر اِسکے کہ وے دونوں شی واحد ہیں یعنے اصول و فروع کي نسبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کي تصدیق و تکمیل کرتے ہیں نہ تنسیخ و تحریف بلا وجہہ *

وجہہ دوم آنکہ—تمہاري نسبت کتب مقدسہ سے اِن مضامین کے اخذ کرنے کا بہت بڑا شک ہی اور یہہ شک آنحضرت کے عہد سے

آجتک چلا آیا هی اور یہاں تک پردہ دري کرتا رہا کہ تم اُسکا دفعیہ نکرسکے خود عرب کے لوگون نے آنحضرت کے عہد میں. جب دیکھا کہ توریت و اِنجیل سے مضامین نکالکر قرآن میں لکھے جاتے هیں تو غل و شور مچایا چنانچہ قرآن میں بھي اِسکا ذکر سورۂ نحل کے اندر آیا هی * وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ط لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِيْنٌ * یعنے همکو معلوم هی کہ وہ کہتے هیں اِسکو تو سکھاتا هی آدمي جسپر تعریض کرتے هیں اُسکي زبان هی اُوپري اور یہہ زبان عربي هی صاف فقط یعنے خدا یہہ کہتا هی کہ هم جانتے هیں کفار یوں کہتے هیں کہ محمد کو کوئي آدمي تعلیم کیا کرتا هی بھلا یہہ کیونکر هو اُس شخص کي زبان تو عجمي هی اور اِس قرآن کي زبان عربي هی یہہ مطلب هوا — اب اِس آیت کو تفسیروں میں دیکھیں کہ مفسرین نے کیا لکھا هی تفسیر جلالین میں یوں لکھا هی کہ وہ شخص جسپر لوگوں نے گمان کیا تھا کہ محمد کو اِنجیل کي باتیں سکھلا دیتا هی وہ ایک لوهار نصراني تھا محمد اُسکے پاس جایا کرتے تھے چنانچہ یہہ عبارت اُس تفسیر کي هی وهو قينٌ نصراني كان النبي يدخل عليه یعنے وہ ایک لوهار عیسائي تھا پیغمبر صاحب اُسکے پاس جایا کرتے تھے — اور تفسیر مدارک میں یوں لکھا هی * و لقد نعلم انهم يقولون اِنما يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ط ارادوابه غلاماً كان لحويطيب قد اسلم و حَسُنَ اسلامه اسمه عايش او يعيش و كان صاحب كتب او هو جبر غلام رومّي او عبدان

جبرٌ و يسار كانا يقرأن التوراة والانجيل فكان رسول الله يسمع مايقرأن او سلمان الفارسي لسان الذي يلحدون اليه اعجمي وهذا لسان عربي مبين اى لسان الرجل الذي يميلون قولهم عن الاستقامة اليه لسان اعجمي غير بين وهذالقرآن لسان عربي مبين اى ذو بيان و فصاحة رداً لقولهم وابطالا لطعنهم *

اور تفسير حسيني ميں يوں لكها هى قوله در خبر است كه غلامے رومي بود مر عامر بن حضرمي را مي گويند كه جبر گفتندے و گويند كه دو غلام بودند جبر و يسار كه شمشيرها را صيقل زدندے واهل كتاب بودند و پيوسته تورات و اِنجيل خواندندے و چوں حضرت رسالت پناه برايشاں بگذشتے اِستماعِ قرأت ايشاں فرمودے و گفته اند خويطب را غلامي عايش نام بود از اهل كتاب يا يعيش يا بلعام يا يحنس يا عداس واصح آنست كه اورا ابو فكيهه گفتندے شبها پيش حضرت پيغمبر آمدے و قرآن تعليم گرفتے قريش گفتندے محمد ازيں غلام كلامي مي آموزد و باما مي گويد آيت آمد ولقد نعلم و هرآئينه باميد اينم انهم يقولون آنرا كه ايشاں مي گويند اِنما يعلمه بشر جز ايں نيست كه اورا مي آموزاند آدمي يعنے جبر يا ابو فكيهه لسان الذي زبان آنكه يلحدون اِليه تعليم را باو نسبت مي گردانند يعنے گمان مي برند كه معلم اوست اعجمي غير مبين است يعنے فصاحت ندارد وهذا و ايں قرآن لسان عربي مبين زبان عربي روشن است كه شما با وجود كمال فصاحت و نهايت قدرت برانشاي عربيات ازايناں بمثل آن عاجزيد و ناتواں پس دعوى آنكه مي آموزاند عجمي شكسته

زبان مر آں حضرت را کلامي بدیں بلاغت و فصاحت ظاهر البطلان است *

پس اِن دو وجهه سے هم اِس تعلیم کو آنحضرت کي تعلیم نهیں کهه سکتے آنحضرت کي وهي تعلیم هی جوکه خلاف کتب مقدسه کے قرآن میں موجود هی اور اُسي پر همارا اِعتراض هی که وه قابل پسند عقل عام کے بهي نهیں هی اب اُس میں سے بخوف تطویل کچهه بیان کرتے هیں *

پهلا اِعتراض بابت ازواج رسول کے هی که درمیان سوره نساء کے یهه حکم دیا که چار جوروؤں سے زیاده نکریں اور لونڈیاں بے نکاح جتني چاهیں رکهیں چنانچه یهه حکم اِس آیت میں هی * فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا ترجمه پس نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتیں دو دو تین تین چار چار پهر اگر تمکو خوف هو که اُنکو برابر نه رکهه سکوگے تو ایک هي کرو یا جو تمهارے هاتهه کا مال هو (یعنے کنیزکیں) یهه اِختیار دینا موجب جور اور اِنحراف کرنے تمهارے کا نهوگا * پس اِسپر یهه اِعتراض هی که تعدد نکاح عقلاً اور نقلاً ناجایز هی *

دوم یهه اِعتراض هی که رسول نے خود عمل اِس حکم پر نکیا بلکه بهت سي عورتیں نکاح میں لائے اگرچه تعداد ازواج رسول میں مورخین نے بهت اِختلاف کیا هی کسي نے بیس کسي نے پندره کسي نے اٹهاره لکهے هیں چنانچه ابوالفدا نے ۱۸ عورتیں لکهي هیں

پر هم اِس جگهه فقيهه ابوالليث کي روايت کو صحيح اور درست حسب عقيده اهل اِسلام کے مانکر اُسکي عبارت کو بعينه نقل کرتے هيں قوله جميع ما تزوج النبي ص من النساء اربع عشر نسوةً فاول امرأة تزوجها خديجة بنت خويلد و هي سيدة النساء و كانت اسبق النساء اِسلاماً ثم سودہ بنت زمعة ثم عايشة بنت ابي بكر رضي الله عنه و تزوج هولاء الثلثة بمكه و تزوج بمدينة حفصة بنت عمر رضي الله عنه و اُم سلمة بنت ابي اُمية و اُم حبيبة بنت ابي سفيان و كانت هولاء الست من قريش و جويرية بنت بني المصطلق و صفية بنت حي ابن المطلب و زينب بنت جحش و كانت زوجة زيد بن حارث يقال لها ام المساكين لسخاوتها و كثرة صدقاتها و هي اول نساء التي ماتت بعد النبي ص و ميمونة بنت الحارث و هي خالة ابن العباس و زينب بنت خزيمه و امراة من بني هلال و هي التي و هيبت نفسها لنبي ص و امراة من كنده و هي التي استعانت بالله تعالى منه فطلقها و امراة من بني كلب و كانت نساؤه كلها ثيّبات الاعايشه فانها كانت بكرا تزوجها النبي ص و هى بنت ست سنين و بني ايها وهي بنت تسع سنين كانت عندة تسعاً بستان ابي الليث رض *

ترجمه

سب بيوياں رسول کي چوده تهيں سب سے اول نکاح خديجه بنت خويلد سے هوا * يهه سردار عورتوں کي هی اور سب سے اول يهي عورت مسلمان هوئي تهي بعد ازاں سوده سے نکاح کيا وه بيٹي

زمعۃ کي تھي * (يہہ عورت جب بوڑھي ھوگئي تو اُسکو طلاق دينے کا اِرادہ کيا تب اُسنے عرض کي کہ اپني صحبت کا حق عايشۃ کو ديتي ھوں مجھے طلاق نہ ديجئے براے نام مجھکو رھنے دو تب وہ طلاق سے بچي) تيسري بيوي عايشۃ بنت ابوبکر تھي (جس سے چھہ برس کي عمر ميں نکاح ھوا اور نو برس کي عمر ميں صحبت دنيا کي گئي) اِن تين عورتوں سے مکہ ميں نکاح ھوا * پھر حفصۃ بنت عمر سے نکاح ھوا (اُسکو بھي طلاق ديديا تھا مگر خليفۃ عمر کي خاطر سے پھر مراجعت کرکے گھر ميں رھنے ديا) پانچويں شادي ام سلمۃ بنت ابي اميۃ سے کي — چھٹھي ام حبيبۃ بنت ابو سفيان سے * يہہ چھوں عورتيں قريش سے تھيں پھر جويريۃ بنت بني حارث بني مصطلق سے نکاح کيا (يہہ عورت بڑي خوبصورت تھي جھاد ميں پکڑي آئي تھي اور ثابت ابن قيس کے حصے ميں آئي تھي اُسکو روپيہ ديکر رسول نے لے ليا اور نکاح کرکے اپنے گھر ميں داخل کيا) * آٹھواں نکاح صفيۃ سے ھوا يہہ بيٹي حيّ ابن اخطب کي تھي نويں شادي زينب بنت حجش سے جو سابق ميں جورو زيد ابن حارث (پيغمبر کے لئے پالک بيٹي کي تھي جسکا ذکر آگے آويگا) اِس عورت کو ام المساکين اِس واسطے کہتے تھے کہ وہ سخاوت اور خيرات بھت کيا کرتي تھي يہہ عورت سب ازواج سے اَول بعد وفات رسول کے فوت ھوئي تھي دسويں بيوي ميمونۃ تھي جو کہ بيٹي حارث کي اور خالۃ ابن عباس کي تھي — گيارھويں بيوي زينب بنت خزيمۃ — بارھويں ايک عورت بني ھلال سے تھي جسنے اپنا نفس پيغمبر کو بخش ديا تھا بدون

نکاح اور مہر کے اُسکو گھر میں ڈال لیا تھا — تیرھویں ایک عورت قبیلہ بندہ کی تھي اُس نے بر وقت صحبت کے آعوذ باللہ منک کہا تھا آپ نے خفا ھوکر اُسکو طلاق دیدیا تھا — چودھویں ایک عورت بني کلب کے قبیلہ سے تھي * یہہ سب عورتیں سواء عایشہ کے ثیبہ تھیں یعني کنواري نہ تھیں بعض تو اِن میں سے رانڈ تھیں اور بعض اپنے خاوندوں سے طلاق لیکر آنحضرت کے گھر میں داخل ھوگئي تھیں یہہ روایت کتاب بستان ابي اللیث میں مذکور ھی * پس اب غور کرنے کي جگہہ ھی کہ حکم خدا اِباحت نکاح اِزواج اربعہ تک کا لوگوں کو سنایا جاوے اور خود اُسپر عمل نکریں چنانچہ جب اِس بات کا چرچہ ھوا اور آنحضرت کا دل اِتني عورتوں سے بھي نہ بھرا اِس لئے ایک اور آیت آسمان سے نازل ھوئي وہ سورہ احزاب میں ھی * یَا اَیُّھَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ اللّٰاتِي اٰتَیْتَ اُجُورَھُنَّ وَ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ مِمَّا اَفَاءَاللّٰہُ عَلَیْکَ وَ بَنَاتِ عَمِّکَ وَ بَنَاتِ عَمَّاتِکَ وَ بَنَاتِ خَالِکَ وَ بَنَاتِ خَالَاتِکَ اللّٰاتِي ھَاجَرْنَ مَعَکَ ز وَامْرَاَۃً مُؤْمِنَۃً اِنْ وَھَبَتْ نَفْسَھَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَھَا ق خَالِصَۃً لَکَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْھِمْ فِيْ اَزْوَاجِھِمْ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْکَ حَرَجٌ ط وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًارَّحِیْمًا * ترجمہ — اى نبي ھم نے حلال کردیں تجھکو تیري عورتیں جنکا مہر

تو دے چکا ھی اور حلال کیں وے عورتیں جنکا تو مالک ھی یعنی لونڈیاں جو خدا نے تجھکو دي ھیں لوت کے مال سے اور حلال کیں ھم نے تجھپر تیرے چچا کي بیتیاں اور پھوپھیوں کي بیتیاں اور تیرے ماموں کي بیتیاں اور خالاؤں کي بیتیاں جنھوں نے تیرے ساتھ وطن چھوڑا اور حلال کي ھمنے ھرایک عورت مسلمان جو اپنا نفس نبي کو بخش دے اگر نبي بھي اُس سے نکاح کرنا چاھے یہہ حکم تیرے ھي واسطے ھی اور مسلمانوں کے واسطے نہیں ھی ھمکو معلوم ھی جو تھہرا دیا ھمنے اُنپر اُنکي عورتوں میں اور اُنکے ھاتھہ کے مال میں یہہ حکم اِسواسطے دیا تا کہ تجھپر تنگي نہ رھے اور خدا بخشنے والا مہربان ھی فقط * مولوي عبدالقادر نے اِس آیت کا فایدہ یہہ لکھا ھی (ف) جو عورتیں تیري ھیں جنکا مہر دیا خواہ قریش سے ھوں اور مہاجر ھوں یا نہوں یہہ حلال ھیں اور ماموں چچا کي بیتیاں یعنے قریش میں کي بشرط ھجرت کے اگر ھجرت نہ کي تو حلال نہیں اور جو عورت بخشے نبي کو اپني جان یعنے بدون مہر کے آپکو نیاز کرے یہہ خاص پیغمبر ھي کو حکم ھی فقط * تفسیر احمدي میں لکھا ھی کہ یہہ آیت اِسواسطے نازل ھوئي کہ خدا نے ازواج کثیرہ سے نکاح کرنا رسول کو حلال کر دیا تھا اور چار قسم کي عورتیں اُنکے واسطے حلال ھوگئي تھیں قسم اول وے عورتیں کہ جنسے نکاح ھوچکا تھا اور اُنکے مہر اُنکو دیدئے تھے — دوسري لونڈیاں اور باندیاں جو لوت میں آویں سب حلال ھوگئیں — تیسرے قسم کي عورتیں چچاؤں کي بیتیاں اور پھوپھیوں کي بیتیاں اور ماموں اور خالہ کي بیتیاں — چوتھي قسم کي وے عورتیں جو رسول کو اپنا

نفس آپ بخشدیں بدون نکاح اور مہر کے * پس وہ عورت جسنے
نبي کو اپنا نفس بخشا تھا میمونہ بنت حارث یا خولہ بنت حکیم
یا اُمِّ شریک تھي پر اِس سے صحبت نہیں ہونے پائي اِسپر اکثر
اہل علم متفق ہیں اور زینب بنت خزیمہ نے درمیانِ رمضان سنہ ۳
ہجري کے اپنے آپ رسول کو اپنا نفس بخش دیا تھا بدون مہر اور
نکاح کے اور آٹھہ مہینے تک خدمت میں پیغمبر کے حاضر رہکر
درمیان سنہ ۴ ہجري ماہ ربیع الاخر کے فوت ہوگئي یہہ چار عورتیں
ہیں جنکا ذکر اکثر مفسرین نے کیا ہی اور حسیني نے پانچویں
ایک عورت اور بھي لکھي ہی یعنے اُمِّ سہیل جو قبیلہ بني اسد کي
تھي و قال ابن عباس ہذہ بیان حکم المستقبل و لم یکن حین النزول
عند النبي احد منہن بالہبۃ ابن عباس کہتے ہیں کہ جسوقت یہہ
آیت ہبہ نفس کي نازل ہوئي اُسوقت تک کسي عورت نے ایسا
کام نہیں کیا تھا بعد نازل ہونے اِس حکم کے کئي عورتوں نے رسول
کو اپنا نفس بخشا — تفسیر بیضاوي میں لکھا ہی کہ اُمہاني بنت
ابي طالب جو پیغمبر کے چچا کي بیتي تھي اُسکي خواہش پیغمبر نے
کي تھي مگر اُسنے اِنکار کیا جبکہ یہہ آیت نازل ہوئي تو اُمہاني
کہتي ہیں کہ میں بچ گئي کیونکہ چچا کي بیتیوں کے ساتھہ شرط
ہجرت کي تھي اور میں نے ہجرت رسول کے ساتھہ نہیں کي تھي
پس اِسواسطے میں اُنپر حلال نہوئي * پس اب ذرا غور کرنیکي
بات ہی کہ خدا تعالیٰ ایسي تعلیمیں کیا کرتا ہی اور ہرایک
خواہش نفساني کے واسطے حکم اِباحت اور حلال کرنے کي اُتارتا

رهتا هی اور جس طرح رسول چاهتا هی یا اُسکا جس میں فائده نفسانی هوتا هی وهي حکم نازل فرماتا هی اور محمد صاحب کو بڑے بڑے مزے اور لذتیں عورتوں کے دینا چاهتا هی اور کیسي گندي تعلیم عورتوں کو دیتا هی که محمد صاحب کے خوش کرنیکو یہاں تک خدا موجود هی که جس عورت کا جي چاهے بلا نکاح اور بلا مہر کے بهي اِس آیت کے بهروسه پر حاضر هوکر اپنا نفس محمد کو بخش دے چنانچه پانچ عورتیں جنکا ذکر اُوپر هوا اِنکے سواء خولهؓ بنت هذیل نے بهي ایساهي کیا اور اسماء جونیهؓ نے بهي یهي حرکت کي مگر صحبت اُس سے نهوئي اور سواء اِسکے بہت عورتوں کي درخواست کي تهي مگر وے قابو میں نه آئیں جسکا اِراده زیاده هو وه سرورالمحزون مولوي شاه وليالله صاحب کي دیکهه لیوے قوله و زنے دیگر چوں آنحضرت خواستند که نزدیک شوند فرمودند هَبِي نَفْسَکَ نفس خود بمن ده گفت هیچ زن رئیسه نفس خود را ببازاري میدهد پس آنحضرت اورا جدا ساخته و خطبه کردند زني را پس پدرش گفت که وے داغ سفید دارد و بوی هیچ علت نبود و خطبه کردند زني را از پدرش وی صفت وی بیان کرد و گفت زیاده ازیں آنست که گاهی بیمار نشده است فرمودند اورا نزدیک خدا هیچ خیر نیست پس ترک کردند الغرض باوجود اِس حکم عام کے بهي حضرت نے نفس اماره کو قابو میں نکیا بلکه اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کا حکم بهي جاري هوا یعنے جو عورت لوٹ میں تمهارے هاتهه آوے اُسکو بهي بلا نکاح اپني صحبت میں رکهو تب تو مسلمان اور

حضرت دونوں خوش هوئے اور عمل اِس آیت پر هونا شروع هوا چنانچه پیغمبر کے پاس بهي آتهه لونڈیاں خدمت میں حاضر تهیں اول سلمیٰ دوسري اُم رافع تیسري رضوی چوتهي امیمه پانچویں اُم صمیر چهتهي ماریه ساتویں شیریں آتهویں اُم ایمن جسکو برکت بهي کهتے هیں *

علاوه ازیں قصه ماریه قبطیه کا جو سوره تحریم میں لکها هی وه یهه هی * یَآ اَیُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ ج تَبْتَغِي مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ط وَاللّٰهُ غَفُورٌ الرَّحِیْمٌ * قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَکُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِکُمْ ج وَاللّٰهُ مَوْلٰکُمْ ط وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ * اِس آیت کا قصه تفسیر احمدي میں یوں لکها هی که دو روایت هیں ایک یهه که محمد کو شهد کهانیکا بڑا شوق تها ایک روز زینب کے پاس گئے اُسنے آپکو شهد دیا آپ نے پیا اور خوش هوئے عایشه بنت ابوبکر اور حفصه بنت عمر پر یهه شاق گذرا اِسلئے اُن دونوں نے قسم کهائي که اگر رسول همارے پاس آویگا تو هم یهه کهینگي که تیرے منهه سے ایسي بدبو آتي هی جیسے کیکر کي چهال کا عرق پیا هو چنانچه جب وه آئے ایسا هي اُن دونوں نے کها اُنهوں نے کها که میں نے تو شهد پیا هی زینب کے گهر میں کیکر کي چهال کا عرق تو نهیں پیا اور محمد نے قسم کهائي اور کها که شهد بهي میں نے اپنے پر حرام کیا آج سے پهر کبهي نه پیونگا * بیضاوي میں لکها هی که شهد حفصه کے گهر میں پیا اور صحبت عایشه سوده اور صفیه سے کي اُنهوں نے یهه کها

کہ ہمکو بدبو آتي ہی غرضیکہ قسم کہا لي اِسواسطے یہہ آیت نازل ہوئي — دوسري روایت یہہ ہی کہ جس روز عایشہ کي صحبت کا دن تہا اُس دن ماریہ لونڈي سے صحبت کرلي تہي یہہ بات حفصہ کو معلوم ہو گئي تہي اُسکو کہا کہ تو اِس بات کو ظاہر نہ کیجیو آج سے پہر میں ماریہ سے صحبت نہ کرونگا اور تجہکو میں خوشخبري دیتا ہون کہ میرے بعد اُمت کے مالک ابوبکر اور پہر تیرا باپ عمر ہونگے اُسنے عایشہ سے کہدیا چنانچہ اِسي سبب اُن دونوں عورتوں میں بڑي دوستي اور محبت ہوگئي کیونکہ اُن دونوں کے باپوں کو مالک اُمت کا بنایا — بعضے یہہ کہتے ہیں کہ محمد ایک روز حفصہ کے گہر میں گئے اور باري بہي اُسي کي تہي مگر اُسکا باپ عمر بیمار تہا وہ باجازت رسول کے اپنے باپ کي عیادت کو گئي تہي یہہ تفسیر حسیني میں ہی یا کچہہ کہانا لینے گئي تہي یہہ تفسیر زاہدي میں ہی پس محمد نے اُسکے گہر میں ماریہ قبطیہ کو بلا لیا اور صحبت کي یہہ بات اُسکو ناگوار گذري اِس لئے رسول نے ماریہ کو اپنے پر حرام کر لیا اور قسم کہا لي کہ پہر صحبت اُس سے نہ کرونگا اور اُس کو خوشخبري دي کہ میرے بعد ابوبکر اور پہر تیرا باپ عمر مالک اُمت کے ہونگے یہہ سب بات حفصہ کے خوش کرنیکو کي اور کہا کہ اِس بات کو ظاہر نکرنا پر اُسنے ظاہر کردي اِس لئے اُسکو طلاق دیدیا اور آپ نے اپني سب بیبیوں کو چہوڑکر اُنتیس دن ماریہ کے گہر میں اِقامت کي پس جبرائیل نازل ہوا اور کہا کہ حفصہ کو پہر اپنے گہر میں بلا لو کیونکہ وہ بہت روزہ رکہني ہی اور وہ جنت میں تیري بیبیوں میں ہوگي یہہ تفسیر کشاف

میں لکھا ھی اور مدارک میں بھي ھی بعضے یہہ بھي کہتے ھیں
کہ طلاق نہ دیا تھا بلکہ اُسکا شکوہ کیا تھا یہہ روایت تفسیر
زاھدي میں ھی * پس یہہ آیت نازل ھوئي جسکا یہہ ترجمہ ھی
ای نبي تو کیوں حرام کرتا ھی اپنے پر وہ جو حلال کیا اللہ نے
تجھپر تو چاھتا ھی رضامندي اپني عورتوں کي اور اللہ بخشنیوالا
مہربان ھی تھہرا دیا ھی اللہ نے تمکو توڑ ڈالنا اپني قسموں کا اور
اللہ صاحب ھی تمھارا اور وھي ھی سب جانتا حکمت والا — یعنے
محمد تو اپنے پر کیوں حرام کرتا ھی شہد یا صحبت ماریہ قبطیہ
کي وہ خدا نے حلال کي ھی تجھپر اِس حرام تھہرانے اور قسم کھانے
سے تو اپني بیویوں یعنے عایشہ اور حفصہ اور سودہ اور صفیہ کو
خوش کرنے چاھتا ھی حالانکہ خدا بخشنے والا مہربان ھی اللہ نے
قسم توڑنا تمکو بتلا دیا ھی کہ اُسکا کفارہ دیدو اور قسم توڑ ڈالو
چنانچہ مقاتل روایت کرتا ھی کہ اِس ماریہ قبطیہ سے جو قسم کھالي
تھي اِس قسم کے توڑنے کي عیوض ایک غلام محمد نے آزاد کیا تھا
تا کہ وہ کفارہ ھوجاوے اور حسن کي یہہ روایت ھی کہ محمد نے
کفارہ بھي نہیں دیا کیونکہ اُسکے گناہ اگلے اور پچھلے خدا نے سب
معاف کردئے تھے یہہ صرف اُمت کو تعلیم ھی کہ جب قسم اُن
اشیاء میں کھاؤ جو حلال ھوں اور اُنکو تم حرام اپنے پر تھہرا لو تو
بر وقت اُس قسم توڑنے کے کفارہ دیدیا کرو *

اور سورۂ احزاب میں مسماۃ زینب اور زید کا قصہ یوں لکھا ھی*

وَ مَا کَانَ لِمُؤمِنٍ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ اَمْرًا اَنْ یَکُونَ لَهُمُ

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا * وَ اِذْ
تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ
وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ج وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ
تَخْشٰهُ ط فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا *

يهه دو آيتيں هيں پهلي اِس بيان ميں هى كه زينب كا نكاح زيد سے هوا دوسري اِس بيان ميں هى كه زيد نے زينب كو طلاق ديا اور پهر اُسكا نكاح محمد سے هوا تفسير احمدي ميں جو لكها هى اُسكا ترجمه كرتا هوں زيد بني كلاب سے تها عرب لوگ جب بني كلاب پر تاخت لائے تو زيد كو پكڑكر مكه ميں لے آئے اور خديجه كے هاتهه اُسكو فروخت كر ديا جب خديجه نے محمد سے نكاح كيا تو اپنا تمام مال معه غلاموں كے رسول الله كو هبه كر ديا تها اُن ميں زيد بهي آ گيا ايك مدت كے بعد جب بني كلاب كے لوگ مكه ميں تجارت كرنے كو آئے اُنكو معلوم هوا كه زيد رسول الله كے پاس هى اُنهوں نے درخواست كي كه جو قيمت كهو هم زيد كي ديديں اُسكو هميں واپس كر دو آپ نے زيد سے پوچها اُسنے اِنكار كيا اور كها كه ميں رسول الله كي خدمت ميں رهنا منظور كرتا هوں ما باپ كے پاس جانا نهيں چاهتا پس محمد نے اُسكو آزاد كر ديا اور لےپالك بيٹا بنا ليا يهه سب بيان تفسير زاهدي كا هى بعد ازآن رسول الله زينب

بنت حجش سے جو محمد کي پھوپھي کي بيٹي تھي زيد کي شادي
کي تجويز ٹھہرائي زينب نے اور اُسکے بھائي عبداللہ نے اِنکار کيا
پس اُسوقت يہہ آيت نازل هوئي * وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا
قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ * وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا * کسي مرد مسلمان يا کسي عورت مسلمان
کو اپنے کام کا اختيار نهيں جبکه خدا اور اُسکا رسول ايک بات ٹھہرا
دے اور جو کوئي بے حکم چلا اللہ اور اُسکے رسول کے سو وہ راہ بھولا
صريح فقط * مفسرين لکھتے هيں مسلمان سے مراد عبداللہ تھا اور عورت
مسلمان سے مراد زينب تھي پس جب يہہ آيت نازل هوئي اُسوقت
زينب اور عبداللہ دونوں راضي هوگئے پس محمد نے زينب کا نکاح
زيد سے کر ديا بعد اِس نکاح کے رسول نے زينب کو ايک روز ديکھا
تو اُسکي محبت دل ميں آگئي اور اُسکے حسن پر مفتون هوکر يہہ
کہا سبحان اللہ مقلب القلوب يہہ الفاظ زينب نے سن لئے وہ سمجھہ
گئي کہ مجھپر محمد کا دل آگيا اُسنے اپنے خاوند زيد سے يہہ حال
کہا وہ سمجھہ گيا اور اُسي وقت سے اُسکي صحبت سے اُسکو کراهت
هوگئي اور رسول کے پاس آکر کہا کہ ميں اپني بيوي زينب کو چھوڑنا
چاهتا هوں آپ نے فرمايا کہ کيا تجھکو هوا کوئي بد بات تونے
اُسکي ديکھي هے اُسنے کہا کہ خدا کي قسم ميں نے تو اُسکي کوئي
بدي نهيں ديکھي پر وہ اپنے تئيں مجھسے بڑا سمجھتي هے اور
مجھکو حقير جانتي هے پس رسول نے اُسے کہا اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

وَاتَّقِ اللّٰهَ یعنے رهنے دے اپنے پاس اپني جورو کو اور خدا سے ڈر پس اِسکے بعد دوسري آیت نازل هوئي وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِي اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ انعمت علیه اَمْسِکْ علیک زَوجَکَ واتّقِ اللّٰهَ و تُخْفِي فِي نَفْسِکَ مَااللّٰهُ مُبْدِیه و تَخْشَی النَّاسَ وَ اللّٰه اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰهُ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِي اَزْوَاجِ اَدْعِیَائِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا * ترجمه اور جب تو کهنے لگا اُس شخص کو جس پر اللّٰه نے احسان کیا اور تونے احسان کیا (یعنے زید پر خدا نے یهه احسان کیا که اُسکو مشرف اسلام سے کیا اور محمد نے یهه احسان کیا که اُسکو آزاد کر دیا) رهنے دے اپنے پاس اپني جورو اور ڈر اللّٰه سے اور ای محمد تو چهپاتا تها اپنے دل میں ایک چیز جسکو اللّٰه کهولا چاهتا تها (یعنے عشق زینب کا) اور تو ڈرتا تها لوگوں سے اور حال آنکه اللّٰه سے تجهکو زیاده ڈرنا چاهئے پهر جب زید تمام کرچکا اُس عورت سے اپني غرض همنے وه تیرے نکاح میں دي تا نرهے سب مسلمانوں پر گناه یا تنگي اِس بات میں که اپنے لیپالکوں کي جوروُں سے شادي کر لیا کریں جبکه وے اپني غرض اُن سے پوري کر لیا کریں اور خدا کا کام پهلے هي سے کیا هوا تها *

گویا خدا تعالی محمد سے یوں کهتا هی که زید جس پر همنے اور تونے احسان کیا هی اُسکو ای محمد تو یوں کهتا تها که اپني بیوي کو اپنے پاس رهنے دے اُسکو نسبت کبر اور عظم نفس کے

نه کر یعنے یہه جو کہتا هی که وه مجهکو حقیر جانتي هی یہه تہمت
اُس پر نه کر خدا سے ڈر اور دل میں تیرے یہه بات تهي که اگر
زید طلاق دیدے تو میں اُسکو کر لوں یا عشق تجهکو جو اُس کا
هو گیا تها وه تو دل میں چهپاتا تها اور تو لوگوں سے ڈرتا تها اِس
لئے که وے یوں کہینگے که محمد نے اپنے لیپالک بیٹے کي جورو سے نکاح
کرلیا پس یہه خوف لوگوں سے بیجا تها تجهکو خدا سے ڈرنا چاهئے
نه که لوگوں سے پس جبکه زید اپني حاجت اُس عورت سے پوري
کر چکا اور اب اُس میں کچهه همت نه رهي اور طلاق اُسکو
دے چکا تو همنے تیرا نکاح زینب سے کردیا تاکه تیري اُمتّ کے
واسطے یہه دلیل هو اور مسئله حلت نکاح کامتبني کي جورو سے
نکل آوے تاکه اُمت کے لوگوں کو کچهه تنگي اور هرج نرهے فقط *
یہه مضمون اِس آیت کا هی تفسیر احمدي وغیره میں یوں هي
لکها هی حرف به حرف ترجمه میں نے کردیا جسکا جي چاهے دیکهه
لیوے پس اب پڑهنیوالے خود هي اِنصاف کریں که خدا تعالی
محمد کي کتني خاطر کرتا هی که جس قدر وه جوروان کرني چاهتا
هی حلال کرتا جاتا هی اور لونڈیاں بیشمار حلال کردیں اور پهر
اجازت عام دیدي که کوئي عورت مسلمان اگر اپنے نفس کو هبه
کردے تو وه بهي حلال هی اور محمد کے رشته داروں چچا پهوپهي
ماموں خالا اِن سب کي بیٹیاں حلال کردیں یہانتک که لیپالک
کي جورو تک بهي بعد خلاں حلال هوگي یہه افعال خدا کے اُن
اوصاف کے مخالف هیں جو کتب الهامیه میں درج هیں پس اِن
افعال سے نه ایسے خدا کو اپنا خدا اور نه ایسے پیغمبر کو اپنا پیغمبر

هم مان سکتے هیں * القصہ جبکہ کثرت ازواج هوگئي تو جو جو قباحتیں کثرت ازواج سے وقوع میں آیا کرتي هیں سب نمودار هوئیں اُس وقت آنحضرت گھبرائے اور جوروؤں سے نفرت هوگئي اور قسم کھائي کہ ایک مهینے تک اِن میں سے کسي عورت کے پاس نہ جاؤنگا وجہہ اِسکي یہہ تھي کہ محمد صاحب کي طاقت اور مقدور سے زیادہ اچھا کھانا اور اچھا کپڑا مانگتي تھیں لاچار هوکر محمد ایک مهینے تک مسجد میں بیٹھے رهے بعد گذرنے ایک مهینے کے یہہ آیت نازل هوئي جو سورہ احزاب میں واقع هی یا اَیُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَ اُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا * وَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا *

تفسیر حسیني میں یوں لکھا هی کہ ارباب سیر برآنند کہ در سال تاسع از هجرت سید عالم از ازواج طاهرات هجرت نمود و سوگند خورد کہ یک ماہ بایشان مصاحبت نکند و سبب آن بود کہ ازوے نفقہ و کسوت زیادہ از مقدور میطلبیدند چوں بردیماني و دق مصري و امثال آن و چیزها طمع میکردند کہ در تصرف آنحضرت نبود و اسباب دیگر کہ در کتب سیر مذکور است و بر هر تقدیر ملول گشتہ از ایشان اعتزال فرمود و بعزلت کہ در مسجد خزانہ وے بود تشریف فرمود بعد از بست و نہ روز کہ ماہ بدان عدد تمام شدہ بود جبرائیل آیت تخییر فرود آورد کہ یا ایها النبي اى پیغمبر

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ بگو مرزنان خودرا إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اگر هستيد شما كه ميخواهيد الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا زندگاني دنيارا يعنے تنعم دران وَ زِيْنَتَهَا و آرايش آنرا چون ثياب فاخره و پيراهن بتكلف فَتَعَالَيْنَ پس بيايند كه أُمَتِّعْكُنَّ بدهم شمارا متعه طلاق و أُسَرِّحْكُنَّ ورهاكنيم شمارا سَرَاحًا جَمِيْلًا رها كردن نيكو برغبت نه ازروے كراهت و ان كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ و اگر هستيد كه ميخواهيد ثواب خدا تعالى و رَسُوْلَهُ و خوشنودي رسول اورا و الدَّارَالْاٰخِرَةَ و نعيم سراے ديگر فَاِنَّ اللّٰهَ پس بدرستيكه خدا تعالي أَعَدَّ اماده كرده است لِلْمُحْسِنَاتِ مرزنان نيكو كار را مِنْكُنَّ از شما يعنے آنها كه اختيار شق ثاني كنند أَجْرًا عَظِيْمًا مژدے بزرگ كه زخارف دنيا در جنت آن محقر و مختصر باشد آورده‌اند كه اول كسيكه از ازواج طاهرات كه خدا و رسول را اختيار فرمود عايشه صديقه بود * يعنے اى نبي اپني جوروں كو كهدے كه اگر تمهارا اراده دنيا كي زندگي اور لذت اور زينت كا هى تو آؤ تمكو كچهه ديكر طلاق ديدوں اور اچهي طرح تمكو رها كردوں اور اگر الله اور رسول كي خوشنودي اور عاقبت كي خوبي چاهتي هو تو خدا نے تم ميں سے اُن عورتوں كے واسطے جو نيك هيں بڑا اجر مقرر اور مهيا كر ركها هى چنانچه فاطمه بنت ضحاك جو حضرت كي ايك زوجه تهي اُسنے كها كه بهتر يوں هى آپ مجهكو چهوڑديں پس

اُسکو طلاق دیدیا وہ اونٹوں کي مینگنیاں چنتي پھرا کرتي تھي اور لوگ آنحضرت کے ازواج پر بہتان بندیاں بھي کرنے لگے تھے چنانچہ حضرت عایشہ پر بہتان بندي کرنے کا قصہ قرآن میں بھي مذکور ھی جسکو عقل سلیم تکذیب نہیں کرسکتي مگر ھم ایسي باتیں لکھنا نہیں چاھتے غرض ھماري یہہ ھی کہ آنحضرت نے ابتدا میں تو اِس مقدمہ میں بہت زور شور مچایا اور اپنے ساتھیوں کو بھي ایسي باتوں کي تعلیم و ترغیب دي آخر کو جب کثرت ازواج کے برے نتیجے دیکھے تو طلاق دینے پر طیار ھو گئے اور آگے کو بھي بس کئے چنانچہ سورہ احزاب میں آیت نازل ھوئي * لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ * یعنے نہیں حلال ھیں تجھکو عورتیں بعد اِن نو کے اور یہہ بھي حلال نہیں رھا کہ ایک کي عوض دوسري بدل لے اگرچہ اُنکا حسن تجھے خوش آوے جیسے کہ پہلے حلال تھا مگر لونڈیاں حلال رھیں — اور جبکہ حضرت کو یہہ بھي شرم آئي کہ اب یہہ عورتیں خراب حال پھرینگي یا دوسروں کے گھر میں جاکر نکاح کرلینگي اِس میں ھماري عزت دنیاوي جاتي رھیگي تو پھر سورہ احزاب میں یہہ آیت نازل ھوئي * وَلَا اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا * یعنے محمد صاحب کي عورتوں سے اُسکے پیچھے کبھي کوئي نکاح نکرے اگرچہ وہ مطلقہ ھوں یا رانڈ حالآنکہ آنحضرت خود غیروں کي مستعملہ عورتوں سے نکاح کرلیں مگر کوئي اُنکي مستعملہ سے نکاح نکرے اگر کہو تعظیماً

یہہ حکم آیا ھی تو میں کہتا ھوں کہ پہلے سے محفوظہ غیر مستعملہ عورتیں خدا نے اُنکو کیوں ندیں اُس وقت تعظیم کہاں گئي تھي *

اب اِس تمام بیان مذکورہ سے چند نتیجے برآمد ھوتے ھیں — پہلا نتیجہ تو یہہ ھی کہ آنحضرت نفس امارہ کے ازحد مطیع تھے اور نفساني خواھشوں کے پابند ھمارے مانند تھے — دوسرے یہہ کہ ھر موقع پر بموجب اپنے مطلب کے آیت نازل کرتے تھے اُنکے مطلب کے خلاف کبھي کوئي آیت نازل نہوئي کبھي خدا نے یہہ نہ کہا کہ ای محمد کیوں زید کي جورو کا عشق تیرے دل میں پیدا ھوا اِس سے باز آ کیوں عورتوں کا شوق زیادہ از حد دل میں رکھتا ھی توبہ کرکے روحانیات کي طرف توجہ کر بخلاف اِسکے جس طرف نفس امارہ توجہ کرتا گیا اُسي طرف سے ایک آیت بمراد دل نازل ھوتي گئي بھلا کونسا عقلمند ایسي باتیں دیکھکر اُنکو اپنا شفیع قرار دیگا — تیسرے یہہ کہ اِس خراب تعلیم کے سبب بہت سي عورتیں جمع کرکے اُنکو ایک ایک خاوند کرنے سے باز رکھا اور اُنکے دلکي حسرت نکلنے ندي کیونکہ موسیٰ کي پہلي کتاب کے باب دوم کي آیت ۲۴ میں لکھا ھی کہ وے دونوں یعنے عورت مرد ایک تن ھونگے محمد صاحب نے ایک تن نہونے دیا اپنا عیش مد نظر رکھا عورتوں کے عیش پر توجہ نکي — چوتھے یہہ کہ جب اُنکے بدن کي طاقت جسماني کم ھوگئي تو طلاق دینے پر راضي ھوگئے پھر بھي شرم دنیاوي کے سبب اُنکو دوسرا نکاح کرنے کي اجازت ندي یہہ اُن عورتوں پر کیا سخت ظلم ھوا — اب بعضے علماء محمدیہ کہتے ھیں کہ داؤد وغیرہ نے بھي لونڈیاں رکھي ھیں اور اوریا کي

جورو سے زنا کیا ھی اور اَوْر بہت سي جورواں رکھي ھیں باوجود اِن حرکات کے داؤد کي نبوت تمھارے نزدیک مسلم ھی پھر محمد پر ایسے معاملات کي جہت سے کیوں اعتراض کرتے ھو—جواب یہہ ھی کہ اُنکي حرکات ناشایستہ اُنکي نبوت میں مخل نہیں ھیں مگر محمد کي حرکات اُسکي نبوت میں خلل انداز ھیں کیونکہ اِنکي اور اُنکي حرکات یکساں نہیں بلکہ زمین آسمان کا فرق رکھتي ھیں دو وجہ سے اول آنکہ وے لوگ یعنے داؤد وغیرہ انبیا تھے اور انبیا معصوم نہیں ھوتے کیونکہ جانبین کي کتابیں اِس امر کي گواہ ھیں اور دونوں † کتابوں میں انبیا کے گناھوں کا ذکر بھي آیا ھی اور کوئي آیت معصومیت انبیا پر نہ مسلمانوں کے پاس ھی اور نہ عیسائیوں کے اور آیت لِیَغْفِرَلَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ مَا تَاَخَّرَ میں لفظ ذنب جو گناہ کے معنے رکھتا ھی اور علماء محمدیہ ترک اولی کے معنے سمجھتے ھیں یہہ اُنکا تکلف اُس وقت تسلیم ھو سکتا ھی کہ جب وے کوئي آیت قرآني عصمت انبیا پر پیش کریں ورنہ اُنکے عقلي عقیدہ کے ثبوت کے لئے آیت قرآني میں تاویل کرکے ذنب کو ترک اولی کے معنے میں ھم کسي طرح نہیں سمجھہ سکتے * پس جبکہ دونوں کتابوں سے ثابت ھو گیا کہ انبیا معصوم نہیں ھوتے تو اب ھم کہتے ھیں کہ داؤد وغیرہ انبیا تھے اور اُنکے واسطے عصمت شرط نہیں ھی پس اُنکي حرکات یا تو ضرورت شرعي یا خطیات میں داخل ھیں اور اُنکي نبوت میں خلل انداز نہیں

† یعنے بیبل و قرآن *

هیں کیوں اُنھوں نے نفس امارہ کي اطاعت سے یا ضرورت شرعي سے یہہ کام کئے هیں چنانچہ داؤد ۵۱ زبور میں اپنے گناہ کا اقرار کرکے صاف روتا هی مگر محمد صاحب دعوی کرتے هیں کہ مین نفس کي اطاعت سے یہہ کام نہیں کرتا بلکہ مجھے خدا نے یہہ کام کرنے کا حکم دیا هی اور اُسکي مرضي سے کرتا هوں یعنے زید کي جورو سے خدا نے میرا خود نکاح پڑھا دیا اور ماریہ قبطیہ کي بابت جو قسم کھائي تھي اُسکے توڑنے کا بھي مجھے خدا نے حکم دیا اور سب عورتوں کي باتیں بموجب حکم الھي کے کرتا هوں اب دیکھئے کہ خدا پر تہمت لگائي جاتي هی کہ وہ ایسي بیہودہ حرکات کرنے کا اُنھیں حکم دیتا هی اِس لئے داؤد کي حرکات کي مانند یہہ حرکات محمدیہ نہیں هو سکتي کہ اُنکا نظیر دینا جایز هو — دوسري وجہہ یہہ کہ انبیا کے واسطے تو عصمت شرط نہیں هی مگر شفیع کے واسطے نہایت ضروري شرط هی کیونکہ بدون عصمت کے شفیع نہیں هو سکتا ورنہ وہ خود شفیع کا محتاج هوگا پس محمد صاحب مدعي شفاعت هیں اگر اِنکي حرکات مثل داؤد کے خطیات میں شمار کي جاویں تو لازم آویگا کہ وے شفیع نہیں هیں اور یہہ خلاف معروض کے هی پس یہہ نظیر دینا مسلمانوں کا باطل هی — اب علماء محمدیہ پردہ پوشي کے لئے یوں کہتے هیں کہ آنحضرت نبي و شفیع اور معصوم وغیرہ سب کچھہ تھے اور یہہ یعنے کثرت ازواج اور عام مسلمان عورتوں کو بلا مہر و بلا نکاح لفظ هبہ سے صحبت میں لانا وغیرہ جو جو امور هیں یہہ سب خصایص محمدیہ میں داخل هیں پس یہہ محامد هوئے نہ عیوب — اِس کا

جواب یہہ هی کہ جو امور ادم کے وقت سے آج تک عقل سلیم اور شریعت الٰهي نے عیوب میں داخل سمجھے هیں اور جنکے سبب سے اشرار و ابرار میں تمیز کیجاتي هی ان امور کو اگر هم اپنے شفیع یوم‌الجزا میں پاویں تو بتلاؤ کہ کس دلیل سے وہ عیوب محامد میں خیال کئے جاویں جس دلیل سے اُنکے حق میں محامد سمجھوگے اُسي دلیل سے اشرار لوگ اپنے حق میں بھي محامد و خصایص سمجھینگے اگر کثرت ازواج وغیرہ عیش کي باتیں خصایص محمدیہ میں داخل هیں تو خصایص کرشن یا کنھیاجي کے اور خصایص امرالقیسہ میں بھي یہي امور درج هیں اُنکو بھي مطعون نہ کرو اِسکے کیا معنے کہ دوسرے کے حق میں تو یہہ عیب هی مگر میرے حق میں هنر — هاں ایسے خصایص بتلاؤ کہ جیسے یسوع مسیح کے پاک خصایص هیں * مثلاً ساري عمر کنوارا رهنا گناہ سے معصوم رهنا — مختارانہ معجزات دکھلانا لوگوں کے گناهوں کي خاطر مارا جانا — تین دن بعد گور سے جي اُتھنا — جہان کو گناهوں سے پاک کرنا — خدا کے دهنے هاتھہ همیشہ بیتھنا — جہان کا اِنصاف کرنے کو قیامت کے دن انا — وغیرها من المحاسن والمحامد الحقیقۃ پس یہہ خصایص مسیحیہ هیں بھلا جسکے خصایص ایسے عمدہ هوں وہ نجات دیگا یا وہ شخص کہ جسکے خصایص مثل خصایص گنہگاروں کے هوں اور زبردستي سے ایک گروہ اُنکو محامد میں داخل کرکے تکلف کي جھوتھي باتیں کرے *

دوسرا اعتراض تعلیم محمدیہ پر

بابت بہشت کے ھی آنحضرت نے بہشت کے باب میں ایسي تعلیم کي ھی کہ عقلاً و نقلاً وہ بیان درست نہیں ھی بلکہ محض دھوکھا اور ترغیب معلوم ھوتي ھی ناظرین کو چاھئے کہ سب آیات بہشت کو ملاحظہ کریں بعد ازاں اُن سب آیات کے مضامین سے جو نتیجہ نکلتا ھی دیکھکر اِنصاف کریں پس واضح ھو کہ قرآن میں بہشت کي بابت سورہ محمد میں یوں لکھا ھی مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ط فِيهَا اَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ج وَاَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ج وَاَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِيْنَ ج وَاَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ط وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ط یعنے حال اُس بہشت کا جنکا متقیوں سے وعدہ ھوا ھی ایسا ھی کہ وھاں نہریں ھیں جنکا پاني بو نہیں کرتا اور دودہ کي نہریں ھیں جسکا مزہ نہیں بدلتا اور شراب کي نہریں ھیں جو پینیوالوں کو مزا دیتي ھیں اور صاف شہد کي نہریں ھیں اور ھر قسم کے میوے اور وے لوگ اپنے خدا کي بخشش حاصل کرینگے * پھر سورہ رحمن میں ھی فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ * یعنے بہشت میں ایسي حوریں ھیں نیچي نگاہوالیاں کہ اُنکو کسي آدمي یا جن نے پہلے بہشتیوں کے نہیں چھوا پھر سورہ نبا میں ھی

وَكَوَاعِبَ اَتْرَاباً وَّكَاساً دِهَاقاً * یعنے بہشت میں نئي چھاتیوں والي عورتیں هیں اور لبالب بھرے پیالے شراب کے ایسي طرح کے مضمون قرآن میں بہت سے لکھے هیں مگر یہہ سب بناوت معلوم هوتي هی کیونکہ کتب سماوي سے یہہ ثابت هوا هی کہ بہشت میں مجازي خوشي کوئي نہیں هی بلکہ روحاني خوشي وهاں پر هوگي چنانچہ حضرت عیسیٰ نے متي کے ۲۲ باب آیت ۲۴ سے ۳۰ تک میں صاف کہا هی کہ وهاں پر عورتیں نہیں ملتیں بلکہ فرشتوں کي مانند رهتے هیں جبکہ حضرت عیسیٰ بہشت کي کیفیت اِس طرح پر بیان کرچکے اور اگلے انبیا کي کتابیں بھي ایسے قسم کے بیانات سے مملو هیں پھر یہہ نیا بہشت جو بیان هوتا هی کسطرح یقین کیا جاوے اور اِن بیانات سے یہہ بھي معلوم هوتا هی کہ جو جو چیزیں دنیادار لوگ اِس جہان میں پسند کرتے هیں یعنے جوان عورتیں اور شرابخواري اور چاندي سونا اور فرشوں پر تکیہ لگاکر بیٹھنا اور نوکر و غلام سامنے کھڑے کرنا وہ سب بموجب اُنکي خواهش کے بہشت میں ثابت کیا گیا هی یہاں سے صاف ظاهر هی کہ جہلاء کو ترغیب دیکر اپنے مذهب میں لانا منظور تھا کیونکہ اُنکے دلکي خواهش کے مطابق اُنسے وعدہ کیا جاتا هی *

تیسرا اعتراض بابت جہاد وغیرہ کے

سورہ تحریم میں هی یَا اَیُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ * یعنے ای نبي جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور اُن پر سختي کر

سابق میں جبکہ مسلمان کمزور تھے تو یہہ آیت آئی تھي لَکُمْ دِینُکُمْ وَلِیَ دِینِ * یعنے تم اپنے دین پر رهو هم اپنے دین پر رهیں نہ تم همکو ستاؤ نہ هم تمکو کچھہ کہیں—یہاں سے یہہ بات معلوم هوئي کہ جب آنحضرت ضعیب اور ناطاقت تھے تو یہہ عہد باندھا تھا کہ هم تم اپنے اپنے دین پر قایم رهیں مگر اب جو طاقت آگئي اور عرب کے کچھہ لوگ مسلمان هوگئے تو پہلے وعدہ سے انحراف کرکے لڑائي کا حکم جاري کیا یہاں سے گونگیراپن اور دلکا کپت ظاهر هوتا هی اور ایک طرح کي دغابازي کفار کے ساتھہ پائي جاتي هی علاوہ ازیں خود نفس جہاد پر بھي اعتراض هی کیونکہ یہہ امر نہایت قبیح اور دین کے باب میں مکروہ هی اور اِسکے جاري کرنے سے دین کا کوئي فایدہ نظر نہیں آتا بلکہ دین کا بڑا نقصان هوتا هی هاں اِتنا فایدہ هی کہ مسلمانوں کو لوت کا مال اور پرائي عورتیں اور غلام مفت هاتھہ آجایا کرتے تھے اور آنحضرت کو بھي پانچواں حصہ لوت کے مال سے ملتا تھا—یہاں سے صاف ظاهر هی کہ اِسي طمع پر جہاد کئے جاتے تھے چنانچہ قران میں جابجا مسلمانوں کو مال غنیمت کي ترغیب دلائي گئي هی جیسے کہ فصل دویم میں مذکور هی اور پرائي عورتوں سے جو جہاد میں هاتھہ آویں بلا نکاح صحبت بھي ایسے مطلب سے جایز کي گئي هی هم تو جب جانتے کہ خالصتہ‌اللہ یہہ کام هوتا هی جبکہ پانچواں حصہ لوت کا آنحضرت بھي نہ لیتے اور مسلمان بھي برائي عورتوں اور مال پر دست‌اندازي نہ کرتے یہہ سب باتیں اپني غرض کے واسطے هیں

اور اُسکا نام یہہ رکھا گیا ھی کہ خدا کا دین جاري کرنے کے واسطے یہہ کام ھوتا ھی اگر ھم تمام بیان جہاد کا اور جو جو کچھہ آنحضرت اور اُنکے اصحاب نے کیا ھی اِس جگہہ پر بیان کریں تو کتاب بھی بڑھہ جاویگي اور ایک طرح کے خلق کے بھي خلاف ھی اِس لئے مصنف کے واسطے اِسھي قدر کافي ھی بعض مسلمان یوں کہتے ھیں کہ موسیٰ و داؤد وغیرہ انبیا نے بھي جنگ کئے ھیں اور فوج کشي کرکے مال غنیمت کھایا ھی اُن کو چھوڑکر آنحضرت پر کیوں اعتراض کرتے ھو اِسکا جواب یہہ ھی کہ اُن لوگوں نے دنیاوي جنگ کئے ھیں اور مراد اُنکي اِن لڑائیوں سے یہہ تھي کہ اُنکو ملک ھاتھہ آوے اور خدا کو بھي یہي منظور تھا کہ کنعانیوں کے ممالک و اسباب یہودیوں کو دیوے اِس لئے اُسنے حکم دیا کہ کنعانیوں کو قتل کرو اور اُنکے ملک چھین لو اور تم عیش و آرام سے اُس ملک میں رھو یہہ غرض نہیں تھي کہ اگر وہ ایمان لاویں تو چھوڑ دو اور جو نہ لاویں تو اُنسے روپیہ لیلو اور جو نہ ایمان لاویں اور نہ تمکو روپیہ دیں تو قتل کرو اور اُنکي عورتیں اور بچے پکڑکے نفع اُٹھاؤ وے معاملے تو ایسے تھے جیسے کہ کوئي غضب الٰهي خاص کسي فرقہ یا خاص کسي سے شہر پر آتا ھی یعنے کنعانیوں پر غضب الٰهي بني اسرائیل کے ذریعہ سے بھیجا گیا تھا اگر وہ ایمان لاویں توبھي مارے جاویں اور جو نہ لاویں توبھي مارے جاویں کسي حالت میں معاف نہیں ھو سکتے الغرض جہاد کي صورت تو اور ھی اور موسیٰ وغیرہ کے جنگ کي صورت اور ھی اِسکا نظیر دینا نامناسب ھی اور یہي باعث ھی کہ آجتک عیسائیوں اور

یہودیوں نے یہہ مسلمانوں کا نظیر قبول نہیں کیا — محقق منصف پر خوب روشن ھی کہ موسیٰ وغیرہ کے جنگ اور اُسکي علت غائي اور صورت وقوع توریت میں کچھہ اور ھی اور جہاد محمدي کي صورت اور علت غائي کچھہ اور ھی ھرگز مطابقت نہیں ھی *

چوتھا اعتراض

ساري تعلیم محمدي مجازي تعلیم ھی روحاني بات کوئي بھي اُنھوں نے تعلیم نہیں کي اگر کوئي تعلیم محمدي قرآن میں روحاني لکھي ھو تو مسلمان لوگ ھمکو بتلاویں ھمنے تو سارے قرآن میں محمدي تعلیم کو غور سے دیکھا بالکلُ جسماني تعلیم ھی مثلاً کعبہ کا حج صفا مروہ کے درمیان دوڑنا — سات کنکریاں پہاڑ پر جاکر پھینکنا — کعبہ میں چلکر سر منڈانا — حجراسود کو بوسے دینا — بکري ذبح کرنا — وضو کرنا — غسل کو عبادت جاننا — آب زمزم پینا — کعبہ کے غلاف کو چومنا — الفاظ پرستي کرنا — وغیرہ یہہ سب مجازي باتیں ھیں بعضي بت پرستوں کے مذھب کي ھیں اور بعضي شریعت موسوي کي جو کہ موقت تھے اور حضرت مسیح نے اُسکي تکمیل کرکے جہان کو اُنسے آزاد کیا تھا اور مسیح کے آنے سے وہ سب متروک ھوکر بجاے اُنکے روحاني تعلیم جاري ھوئي تھي اب تعلیم محمدي اُس روحاني تعلیم کو جو عقلاً و نقلاً اور تجربۃً وسایل نجات ھیں اور انجیل بالکل اُنسے بھري ھوئي ھی چھوڑنا چاھتي ھی کوئي دانا تجربہ کار منصف ایماندار مسیح کي تعلیم کے

سامنے اِس تعلیم محمدي کو هرگز پسند نه کریگا بخوف طوالت اِس فصل میں بطور نمونه تهوڑا سا لکها جواب الجواب میں اچهي تشریح کردي جاویگي انشاءالله تعالی پس جبکه نه تو معجزات ثابت هوتے هیں اور نه پیش‌گوئیاں اور نه کسي اگلے نبي نے اُنکي خبر دي هی اور نه اُنکي تعلیم اچهي هی اور نه اُنکي معصومیت ثابت هوتي هی اور نه اُنکا چال و چلن اچها هی بهلا پهر اِنصاف کرو که کس بهروسے پر اُنکو اپنا شفیع قرار دیں اور نبوت کے قایل هوں تعصب کو چهوڑو عدالت کا دن یاد کرکے اِنصاف کرو آینده اِختیار هی و ما علی الرسول الا البلاغ فقط *

باب دویم

اِس امر کے بیان میں که آیا دین عیسائي من جانب الله هی یا نهیں اور اگر حق هی تو کون سي دلیلوں سے اُسکا حق هونا ثابت هوا *

واضح هو که اول تو اُنهیں چار علامتوں کا تلاش کرنا جو باب اول میں مذکور هوئیں یہاں پر بهي لازم هی بعد اِسکے بعض خصوصیات جو اِس مذهب میں پائي جاتي هیں اور اُنکي جهت سے اِس دین کا من جانب الله هونا متحقق هوتا هی آخر میں ذکر کیجاوینگي *

فصل اول

حضرت عیسیٰ کے معجزات کي تحقیقات میں *

اگرچہ اهل اِسلام اُنکے معجزات کا اِنکار نہیں کرسکتے کیونکہ قرآن کو معجزات عیسویہ هي سے رونق دي گئي هی توبهي بعض معجزات حضرت مسیح کے ذکر کرنا ضروریات سے هی تا کہ معلوم هوجاوے کہ یهہ معجزات نصوص سے ثابت هیں آیات مشترکات سے ثابت نہیں اور اِنکے وقوع میں مفسرین بهي اِختلاف نہیں کرتے جیسے کہ معجزات محمدیہ کے وقوع میں مفسرین قرآن اِختلاف کرتے هیں اور یهہ معجزات رسولان برحق یعنے حواریوں کي تحریرات سے ثابت هیں جو کہ اُنهوں نے اپني حین حیات هي میں منتشر کر دي تهیں اور خود بهي اُنکي اِصلاح کے واسطے سفر کرتے پهرتے تهے چنانچہ قرآن میں بهي سورهٔ یاسین کے اندر اُنکي رسالت اور سفر کا ذکر آیا هی * وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ۔ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُونَ * اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا اِنَّا اِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ * یعنے بیان کر واسطے اُنکے بات گانووالوں کي جب کہ وهاں گئے رسول جب کہ بهیجدئے هم نے اُنکے پاس دو رسول تو جهتهلایا اُنهوں نے اُنکو پس تقویت کي هم نے اُنکي تیسرا رسول بهیجکر پس کہا اُنهوں نے کہ هم تمهاري طرف بهیجے گئے هیں مفسرین لکهتے هیں کہ یهہ یوحنا و شمعون وغیرہ تهے چنانچہ

اِنکے ذکر میں جدا رسالہ لکھا گیا ھی پس اگر کوئي صاحب آن معجزات عیسویہ سے کما حقہ واقف ھونا چاھے تو اِنجیل کو اول سے اَخر تک علماء مسیحیہ سے سمجھکر پڑھے مگر بندہ اُن میں سے کچھہ یہاں پر ذکر کرتا ھی *

نمبر ۱ کوڑھي پر کا معجزہ

متي کے ۸ باب آیت ۲ سے ۳ تک — دیکھو ایک کوڑھي نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا. ای خداوند اگر تو چاھے تو مجھے صاف کرسکتا ھی یسوع نے ھاتھہ بڑھاکے اُسے چھوا اور کہا مین چاھتا ھوں کہ تو صاف ھو اور وھیں اُسکا کوڑہ جاتا رھا *

نمبر ۲ فالج زدہ پر کا معجزہ

متي کا ۸ باب آیت ۵ سے ۱۳ تک — دیکھو جسکا خلاصہ یہہ ھی کہ یسوع نے صوبہ دار کو کہا جا اور جیسا تو ایمان لایا تیرے لئے ھو اور اُسي گھڑي اُسکا چھوکرا چنگا ھوگیا *

نمبر ۳ ھوا اور دریا پر کا معجزہ

متي کا ۸ باب آیت ۲۴ سے ۲۷ تک — اور دیکھو دریا میں ایسي بڑي آندھي آئي کہ ناو لہروں میں چھپ گئي پر وہ سوتا تھا تب اُسکے شاگردوں نے پاس آکے اُسے جگایا اور کہا ای خداوند ھمیں بچا کہ ھم ھلاک ھوتے ھیں اور اُسنے اُنھیں کہا ای کم اِعتقادو کیوں

ڈرتے ھو تب اُسنے اُٹھکے ھوا اور دریا کو ڈانٹا اور بڑا چین ھوگیا اور لوگوں نے تعجب کیا اور کہا کہ یہہ کیسا آدمي ھی کہ ھوا اور دریا بھي اُسکي مانتے ھیں *

نمبر ۴ مفلوج پر کا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲ سے ۷ تک—دیکھو ایک مفلوج کو جو چارپائي پر پڑا تھا اُس پاس لائے اور یسوع نے اُسکا ایمان دیکھکر مفلوج کو کہا ای بیٹے خاطر جمع رکھہ تیرے گناہ تجھے معاف ھوئے اور دیکھو بعضے فقیہوں نے اپنے دل میں کہا کہ یہہ کفر بکتا ھی پر یسوع نے اُنکے دل کي جانکر کہا کیوں اپنے دلوں میں بدگماني کرتے ھو کونسا آسان ھی یہہ کہنا کہ گناہ تجھے معاف ھوئے یا یہہ کہنا کہ اُٹھہ اور چل پر اِسلئے کہ تم جانو کہ اِنسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اِختیار ھی سو اُسنے مفلوج کو کہا اُٹھکر اپني چارپائي اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا اور وہ اُٹھکر اپنے گھر چلا گیا *

نمبر ۵ عورت حایضہ پر کا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲۰ سے ۲۲ تک—دیکھو کہ ایک عورت نے جسکا بارہ برس سے لہو جاري تھا پیچھے سے آکے اُسکے کپڑے کا دامن چھوا کیونکہ اپنے جي میں کہا کہ اگر اُسکا کپڑا چھوؤں تو چنگي ھو جاؤنگي تب یسوع نے پھرکے اور اُسے دیکھکر کہا ای بیٹي

خاطر جمع رکهه کہ تیرے ایمان نے تجھے بچایا سو عورت اُسي گهڑي سے چنگي هوگئي *

نمبر ۶ لڑکي کے زندہ کرنیکا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲۳ سے ۲۶ تک — جب یسوع سردار کے گهر میں آیا اور بانسلي بجانے والوں اور بهیڑ کو غل مچاتے دیکها تو اُنهیں کہا کنارہ هو کہ لڑکي نهیں مري بلکہ سوتي هی اور وے اُسپر هنسے پر جب بهیڑ نکالي گئي اُسکے اندر جاکے اُسکا هاتهہ پکڑا اور لڑکي اُٹهي اور اُسکي شهرت اُس تمام ملک میں پهیل گئي *

نمبر ۷ دو اندهونکو آنکهیں دینےکا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲۷ سے ۳۰ تک — جب یسوع وهاں سے روانہ هوا دو اندهے اُسکے پیچهے پکارتے اور کہتے آئے کہ ای داؤد کے بیٹے هم پر رحم کر اور جب وہ گهر میں پهونچا اندهے اُسکے پاس آئے اور یسوع نے اُنهیں کہا کیا تمهیں اِعتقاد هی کہ میں یهہ کرسکتا هوں وے بولے هاں ای خداوند تب اُسنے اُنکي آنکهوں کو چهوا اور کہا تمهارے اِعتقاد کے موافق تمهارے لئے هو اور اُنکي آنکهیں کهل گئیں *

نمبر ۸ گونگے کو زبان دینے کا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۳۲ سے ۳۳ تک — جسوقت وے نکلے دیکهو لوگ ایک گونگا دیوانہ اُس پاس لائے اور جب دیو نکالا گیا تها

گونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کرکے کہا ایسا کبھي اِسرائیل میں نہ دیکھا گیا *

نمبر ۹ روٹیوں کا معجزہ

متي کا ۱۴ باب آیت ۱۷ سے ۲۱ تک — اُنھوں نے اُسے کہا یہاں ھمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا کچھہ نہیں ھی وہ بولا اُنھیں یہاں میرے پاس لاؤ اور اُسنے حکم دیا کہ لوگ گھاس پر بیٹھیں اور اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیکے اور آسمان کي طرف دیکھکر برکت چاھي اور توڑکے شاگردوں کو اور شاگردوں نے لوگوں کو دیں اور سبھوں نے کھایا اور سیر ھوئے اور ٹکڑوں کي جو بچ رھے بارہ ٹوکریاں بھري اُٹھائیں اور کھانیوالے سوا عورتوں اور لڑکوں کے تخمیناً پانچ ھزار مرد تھے *

نمبر ۱۰ دریا پر چلنے کا معجزہ

متي کا ۱۴ باب آیت ۲۲ سے ۲۷ تک — فوراً یسوع نے اپنے شاگردوں کو تاکید کرکے کہا کہ جب تک میں لوگوں کو رخصت کروں تم ناو پر چڑھکے میرے آگے پار جاؤ اور لوگوں کو رخصت کرکے دعا مانگنے کے لئے پہاڑ پر اکیلا چڑھہ گیا اور جب شام ھوئي وھاں اکیلا تھا پر ناو اُس وقت دریاکے بیچ پھونچي اور لہروں سے ڈگمگاتي تھي کیونکہ ھوا مخالف تھي اور رات کے چوتھے پہر یسوع دریا پر چلتا ھوا اُن پاس آیا اور شاگرد اُسے دریا پر چلتے دیکھکر گھبرائے

اور کہنے لگے کہ یہہ بہوت ھی اور ڈرکے مارے چلائے وھیں یسوع نے اُنھیں کہا خاطر جمع رکھو میں ھوں مت ڈرو *

نمبر ۱۱ سوکھا ھاتھہ درست کرنیکا معجزہ

مرقس کا ۳ باب آیت ۱ سے ۵ تک — اور وہ پھر عبادت خانہ میں داخل ہوا اور وھاں ایک آدمي تھا جسکا ھاتھہ سوکھہ گیا تھا اور وے اُسکے گھات میں لگے تا کہ اگر اُسے سبت کے دن چنگا کرے اُسپر نالش کریں اور اُسنے اُس ادمي کو جسکا ھاتھہ سوکھہ گیا تھا کہا بیچ میں کھڑا ھو اور اُسنے اُنھیں کہا کیا سبت کو نیکي کرنا روا ھی یا بدي جان بچانا یا مارنا پر وے چپ رھے تب اُسنے غصہ سے اُنپر نظر کرکے اور اُنکي سخت دلي کے سبب غمگین ھوکے اُس آدمي کو کہا کہ اپنا ھاتھہ پھیلا اور اُسنے پھیلایا اور اُس کا ھاتھہ دوسرے کي مانند چنگا ھوگیا *

نمبر ۱۲ لعاذر کو چار دن بعد قبر سے جلانیکا معجزہ

یوحنا کا ۱۱ باب آیت ۱ سے ۴۶ تک — جسکا خلاصہ یہہ ھی کہ کئي آدمیوں کے ساتھہ مسیح لعاذر کي قبر پر گیا جو کہ چار دن کا مدفون تھا اور بلند آواز سے پکارا کہ ای لعاذر نکل آ اور وہ قبر سے کفن پوش زندہ ھوکر نکل آیا *

نمبر ۱۳ پاني کو شراب بنانيکا معجزه

يوحنا کا ۲ باب آيت ۱ سے ۱۱ تک — خلاصه آنکه قانا ے گليل ميں کسيکا بياه هوا يسوع اور اُسکي ما اور اُسکے شاگرد بهي گئے تهے جب انگوري شراب گهٹ گئي تو مسيح نے چهه مٹکوں ميں پاني بهروايا پهر جو نکالا تو شراب نهايت عمده بن گئي *

نمبر ۱۴ کسي رانڈ کے مرده بيٹے کو جلانيکا معجزه

لوقا کا ۷ باب آيت ۱۱ سے ۱۷ تک — خلاصه آنکه جب لوگ اُس بيوه کے بيٹے کا جنازه لئے جاتے تهے اور وه روتي جاتي تهي مسيح نے رحم کرکے کها مت رو اور پاس آکے تابوت کو چهوا اور اُٹهانيوالے کهڑے رهے مسيح نے کها اى جوان ميں تجهسے کهتا هوں اُٹهه اور وه مرده اُٹهه بيٹها اور بولنے لگا تب مسيح نے اُسکي ما کو سونپا اور لوگ خدا کي ستايش کرکے بولے که بڑا نبي هم ميں مبعوث هوا — الغرض اِنجيل مقدس ميں حضرت عيسىٰ کے بهت سے معجزے صراحت کے ساتهه مذکور هيں کسي طرح اِن معجزات کے وقوع ميں شک نهيں هے اور غير لوگ يعنے کفار بهي اُسکے معجزات کے قايل تهے مگر اِتنا کهتے تهے که بعلزبول کي مدد سے کرتا هے جسکا جواب بهي مسيح نے نهايت درست ديا يعنے شيطان شيطان کو دفع نهيں کرسکتا اور جو کريگا تو اپني سلطنت ميں مخل هوگا

اور یہہ بات بھي خیال کے لایق ھی کہ محمد کو کفار عرب مجنون یا شاعر یا ساحر کہتے تھے مگر حضرت عیسیٰ کو کہتے تھے کہ بعلزبول کي مدد سے کرتا ھی اور اُسکے کاموں سے سخت حیران تھے یہہ اِعتراض اُٹھا کہ بعلزبول اُسکے ساتھہ ھی وقوع معجزات پر نص قطعي ھی مگر محمد صاحب کي نسبت اِن تین یعنے مجنون و شاعر و ساحر کے خیالوں کے اِجتماع سے جو نتیجہ برآمد ھوتا ھی عقل سلیم پر پوشیدہ نہیں ھی *

دوسري فصل مسیح کي پیش گوئیونکے بیانمیں

اِس فصل میں بھي بطور نمونہ چند مقام لکھے جاوینگے کیونکہ ناظرین اِنجیل میں خود سب کچھہ دیکھہ سکتے ھیں *

نمبر ۱ یروشلیم کي تباھي کي خبر

لوقا کا ۱۹ باب آیت ۴۳ــ کیونکہ وے دن تجھپر آوینگے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھینگے اور تجھے گھیر لینگے اور سب طرف سے تنگ کرینگے اور تجھکو اور تیرے لوگوں کو جو تجھہ میں ھیں خاک میں ملاوینگے اور تجھہ میں پتھر پر پتھر نہ چھوڑینگے اِس لئے کہ تونے اِسوقت کو کہ تجھپر نگاہ تھي نہیں پہچان لیاــ پس ایساھي ھوا کہ یروشلیم برباد ھوئي اور اِسطرحکي تباھي اُس شہر پر آئي کہ قیامت کا نمونہ ھوگیا اور وہ جو موسیٰ نے اِستثنا کے

۱۸ باب کے آیت ۱۸ میں کہا تھا کہ جو کوئي اُسکي نہ سنیگا میں اُس سے مطالبہ کرونگا پورا ھوا یعنے یروشلیم کے باشندوں نے جو اُسکي نہ سني تو اُنسے سخت مطالبہ کیا گیا *

نمبر ۲ یہودا اسکریوطي کي خبر

یوحنا کا ۱۳ باب آیت ۲۱ یسوع یہہ کہکے روح میں مضطرب ھوا اور گواھي دیکے بولا میں تمھیں سچ سچ کہتا ھوں کہ ایک تم میں سے مجھے حوالے کریگا — اور اُسکا نام بھي اُسنے بتلا دیا کہ وہ یہودا اسکریوطي ھی چنانچہ ایساھي ھوا کہ اُسنے اُسے پکڑوایا *

نمبر ۳ غیر قوموں کے اِیمان کي خبر

متي کا ۸ باب آیت ۱۱ میں ھی میں تمھیں کہتا ھوں کہ بہتیرے پورب و پچھم سے آوینگے اور اِبراھیم و اِسحاق و یعقوب کے ساتھہ آسمان کي بادشاھت میں بیٹھینگے پر بادشاھت کے فرزند باھر اندھیرے میں ڈالے جاوینگے وھاں رونا اور دانت پیسنا ھوگا — دیکھو یہہ پیش گوئي کیسي صادق آئي کہ کروڑھا مردم پورب و پچھم کے باشندے اِیمان لاکر مسیح کي کلیسیا میں داخل ھوچکے مگر بادشاھت کے فرزند یعنے یہودي قریب چالیس لاکھہ کے بے اِیمان پھرتے ھیں کیونکہ اُنکے باپ دادوں نے مسیح کے خون کا وبال اپني اور اپني اولاد کي گردن پر لیا تھا *

نمبر ۴ مسیح کے تیسرے دن جي اُتھنے کي خبر

متيٰ کا ۱۶ وا باب آیت ۲۱ میں ھی اُسوقت سے یسوع اپنے شاگردوں کو جتانے لگا کہ مجھے ضرور ھی کہ یروشلیم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاھنوں اور فقیھوں سے بہت دکھہ اُتھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جي اُتھوں—پس ایساھي ھوا کہ وھاں گیا اور بموجب اپنے ارشاد کے مارا گیا پھر تین دن بعد جي اُتھا اور آسمان پر چلا گیا *

نمبر ۵ پطرس کے اِنکار کي خبر

متي کا ۲۶ باب ایت ۳۴—یسوع نے اُسے کہا مین تجھسے سچ کھتا ھوں کہ اِسي رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا اِنکار کریگا—چنانچہ ایساھي ھوا کہ اُسنے تین بار اِنکار کیا پھر جب کہ اُسکو مسیح کي پیش‌گوئي یاد آئي تو وہ رونے لگا *

نمبر ۶ مسیح کے لتکائے جانیکي خبر

یوحنا کا ۳ باب آیت ۱۴ و ۱۵ میں ھی اور جسطرح موسیٰ نے سانپ کو جنگل میں اُونچا کیا ضرور ھی کہ اِنسان کا بیتا اُتھایا جاوے. تاکہ جو کوئي اُسپر اِیمان لاوے ھلاک نہو بلکہ حیات ابدي پاوے—ایساھي ھوا کہ وہ صلیب پر لتکایا گیا اور اُسپر اِیمان لانے سے بندوں کو نجات ملتي ھی *

نمبر ۷ اُسکي باتيں نه ٹلنے کي خبر

متي کا ۲۴ باب ايت ۳۵ آسمان اور زمين ٹل جاينگے پر ميري باتيں نه ٹلينگي يهه خبر بهي کيسي اچهي طرح ظهور ميں آئي غير مذهب والوں نے عيسائيوں کو اِبتدا ميں بڑي سخت تکليف دي اور يهه چاها که کسي طرح اِنکو دنيا سے نيست و نابود کرديں اور اب بهي يهي چاهتے هيں مولوي رحمت الله بهي جانتے هيں چنانچه اِعجاز عيسوي ميں لکها هی که اوايل ميں دس دفعه عيسائيونپر قتل عام کا حکم هوا اور صدها مردم مارے بهي گئے مگر بموجب اِس پيش گوئي کے که ميري باتيں نه ٹلينگي کچهه تنزل نهوا بلکه روز بروز ترقي هوتي گئي يهاں تک که اب ديکهتے هو — اور کيوں نهو که جب مسيح نے خود کها تها که اگر وے چپ کرينگے تو پتهر چلائينگے *

نمبر ۸ اِنجيل کي منادي کي خبر

متي کا ۲۴ باب آيت ۱۴ ميں هی اور بادشاهت کي يهه خوشخبري ساري دنيا ميں سنائي جايگي تاکه سب قوموں پر گواهي هو اور اُسوقت آخر آويگا — سب لوگ جانتے هيں که يهه کيسي عجيب پيش گوئي هی کيونکه جسوقت مسيح دنيا ميں تهے اُسوقت دين عيسائي نهايت ضعيف تها مگر بموجب اِس پيش گوئي کے تمام جهان ميں پهيل چلا تهوڑے سے ممالک باقي رهگئے هيں سو اُميد قوي هی که جلد تر وهاں پر بهي کلام اِلهي سنايا جاوے اِس اُتهاره

سو برس میں ایسي ترقي هوئي که سارے جهان میں اِس بادشاهت
کي خوشخبري سنائي جانیکا یقین کامل هوگیا فقط اور کون اِسکا
اِنکار کرسکتا هی *

نمبر ۹ جهوتهے نبیوں کي خبر

متي کا ۲۴ باب آیت ۱۱ میں هی اور بهت جهوتهے نبي اُتهینگے
اور بهتوں کو گمراه کرینگے اور بیدیني پهیل جانیکے سبب بهتونکي
محبت تهنڈهي هوجاویگي پر جو آخر تک سهیگا وهي نجات
پاویگا—یهه پیش گوئي بهي پوري هوئي اور هوتي جاتي هی که
بهت سے لوگ ناحق نبوت کا دعوی کرچکے اور آینده کو بهي شاید
کریں *

نمبر ۱۰ حواریوں کي مصیبت کي خبر

متي کا ۲۴ باب آیت ۹ تب وه تمهیں دکهه میں حوالے کرینگے
اور مارڈالینگے اور میرے نام کے سبب قومیں تم سے کینه رکهینگي—
یهه بهي هوگیا اور آج تک عیسائیوں کو دکهه دیتے هیں یهه بهي
بڑے تعجب کي بات هی اگر کوئي شخص زناکار یا چور یا شرابي یا
هندو یا سکهه یا فارسي یا دهریه یا برهمسبهائي یا مجوسي یا
مسلمان یا بدهه وغیره مذهب کا هوجاوے تو کوئي بهي اُسکو دکهه
نهیں دیتا مگر عیسائي کو نهایت تکلیف و دکهه دیتے هیں اور
جو ممکن هوتا هی تو قتل بهي کردیتے هیں اِسکا یهي باعث هی
که اُس جهان کا آدمي اِس جهان کے لوگوں کو نهایت ناگوار هی

اور آپس میں یہہ سب اِسلئے خوش رہتے ہیں کہ سب ایک ہی جہان اور ایک ہی بادشاہت کے لوگ ہیں—اب ہم کہاں تک مسیح کی بتائی ہوئی پیش گوئیاں بیان کریں بہتر یوں ہی کہ شوقین آپ اِنجیل میں دیکھہ لے اور مکاشفات یوحنا جو بالکل پیش گوئیوں سے مملو ہی بغور پڑھے تا کہ اُسپر مسیح کی پیش گوئیوں کا لطف کھل جاوے—اب ناظرین کو چاہئے کہ محمدی معجزات اور اُنکی پیش گوئیاں اور حضرت عیسیٰ کے معجزات اور اُنکی پیش گوئیاں قطع نظر اُن پیش گوئیوں کے جو توریت میں مذکور ہیں اچھی طرح ایمانداری سے مقابلہ کرکے دیکھے کہ کسکو ترجیح ہی اور کون سی بات قابل یقین ہی *

تیسری فصل

اِس امر کے بیان میں کہ اگلے نبیوں نے حضرت عیسیٰ کے حق میں کچھہ خبر دی ہی یا نہیں *

واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کے حق میں انبیاء سابق کے اخبار بکثرت ہیں مگر بعضے صراحتاً اور بعضے اِشارتاً نہ یہہ کہ سب اِشارتاً ہیں جیسے کہ مولوی رحمت‌الله کا باطل گمان ہی اور یہہ بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ سب پیش خبریاں صراحتاً ہیں کیونکہ بعضی خبروں میں عام الفاظ اور عام مضامین ہیں تاہم اُن نصوص کی جہت سے جو بالتصریح بیان ہوئے ہیں مسیح کے حق میں قطعی

گمان کئے جاتے هیں اور جو خبریں اِشارتاً هیں وہ سب بسبب
قرینۂ قوي کے اُسي کے حق میں تصور کیجاتي هیں اور چونکہ
میزان الحق وغیرہ میں ایسي خبریں ذکر هوچکي هیں اور ه
کتاب بڑهاني منظور نہیں اِس لئے صرف پتہ نشان بتلاتا هوں ج
صاحب کو شوق هو بیبل میں دیکھہ لیں نمبر ۱ یرمیا نبي
کتاب باب ۲۳ کے آیت ۵ و ۶ نمبر ۲ داؤد کا ۷۲ زبور تمام نمبر
یشعیاہ نبي کا ۹ باب آیت ۵ و ۶ نمبر ۴ یشعیاہ کا ۱۱ و ۱۲ با
تمام نمبر ۵ یشعیاہ کا ۴۰ باب آیت ۱۰ و ۱۱ نمبر ۶ یرمیا کا ۳
باب آیت ۱۴ سے ۱۶ تک نمبر ۷ دانیال کا ۹ باب آیت ۲۴
۲۷ تک نمبر ۸ ذکریا کا ۳ باب آیت ۸ نمبر ۹ ذکریا کا ۶ باب آی
۱۲ سے ۱۵ تک نمبر ۱۰ پیدایش کا ۴۹ باب آیت ۱۰ سے ۱۲ ت
نمبر ۱۱ یشعیاہ نبي کا ۴۲ باب آیت ۱۱ سے ۱۲ تک نمبر
حزقئیل کا ۲۱ باب آیت ۲۷ نمبر ۱۳ یشعیاہ کا ۱۲ باب آیت ۱
۴ تک نمبر ۱۴ یشعیاہ کا ۴۲ باب آیت ۱ سے ۴ تک نمبر ۱۵ یشع
کا ۴۹ باب آیت ۶ سے آخر تک نمبر ۱۶ یشعیاہ کا ۵۳ باب ت
نمبر ۱۷ میکا کا ۵ باب آیت ۲ نمبر ۱۸ یشعیاہ کا ۷ باب آیت ۴
اِنکے سوا اور بہت سے مقام هیں اِن سب مقاموں کے دیکھنے
معلوم هوتا هی کہ خداتعالی نے اِن نبیونکي معرفت همارے نجا
دهندہ کا پتہ نشان بہت اچھي طرح پر بتلا دیا هی کہ وہ کہ
پیدا هوگا اور کسکي اولاد سے اور کس شہر میں اور کب پیدا ه
اور کیا کریگا اور کسطرح پر گناهونکا کفارہ هوگا اور بدون اُسکے ه
کوئي شخص نجات نہیں پاسکتا *

اگر محمد صاحب شفیع گناهگاران تھے تو اُنکے حق میں انبیا نے
ایسی خبریں کیوں نهیں دیں کوئی نبی اُنکا ذکر بھی نهیں کرتا *

چوتھی فصل

مسیح کی تعلیم کے ذکر میں *

مسیح کی تعلیم ایسی عمدہ اور پاک ھی کہ کسی بشر میں طاقت نهیں جو ایسی عمدہ تعلیم دے سکے چنانچہ اُن اِنجیل کے پڑھنے والوں پر جنھوں نے کشادہ تعلیم پائی ھی یہہ مطلب خوب ظاھر ھی ھاں تنگ تعلیم یافتہ لوگ اِنجیل کو نهیں سمجھتے مگر وہ معذور ھیں *

اور بعض اِنجیل کی تعلیموں پر جو لوگ اعتراض کرتے ھیں اِسکا باعث بھی نادانی اور جهالت ھی کیونکہ جن تعلیمات پر اِعتراض ھوتا ھی وہ سب مبحث سے خارج ھیں اور اُس میں عقل کو دخل دینا حماقت ھی یعنے متشابهات پر اِعتراض کرتے ھیں — اگر متشابهات پر اِن لوگوں کو اعتراض کرنا جایز ھو تو ھم بھی قرآن کے متشابهات پر اِعتراض کرینگے اور اُن سے اُن متشابهات کے حقیقی معنے دریافت کرینگے اگر وہ لوگ مطابق عقل کے جواب نہ دے سکینگے تو اُنکو بموجب قاعدہ اول کے لازم ھوگا کہ عیسائیوں کے متشابهات پر بھی اِعتراض نکریں — مسیح کی تعلیم کے وہ مسایل جنپر اھل اِسلام اِعتراض کرتے ھیں اُن میں سے ایک مسلہ تثلیث کا ھی مسلمان اِسکو نهایت نامعقول بات خیال کرتے ھیں اِسلئے اِسکے باب میں چند سطروں کا لکھنا ضرور ھوا *

اب ابدیت شاہ سلامت—پھر ذکریا کا ۱۳ باب آیت ۷ میں ای تلوار تو میرے چرواھے پر اُس اِنسان پر جو میرا ھمتا ھی بیدار ھو رب الافواج فرماتا ھی—پھر یہہ ھی کہ مسیح نے خود آپ کو خدا کہا ھی مکاشفات کا پہلا باب آیت ۱۱ میں ھی میں الفا و امگا اول و آخر ھوں—پھر یوحنا کا ۱۰ باب آیت ۳۰ میں اور باپ ایک ھیں پھر یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۹ اور متي کا ۱۹ باب آیت ۱۵ سے ۱۷ تک پھر یوحنا کا ۵ باب آیت ۱۷ سے ۲۳ تک اور پھر زبور ۲ تمام پڑھو کہ داؤد مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ھی—اب رھا یہہ کہ لفظ اِبن کس معنے سے اِستعمال ھوتا ھی اِسکا جواب یہہ ھی کہ جیسے مسلمان لفظ سمع و بصر و ید وغیرہ کا اِستعمال خدا پر کرتے ھیں اور کہتے ھیں کہ یہہ سب متشابہات میں سے ھی اِسیطرح عیسائي بھي لفظ اِبن مسیح پر بولتے ھیں اور اِسکے معنے نہیں جانتے کیونکہ متشابہات میں سے ھی اور متشابہات میں تاویل کرني منع ھی اِسلئے تاویل نہیں کرتے بلکہ آمنا کہتے ھیں—تیسرا اِعتراض یہہ ھی کہ مسیح کفارہ ھوا اِسکے کیا معني کہ گناہ تو کوئي کرے اور سزا کوئي پاوے * جواب یہہ ھی کہ کفارہ کي اصل فضل اور رحمت ھی کہ جسکے بغیر نجات نہیں ھوسکتي اور یہہ فضل بدون کفارہ کے صورت نہیں پکڑتا ورنہ عدالت توٹتي ھی اِس لئے خداوند کریم نے گناھگاروں پر رحم فرماکر یہہ صورت مقرر فرما دي ھی اور جبتک کہ یہہ صورت وقوع میں نہ آئي تھي تب تک بچھڑے یا بکرے وغیرہ کا کفارہ دنیا میں مقرر کیا تھا کیونکہ اِس سے حقیقي کفارہ کا وہ نمونہ تھا اور خدا نے انبیاؤں سے یہہ بھي اِبتدامیں کہدیا تھا کہ آخر کو

سے بھي بعضے فرقے اھل اِسلام کے تثلیث کا اِقرار کرتے تھے چنانچہ غنیۃالطالبین میں فرقۂ صالحیۂ کے عقاید میں لکھا ھی کہ اِن قول من قال ثلث ثلثۃ لیس بکفر — یعنے خُدا کي ذات میں تثلیث کا قایل ھونا کفر نہیں ھی *

دوسرا اِعتراض یہہ کرتے ھیں کہ یسوع مسیح کو خدا اور خدا کا اِکلوتا بیٹا کیوں کہتے ھو — جواب اگلے انبیا بھي مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے تھے — اور مسیح نے خود بھي کہا کہ میں خدا کا اِکلوتا بیٹا ھوں بلکہ خدا بھي ھوں — اور مسیح کے افعال مختارانہ جو خدا کو شایان ھیں اُسکي اُلوھیت پر دلالت کرتے ھیں اِن تین وجہہ سے ھم اُسکو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ھیں اور اُسکے اِنکار کو کفر جانتے ھیں — اور واضح رھے کہ جیسے یسوع مسیح کو ھم لوگ خداء کامل جانتے ھیں ویسے ھي اُسکو اِنسان کامل بھي جانتے ھیں اِنسانیت کے اِعتبار سے وہ ابن آدم وغیرہ کہلاتا ھی اور اُلوھیت کي جہت سے اِبن‌اللہ ھی دیکھو داؤد صاف مسیح کو خدا کہتا ھی زبور ۱۱۰ آیت اول خداوند نے میرے خدا کو کہا تو میرے دھنے ھاتھہ بیٹھہ جبتک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کي چوکي کروں — پھر زبور ۴۵ میں آیت ۹ ای خدا تیرا تخت ابدالاباد ھی *

یہہ منادي بھي مسیح ھی کیونکہ اِسي کو کہتا ھی کہ تجھے مسیح کیا پھر یشعیاہ نبي کا ۹ باب آیت ۵ ھمارے لئے ایک فرزند تولد ھوتا اور ھمکو ایک فرزند بخشا جاتا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ھی اور وہ اِس نام سے کہلاتا ھی عجب مصلح خداے قادر

اب ابدیت شاہ سلامت — پھر زکریا کا ۱۳ باب آیت ۷ میں ای تلوار تو میرے چرواھے پر اُس اِنسان پر جو میرا ھمتا ھی بیدار ھو رب الافواج فرماتا ھی — پھر یہہ ھی کہ مسیح نے خود آپ کو خدا کہا ھی مکاشفات کا پہلا باب آیت ۱۱ میں ھی میں الفا و امگا اول و آخر ھوں — پھر یوحنا کا ۱۰ باب آیت ۳۰ میں اور باپ ایک ھیں پھر یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۹ اور متی کا ۱۹ باب آیت ۱۵ سے ۱۷ تک پھر یوحنا کا ۵ باب آیت ۱۷ سے ۲۳ تک اور پھر زبور ۲ تمام پڑھو کہ داؤد مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ھی — اب رھا یہہ کہ لفظ اِبن کس معنے سے اِستعمال ھوتا ھی اِسکا جواب یہہ ھی کہ جیسے مسلمان لفظ سمع و بصر و ید وغیرہ کا اِستعمال خدا پر کرتے ھیں اور کہتے ھیں کہ یہہ سب متشابہات میں سے ھی اِسیطرح عیسائی بھی لفظ اِبن مسیح پر بولتے ھیں اور اِسکے معنے نہیں جانتے کیونکہ متشابہات میں سے ھی اور متشابہات میں تاویل کرنی منع ھی اِسلئے تاویل نہیں کرتے بلکہ آمنا کہتے ھیں — تیسرا اِعتراض یہہ ھی کہ مسیح کفارہ ھوا اِسکے کیا معنی کہ گناہ تو کوئی کرے اور سزا کوئی پاوے * جواب یہہ ھی کہ کفارہ کی اصل فضل اور رحمت ھی کہ جسکے بغیر نجات نہیں ھوسکتی اور یہہ فضل بدون کفارہ کے صورت نہیں پکڑتا ورنہ عدالت توڑتی ھی اِس لئے خداوند کریم نے گناھگاروں پر رحم فرماکر یہہ صورت مقرر فرما دی ھی اور جبتک کہ یہہ صورت وقوع میں نہ آئی تھی تب تک بچھڑے یا بکرے وغیرہ کا کفارہ دنیا میں مقرر کیا تھا کیونکہ اِس سے حقیقی کفارہ کا وہ نمونہ تھا اور خدا نے انبیاؤں سے یہہ بھی اِبتدامیں کہدیا تھا کہ آخر کو

میں خون کفارہ ہونگا تب تم نجات پاسکوگے کیونکہ تمہارے کام تو سب گندے اور ناقابل ہیں چنانچہ موسیٰ کی کتاب اِستثنا کا ۳۲ باب آیت ۴۳ میں ہی خدا اپنی زمین اور اپنی قوم کا کفارہ ہوگا — پھر داؤد کے ۸۵ زبور آیت ۲ میں ہی تونے اپنے لوگوں کے گناہ بخش دئے تونے اُنکی سب خطائیں چھپا ڈالیں — پھر ۱۹ زبور آیت ۱۴ خداوند میرا چٹان اور میرا فدیہ دینیوالا ہی — پھر یشعیاہ کا ۵۳ باب آیت ۴ سے ۱۲ تک — یقیناً اُسنے ہماری مشقتیں لے لیں اور ہمارے غموں کا بوجھہ اُٹھا لیا اور ہمنے اُسکی قدر اِتنی جانی کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا گیا ہی پر وہ ہمارے گناہوں کے لئے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی اور اُسکے کوفتہ ہونے سے ہم چنگے ہوئے ہم سب بھیڑونکی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہرایک اپنی راہ کو پھرا اور خداوند نے ہم سبھونکی بدکاری اُسپر لادی وہ مظلوم تھا اور غمزدہ توبھی اُسنے اپنا منہہ نہ کھولا وہ جیسے برہ جسے ذبح کرنے لیجاتے ہیں اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بیزبان ہی اُس طرح وہ اپنا منہہ نہ کھولتا ایذا دیکے اور اُسپر حکم کرکے وے اُسے لیگئے پر کون اُسکے دودمان کا بیان کریگا وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا میری گروہ کے گناہوں کی خاطر اُسپر مار پڑی اُسکی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی پر اُسکی موت میں وہ دولتمندوں کے ساتھہ ہوئی اُسنے کسی طرح کا ظلم نہ کیا اور اُسکے منہہ میں ہرگز چھل نہ تھا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے اُسنے اُسے غمگین کیا جب اُسکی جان گناہ کے لئے گذرانی

جاوے تو وہ اپني نسل کو دیکھیگا اُسکي عمر دراز هوگي اور خداکي
مرضي اُسکے هاتهہ کے وسیلہ برآویگي وہ اپني جان کے دردوں کا
حاصل دیکهکر سیر هوگا اپني معرفت سے میرا صادق بندہ بہتونکو
راستباز تہراویگا کیونکہ وہ اُنکي بدکاریاں اپنے اُوپر اُتها لیگا اِسلئے
مین اُسے بزرگوں کے ساتهہ ایک حصہ دونگا اور وہ لوت کا مال زورآوروںکے
ساتهہ بانت لیگا کہ اُسنے اپني جان موت کے لئے سپرد کي اور وہ
گنهگاروں کے درمیان شمار کیا گیا اور اُسنے بہتوں کے گناہ اُتها لئے
اور گنهگارونکي شفاعت کي — پهر دانیال کا ۹ باب آیت ۲۶ میں
کہتا هی کہ ستر † هفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جاویگا پر نہ اپنے لئے *

الغرض کفارہ پر اِعتراض کرنا واهیات اور موجب نادانی هی وہ
دو اِعتراض یعنے تثلیث و اُلوهیت کا متشابهات میں سے هیں اُنکے
باب میں جسقدر اِنسان کے لئے سمجهنا چاهئے بیان کیا گیا سواء
اِنکے اور کوئي تعلیم حضرت مسیح کي قابل اعتراض نہیں بلکہ موجب
تحیر اور من جانب‌الله هونے کي حجت کامل هی محمدي تعلیم
کے موافق ناقص نہیں هی فقط *

خاتمہ

بعض خصوصیات اِنجیل مقدس میں ایسے پائي جاتي هیں کہ

† دانیال مسیح سے ۴۹۰ برس پیشتر دنیا میں تها پس ایک هفتہ برابر هی سات برس کے اور ۷۰ + ۷ = ۴۹۰ برس کے *

اُسکے من جانب‌الله هونے کي دلیل تهہرتي هیں اور کسي مذهب کي کتاب میں وه خصوصیات پائي نهیں جاتي چنانچه ذیل میں درج کرتا هوں اور دلیل اُنکے ثبوت کي صرف اپنا تجربه اور صدها علما و فضلا کا تجربه جو بلا تعصب طالب حق گذرے هیں اور اب بهي موجود هیں *

پہلي خصوصیت—جو جو حقایق و معارف کي باتیں که بیدانت اور تصوف سے نهایت دقت اور مشقت کے بعد حاصل هوتي هیں اور پهر بهي طبیعت اِنساني میں کشادگي و اِطمینان پیدا نهیں کرتي وے سب بلا مشقت و دقت بہت سہولیت سے خدا کے سچے طالب کو اِنجیل مقدس سے حاصل هوجاتي هیں اور اُنپر بهروسا کرنیکے لئے انبیاء سابقین کي ایسي گواهي ملتي هی که وه عقاید اِنسان کو عین‌الیقین و حق‌الیقین کے مرتبه میں پهونچا دیتے هیں اِنجیل کے پڑهنے سے آدمي اپني حالت اور خدا کے جلال و کمال کا منصب بقدر اِمکان اور اپني نجات کا طریقه حاصل کرسکتا هی بشرطیکه سچي طلب پیدا کرے یهه بات کسي کتاب میں نهیں قرآن میں بهي هرگز نهیں پائي جاتي بلکه اِسکا خلاف وهاں سے حاصل هوتا هی *

دوسري خصوصیت—اِنجیل کا لکهوانیوالا ضرور عالم‌الغیب هی کیونکه هر اِنسان کے دل کا بهید بیان کرتا هی اور ایسي تقریر کرتا هی که روح مضطرب کو تسکین و تسلي پیدا هوتي هی اور نجاست باطن سے دلکو صاف کرکے صفائي حقیقي بخشتا هی *

تیسري خصوصیت—اِنجیل کي عبارت سے معلوم هوتا هی که جسکا

یہہ کلام ہی اُسکے دل میں دغابازي اور غرض نفساني ذرا سي بهي نہیں ہی بالکل سچا اور پاک رحیم خدا ہی بخلاف قرآن کے کہ اُسکي عبارت سے دہوکہا دہي اور متکلم کے دل کا کپٹ ظاہر ہوتا ہی *

چوتهي خصوصیت — اِنجیل بے تعصب اِنسان کے دل کو مبدل کردیتي ہی چنانچہ بڑے بڑے سرکش فاسق فاجر متکبر لوگ اِنجیل کے سبب حلیم رحیم مسکین نیک طینت ہوگئے ہیں اور آجتک ہوتے جاتے ہیں قرآن میں یہہ بات نہیں ہی ہمنے تو بیس برس تک بڑے پیار سے سمجہہ بوجہکر پڑہا پهر یہہ بات نہ دیکهي اور کسي مسلمان میں یہہ تبدیل دل دیکہنے میں نہ آیا بلکہ وہي نفسانیت اور غصہ اور تعصب اور وہي دل موجود رہتا ہی اگرچہ کیسا ہي کامل مسلمان ہو *

پانچویں خصوصیت — جو آدمي بلا تعصب محض طالب حق ہوکر اِنجیل و قرآن وغیرہ کو دیکهتا ہی فوراً اِنجیل پر اِیمان لے آتا ہی قران کے ساتهہ آجتک یہہ معاملہ تجربہ میں نہ آیا اِسلئے ناظرین کي خدمت میں اِلتماس ہی کہ بندہ نے محض دوستي اور خیرخواہي کي راہ سے یہہ رسالہ لکهدیا آپ بهي خدا کے خوف کے ساتهہ بلا تعصب اِسکو پڑہیں اور اِنصاف کریں اِس چند روزہ زندگي کے واسطے خداوند کو ناراض نہ کریں بلکہ حق و باطل میں تمیز کرکے راہ راست اِختیار کریں اور شیطان کے دہوکہوں سے بچیں اور میں تو اِس رسالہ کو دعا پر ختم کرتا ہوں — اى خداوند کریم جہان کے پروردگار ہم گنہگار اور نادان ہیں تیري تلاش میں سرگردان

پھرتے ھیں تو جانتا ھی کہ ھمارے دل میں صرف تیرے ھي ملنے کي خواھش ھی تو مہرباني کرکے ای رحیم خدا آپ ھمارا رھبر ھوجا اور اپنا سچا دین جس سے تو راضي ھی سب پر منکشف کردے تا کہ سب آدمي عذاب ابدي سے نجات پاوین اور ھمیشہ تیري ستایش کریں اور قیامت کے دن عدالت میں تو ھم سب سے راضي ھو آمین یا رب العالمین *

تمام شد *

فہرست کتاب

مضمون	صفحہ سے		صفحہ تک
دیباچہ	۱	سے	۴
خداوند کي حمد۔مولف کي سرگذشت۔سبب تالیف کتاب	۱	سے	۳
چھہ قواعد جنکا ماننا تحقیق حق کے لئے واجب ھی	۳	سے	۴

مقدمہ

مضمون	صفحہ سے		صفحہ تک
تحریف کے بیان میں کہ وہ کیا چیز ھی اور قرآن میں اُسکا کیا ذکر آیا ھی, اور بموجب اُسکے کتب مقدسہ میں ھوئي ھی یا نہیں	۴	سے	۱۹
ترجمونکے اِختلاف سے اصل کتاب محرف نہیں ھوسکتي	۵	سے	۶
توریت کے عدم تحریف کي دلیل	۶	سے	۷
اعجاز عیسوي کے مقصد سیوم کي پہلي فصل کا مختصر و شافي جواب	۷	سے	۱۲
اعجاز عیسوي کے مقصد سیوم کي دوسري فصل کا مختصر و شافي جواب	۱۲	سے	۱۸
اعجاز عیسوي کے مقصد سیوم کي تیسري فصل کا مختصر و شافي جواب	۱۸		
اعجاز عیسوي کے مقصد سیوم کي چوتھي فصل کا مختصر و شافي جواب	۱۸	سے	۱۹

باب اول

محمد صاحب كي نبوت كي تحقيقات كے بيان ميں كه آيا وه خدا كي طرف سے رسول تهے يا نهيں ... ۱۹ سے ۱۱۳

اِس امر كا بيان كه محمد صاحب كا كيا دعوىٰ هى اور حضرت عيسىٰ كا كيا دعوىٰ هى —اور چار علامتوں يعنے معجزه—پيشگوئي—پيش خبري—عمده تعليم كا بيان كه بدون اِن علامات كے شفيع ثابت نهيں هوسكتا—اگرچه محض نبي ميں اِن چار علامات كا اِجتماع ضرور نهيں پر شفيع ميں واجبات سے هى—محمد صاحب ميں يهه چار علامات موجود نه تهيں جيسے كه حضرت مسيح ميں ثابت هيں... ۱۹ سے ۵۹

فصل اول—محمدي معجزات كي تحقيقات ميں اور يهه كه محمد صاحب كوئي معجزه ليكر خدا كي طرف سے نهيں آئے تهے صاف قرآن سے ثابت هى .... ۲۳ سے ۴۲

فصاحت و بلاغت كے معجزه كا رد .... ۲۴ سے ۳۴

شق القمر كے معجزه كا رد .... ۳۴ سے ۳۵

معراج كے معجزه كا رد ۳۶

فرشتوں كي فوج كے معجزه كا رد .... ۳۶ سے ۳۷

خاك ڈالنے كے معجزه كا رد ۳۸

محمد صاحب نے خود قرآن ميں اِقرار كيا هى كه مجهے خدا نے معجزے ديكر نهيں بهيجا ...... ۳۹ سے ۴۲

فصل دوسري — محمد صاحب کي دس پيش گوئيوں کے رد ميں جو کہ مولوي رحمت الله نے ازالۃالاوهام ميں لکھي هيں اور پيشگوئي کے معنے ۴۲ سے ۴۸

فصل تيسري — اِس بيان ميں کہ کسي نبي سابق نے محمد صاحب کي خبر نهيں دي اور ۲۳ خبريں جو توريت و اِنجيل سے نکالکر مولوي رحمت الله نے ازالۃالاوهام ميں بيان کي هيں اُنکے معنے مولوي صاحب نهيں سمجھے ... ۴۸ سے ۸۳

فصل چوتھي — محمد صاحب کي تعليم کے بيان ميں يعنے اِسبات کا ذکر کہ انکي تعليم خراب تھي ۸۳ سے ۱۰۷

عمدہ تعليم کسکو کهتے هيں .... ۸۳ سے ۸۴

اِس امر کا بيان کہ محمدي تعليم سے هماري کيا مراد هی — تعليم مشترکہ دو وجهہ سے تعليم محمدي نهيں هوسکتي اور اِس امر کا ثبوت کہ اچھي اچھي باتيں توريت و اِنجيل سے چوري هوکر قرآن ميں درج هوئي هيں چنانچہ خود قرآن اور اُسکي معتبر تفسيروں سے ثابت هوگيا هی .... ۸۴ سے ۸۷

پهلا اِعتراض تعليم محمديہ پر بابت عورتوں کے کہ کيا کيا واهيات اُنهوں نے کيا جو لايق نہ تھا .... ۸۷ سے ۱۰۷

دوسرا اِعتراض — محمد صاحب نے بهشت کا بيان محض غلط اور سب انبيا کے برخلاف قرآن ميں ذکر کيا هی .... ۱۰۸ سے ۱۰۹

تيسرا اِعتراض جهاد کي تعليم اچھي نهيں — اور لوت کا مال جمع کرنے کے واسطے يهہ تعليم اُنهوں نے قرآن ميں درج کي تھي .... ۱۰۹ سے ۱۱۲

چوتھا اعتراض ــ ساري محمدي تعليم جسماني ومجازي ھي روحاني تعليم ايک بھي اُنھوں نے نہيں بتائي اور جو کوئي روحاني بات قرآن ميں ھی بھي تو وہ بيبل سے چوري کرکے لکھي گئي ھی .... ۱۱۲ سے ۱۱۳

باب دويم

اِس بيان ميں کہ آيا دين عيسائي کونسي دليلوں سے حق ثابت ھوا .... ۱۱۳ سے ۱۳۳

فصل اول مسيح کے ۱۴ معجزوں کا ذکر .... ۱۱۴ سے ۱۲۱

فصل دوسري مسيح کي دس پيشگوئيوں کا ذکر ... ۱۲۱ سے ۱۲۹

فصل تيسري مسيح کے حق ميں اگلے نبيونکي پيش خبری کي فہرست .... ۱۲۹ سے ۱۲۷

فصل چوتھي مسيح کي عمدہ تعليم کا ذکر .... ۱۲۸ سے ۱۳۰

تثليث کے اِعتراض کا مختصر جواب .... ۱۲۹ سے ۱۳۰

مسيح کو خدا کا بيٹا کيوں کہتے ھيں اِسکا جواب ... ۱۳۰ سے ۱۳۱

کفارہ پر جو اِعتراض کرتے ھيں اُسکا جواب .... ۱۳۱ سے ۱۳۳

خاتمہ

پانچ روحاني خصوصيات جو اِنجيل ميں ھيں اور قرآن وغيرہ کسي کتاب ميں ھرگز نہيں پائي جاتي ...... ۱۳۳ سے ۱۳۹